شکنجہ
بقلم وردہ زوہیب
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

شکنجہ

از

وردہ زوہیب

www.novelsclubb.com

وہ دلہن بنے کئی گھنٹوں سے بیٹھی تھی۔اس نے سرخ رنگ کا جوڑا زیب تن کر رکھا تھا۔اس نے سر اٹھا کر ایک نظر کمرے پر دوڑائی۔بہت ہی اچھا سا بیڈ اسے جہیز میں ملا تھا۔اس کے والد نے اسے بہت سارا جہیز دیا تھا۔لیکن اسے اس چیز کا کوئی فائدہ لگ نہیں رہا تھا۔کون سا وہ کسی شہر میں بیاہ کر آئی تھی جو اتنا سارا سامان دیدیا تھا۔وہ تو ایک گاؤں میں بیاہ کر آئی تھی۔اسے پتا نہیں تھا کہ وہ اب اس گاؤں میں کیسے گزارا کرے گی۔اسے اپنے گھر والوں سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ سے گاؤں میں بیاہ دیں گے۔اس نے بی اے کیا تھا۔اسے لگا کہ اس کو اتنی تعلیم دلوائی گئی ہے جو خاندان کی باقی لڑکیوں کو نصیب نہیں ہوئی تو اس کی شادی بھی کسی پڑھے لکھے انسان سے ہو گی۔لیکن یہ کیا اس کی شادی تو ایک میٹرک پاس شخص سے ہوئی تھی۔اس نے اس شخص کو کبھی دیکھا نہیں تھا وہ اس کے دور کا رشتے دار تھا۔اس کا گزر کبھی گاؤں سے نہیں ہوا تھا۔اس نے ساری زندگی شہر میں گزاری تھی۔گو کہ

اس نے زیادہ عیش و آرام والی زندگی نہیں دیکھی تھی۔ شہر میں رہ کر بھی اس نے وہی گھریلو کام کیے تھے جو ہر لڑکی کرتی ہے اپنے گھر میں۔ نہ ہی تو وہ کوئی بہت امیر زادی تھی۔ لیکن سچ یہ ہے کہ وہ گاؤں کے ماحول کی عادی نہیں تھی۔ اسے نہیں پتہ تھا کہ گاؤں کی لوگ کیسے ہوتے ہیں۔ وہ ایک پڑھی لکھی سلجھی ہوئی لڑکی تھی۔ جس طرح سے وہ اپنے گھر میں رہتی تھی خوش باش اور جس طرح اس کے والدین نے اس کو پیار دیا تھا اور اس کے بھائی نے اس کا ساتھ دیا تھا۔ تو سے یہی لگتا تھا کہ شادی کے معاملے میں اس سے پوچھا جائے گا۔ اور کسی پڑھے لکھے انسان سے شہر میں اس کی شادی کروائی جائے گی۔ لیکن اچانک اس کے گھر والوں کو پتا نہیں کیا بھوت سوار ہو گیا۔ کہ اس کی شادی کا فیصلہ گاؤں میں رہنے والے ایک میٹرک پاس شخص سے کر دیا۔ یہ خبر اس کے سر پر پہاڑ کی طرح گری تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ گاؤں کا کوئی جاہل گوار کے سر پر تھوپا جا رہا ہے۔ اس کے گھر والوں نے ایسا کیوں کیا یہ تو کہانی بعد میں سنتے ہیں۔ ابھی تو وہ بیچاری کافی دیر سے دلہن بنی بیٹھی اپنے

www.novelsclubb.com

شوہر کا انتظار کر رہی ہے جس کو اس نے آج تک دیکھا ہی نہیں ہے۔اس کا ذہن ہے طرح کے برے حالات کے لئے اب تیار تھا۔(وہ جاھل بھی ہو سکتا ہے ،بد صورت بھی ہو سکتا ہے،اور گاؤں والے سب کے سب جاھل ہی ہو نگے۔۔۔ اس نے اپنا ذہن ان سب باتوں کے لئے تیار کرر کھا تھا کہ اسے مزید کوئی دھچکا نا لگے۔

اچانک سے دروازہ کھولا اور اس کا دولہا اندر آیا۔اس نے سر اٹھا کر دیکھنا چاہا مگر ہمت نہیں ہوئی ڈر کے مارے اس کی جان جارہی تھی۔اس کا شوہر اندر آیا اور سامنے پڑے جس سے پانی کا گلاس بھرا اور پینے لگا۔اس نے ایک نظر اٹھا کر دیکھا دل کو تھام کر۔وہ ایک خوش شکل انسان تھا اس کی عمر 25،26 کی لگ بھگ ہو گی۔آپ نے دولہے کا چہرہ دیکھ کر اس نے دل ہی دل میں شکر کیا کہ یہ شخص بد صورت نہیں ہے۔اس کے دو ہی نے اپنا ایک جوڑا جو دیوار پر ٹنگا ہوا تھا کیل کے سہارے وہ اٹھایا اور واش روم میں چلا گیا کپڑے تبدیل کرنے کے لئے لیے۔گاؤں کے گھروں میں

واش روم کمرے کے ساتھ اٹیچ نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اس کے گھر والوں کی فرمائش تھی کے اس کے کمرے میں واش روم بنایا جائے تو اس کے سسرال والوں نے یہ فرمائش پوری کر دی۔ یہ واش روم شہر کے جیسا تو نہ تھا لیکن قابل استعمال ضروری تھا۔ اس میں پانی کا کنکشن بھی نہیں تھا ایک بالٹی رکھی ہوئی تھی جس میں پانی بھرا ہوا تھا۔ اس کو بہت عجیب لگا کے اس کا دولہا اس کی طرف دیکھے اور بات کئے بغیر چلا گیا۔ لیکن اس نے اسی بات میں آفیت جانی اور تھوڑی سی ریلیکس ہو گئی۔ وہ پھر واش روم سے باہر نکلا۔ اس نے دوبارہ سے ایک نظر اٹھا کر اپنے دولہے کو دیکھا۔ اس نے دل ہی دل میں پھر سے شکریہ ادا کیا۔ اس کا دولہا اچھا خاصا خوش شکل تھا لمبے قد کے ساتھ۔ بالکل ہلکی سی داڑھی تھی۔ جو گاؤں کی لڑکوں کا خاصہ تھی۔ شکل وصورت میں وہ اس کی ٹکر کا تو نہ تھا۔ وہ خود بے حد حسین تھی۔ مگر اتنا گیا گزرا بھی نہیں تھا۔ اس کا دولہا بیڈ پر آیا اور سونے کے لئے لیٹ گیا بنا اسے کوئی بات کئے بغیر اس کی طرف دیکھے بغیر۔۔۔ اس کے اندر بہت کچھ ٹوٹ گیا

www.novelsclubb.com

تھا۔شوہر تو پہلی نظر میں دل کو بھا گیا تھا۔اور دل مطمئن بھی ہو گیا تھا۔لیکن اس کی بے رخی سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ وجہ کیا ہے۔۔(کیا ایسی کوئی اور پسند ہے کیا وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا؟)اس نے دل ہی دل میں سوچا۔اس کو لگا تھا اس کا شوہر اس کے حسن پر فدا ہو جائے گا۔وہ لاریب جس کے حسن کے چرچے پورے خاندان میں مشہور تھے۔اس کے شوہر عزیز سکندر نے ایک نظر بھی اس کے حسن پر ڈالنا گوارا نہیں کیا تھا۔۔۔

****

اس کی شادی کو تین دن ہو چکے تھے۔گاؤں کی تمام عورتیں اس کو دیکھ چکی تھیں۔دیکھنے کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا۔گاؤں میں زیادہ ب آبادی نہیں تھی۔اس کا کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا۔اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔تین دن ہو گئے تھے عزیز نے اب تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔یہ بات گھر والوں نے بھی محسوس کی تھی۔لاریب کو اپنی بے عزتی کا بہت احساس ہو رہا

www.novelsclubb.com

تھا۔ مگر وہ صابرین تھی اور چپ تھی۔اسی انتظار میں تھی کہ عزیز کچھ بولے گا۔ لیکن جب اس نے کچھ نہیں بولا تو لاریب نے خود ہی ہمت کر کے پوچھ لیا۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں کیا مجھ سے غلطی ہو گئی کوئی؟"رات کو جب عزیز سونے کے لئے کمرے میں آیا تو لاریب نے اس سے پوچھا۔یہ سوال پوچھنے کے لئے پتہ نہیں کتنے گھنٹوں سے اپنے اندر ہمت پیدا کی تھی۔بعد میں پہل کرتے ہوئے اس کی انا بھی مجروح ہوئی تھی۔ لیکن اب بات کرنی تو تھی۔وہ سمجھتی تھیں کہ بات کرو گے تو بات بنے گی۔جو بھی تھا اس نے عزیز کو دل سے قبول کر لیا تھا اور اس کو اچھا بھی لگ رہا تھا۔

"نہیں جی آپ پڑھے لکھے لوگوں سے تو کبھی کوئی غلطی نہیں ہو سکتی ہے غلطی تو ہم جیسے جاہل گوار کا والوں سے ہوئی ہے جنہوں نے آپ سے رشتہ جوڑ لیا۔میں تو ٹھہرا میٹرک پاس ایک گاؤں کا جاہل لڑکا۔آپ جیسی زیادہ پڑھی لکھی اور زیادہ حسین لڑکی بھلا کیسے غلط ہو سکتی ہے۔ غلطی تو مجھ غریب کی ہے جس نے اپنی

اوکات نہیں دیکھی پر آپ سے شادی کرلی۔"عزیز کے الفاظ سے یا تیر جو اس کو زخمی کر گئے تھے۔لاریب کو یاد آیا کی تمام باتیں اس نے عزیز اور اس کے گھر والوں کے بارے میں شادی سے پہلے کہی تھیں۔ لیکن عزیز تک یہ تمام باتیں پہنچانے والا خرچہ کون تھا لاریب نے سوچا وہ بے حد پریشان ہو گئی۔ہاں اس نے یہ سب شروع میں کہا تھا اس کا ری ایکشن نیچرل تھا۔ لیکن وہ کبھی بھی نہیں چاہتی تھی کہ عزیز تک یہ ساری باتیں پہُنچے۔اس کو یہ آتا ہے کہ جب اس نے اپنی ماں سے یہ باتیں کہی تھی تو اس کی کچھ رشتے دار خواتین بھی اس وقت گھر میں موجود تھی۔انہی میں سے کسی خواتین نے یہاں کی ساری باتیں عزیز کے سامنے کہی ہوں گی۔لاریب کا دل ایک دم سے بجھ گیا تھا۔اس کا گھر بسنے سے پہلے ہی بکھر رہا تھا۔کوئی بھی شخص شادی سے پہلے اپنی ہونے والی بیوی کے اس طرح کے الفاظ سن لے تو ضرور اس کو بہت برا لگے گا۔عزیز صحیح کہہ رہا تھا اس کو واقعی بہت دکھ ہوا تھا ضرور۔۔۔لاریب نے دل میں سوچا۔وہ آگے سے عزیز کو کوئی جواب ہی نہیں

www.novelsclubb.com

دے سکی عزیز کروٹ لے کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔لاریب کا دل اتنا برا ہو گیا تھا کہ اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ کیسی ہے عزیز کو منائی کیسے اپنی صفائی پیش کرے۔(زیادہ دیر کرنے سے بہتر ہے کہ میں ابھی ان کو منالوں) لاریب نے دل میں سوچا اور ایک بار پھر سے ہمت کی بات کرنے کے لیے۔

اس نے تھوڑا ساخاص کر اپنا گلا صاف کیا پہلے۔اپنے دماغ میں مناسب الفاظ ترتیب دے رہی تھی جو عزیز کو قائل کر لیں۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا یقیناآپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔میں نے تو بس امی سے اتنا کہا تھا کہ میں گریجویٹ ہوں تو میرا شوہر بھی گریجویٹ ہونا چاہیے۔اس بات کا یہ ہر گز مطلب نہیں تھا کہ میں آپ کو یہ آپ کے گھر والوں میں سے کسی کو جاھل کہہ رہی ہو۔میرا وہ مطلب نہیں تھا۔جس نے بھی آپ کو یہ بات کہی ہے اس نے میری بات کو غلط رنگ دے کر آپ تک پہنچایا ہے۔میں شادی سے بہت مطمئن ہوں مجھے کسی سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔"لاریب کہہ کر خاموش ہو گیا اور

www.novelsclubb.com

عزیز کے جواب کا انتظار کرنے لگی اس کا دل بہت زوروں سے رہا تھا پتا نہیں آگے کیا جواب آئے گا۔

"بات جس انداز میں کہی جائے لیکن اس کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ میں کم پڑھا لکھا ہو۔ گریجویٹ نہیں ہوں آپ کی طرح آپ کے لائق نہیں ہوں۔۔۔"عزیز نے رخ دوسری طرف کئے ہوئے ہی جواب دیا اس کی طرف دیکھا نہیں۔

لاریب کا دل مزید برا ہو گیا۔اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اب کیا کہے۔اس کے دل سے ان عورتوں کے لیے بددعائیں نکل رہی تھی جس نے عزیز تھا کہ یہ بات پہنچائی تھی۔لاریب نے سوچا تھا کہ وہ نخرے کرے گی اس کا شوہر اس سے کم تر ہو گا۔اس کے آگے جی حضوری کرے گا۔لیکن یہاں تو گنگا ہی الٹی بہہ رہی تھی۔لاریب نے پھر بات شروع کرنی چاہی.

"نہیں ایسی بات نہیں۔۔۔"

"مجھے نیند آرہی ہے"۔عزیز نے لاریب کی بات آدھی میں کاٹ کر کہا۔

لاریب بالکل خاموش ہو گئی تھی۔وہ اٹھی اور اس نے لائٹ آف کر دی اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔نیند تو اب اس کو بالکل بھی نہیں آنے والی تھی۔اس کو اپنی حالت پر بہت دکھ ہو رہا تھا۔اس کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کو عزیز سے تین دن میں ہی اتنی زیادہ محبت ہو گئی ہے۔انسان کیا سوچتا ہے اور کیا ہو جاتا ہے۔وہ اتنی حسین تیری ہمیشہ سے اس کو لگتا تھا کہ اس کا شوہر اسی کا ہو کے رہے گا۔جو بھی اس کا شوہر بنے گا اس کے نخرے اٹھائے گا۔اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اس کا شوہر اس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرے گا۔عزیز کی عزت نفس مجروح ہوئی تھی۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOO

www.novelsclubb.com

انسان خود تو محبت کرتا ہی ہے لیکن اس کے اندر یہ طلب ہوتی ہے کہ کوئی اس سے بھی محبت کرے اور جب یہ طلب پوری نہیں ہوتی ہے تو انسان ذہنی مریض بن جاتا ہے۔لاریب کی شادی کو دس دن ہو چکے تھے اور حالات جوں کے توں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھے۔اس کے میکے جانے کا وقت آگیا تھا اس کو کچھ دن کے لیے اپنے میکے جا کر رہنا تھا یہاں کا رواج تھا۔ان حالات میں اس کا بلکل بھی دل نہیں چاہ رہا تھا میکے جانے کو حالانکہ ہر لڑکی کا دل چاہتا ہے کہ وہ شادی کے بعد جلدی اپنے گھر والوں سے کے پاس جائے۔لیکن اس وقت اس کی زندگی بہت ڈسٹرب تھی اور وہ جانتی تھی کہ اگر اس طرح کی شکل لے کر وہ اپنے ماں باپ کے پاس گی تو وہ ضرور سوچیں گے کہ کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے اور وہ خوش نہیں ہے۔اپنے ماں باپ کے پاس جانے سے پہلے پہلے اس کو ہر حال میں عزیز کو منانا ہی تھا۔کیونکہ وہاں بہت دن کے لئے رہنے جا رہی تھی۔اس طرح سے زیادہ دن دور رہ کر اس کی شادی شدہ زندگی بہت پیچھے رہ جانے والی تھی۔

اس کی ایک ہی نیند تھی جو اس کی حالت سمجھ رہی تھی بالآخر ایک دن اس سے پوچھ ہی لیا۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی آپ میں اور بھائی میں کوئی مسئلہ چل رہا ہے کیا۔یہ بات مجھ سمیت امی نے اور تمام گھر والوں نے محسوس کی ہے۔امی جاتی ہیں کہ میں آپ سے اس سلسلے میں بات کروں۔وہ سمجھتی ہے کہ میں آپ کی ہم عمر ہوں اس لیے آپ مجھے بتائیں گی۔"اس کی نند ناز نے کہا۔

گاؤں کے لوگ بالکل بھی جاھل نہیں تھے اس کا اندازہ بالکل غلط تھا۔اس کے بر عکس گاؤں کے لوگ سلجھے ہوئے تھے۔ان کو جاھل نہیں بلکہ سادہ کہا جا سکتا تھا۔وہ جب سے آئی تھی اس کے گھر والوں کا رویہ اس کے ساتھ بہت اچھا تھا۔اس کی ایک نند تھی جو غیر شادی شدہ تھی جو یہاں رہتی تھی۔باقی تین جن کی شادی ہو چکی تھی اور وہ اپنے بال بچوں سمیت اپنے گھروں میں تھیں۔اس کی دو چھوٹے دیور تھے۔وہ بھی اس کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

ناز نے جب یہ سوال پوچھا تو لاریب خود پر قابو نہ پا سکی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔اس کا دل واقعی چاہ رہا تھا کہ وہ بہت روپے کیسی کے سامنے کسی کو اپنا حال دل

بتائے۔اب اس کو ناز مل گئی تھی۔ناز ایک دم سے اٹھی اور اس نے لاریب کو گلے سے لگا لیا۔

"کیا ہو گیا ہے آپ ابھی اتنا کیوں رو رہی ہیں مجھے بتائیں کیا ہوا ہے آخر؟" ناز نے پریشان ہو کر پوچھا تو لاریب نے سارا کچھ اس کو بتا دیا۔

"ہاں بھابھی آپ کے ہاں سے کچھ عورتیں ہو کر ہمارے پاس آئیں تھیں۔انہوں نے آپ کی کہی ہوئی باتیں بھائی کے سامنے دہرائیں۔تو بھائی اس وقت بہت غصے میں آئے اور کہا کہ میں اس لڑکی سے بالکل بھی شادی نہیں کروں گا۔لیکن شادی کی تاریخ طے ہو چکی تھی اور شادی کا ملتوی ہونا ممکن نہیں تھا۔بھائی نے صاف انکار کر دیا تھا۔اصل میں میرے بھائی بہت حساس طبیعت کا ہے وہ اپنی برائی نہیں برداشت کر سکتا ہے۔اور ان خواتین نے بات ہی کچھ ایسے انداز میں کہی تھی کہ ہم سب کو بہت برا لگتا تھا اور ہمارا دل بہت ٹوٹ گیا تھا۔لیکن جب آپ یہاں آئیں تو پھر ہم خوش ہو گئے آپ کو دیکھ کر۔لیکن بھائی کے دل میں یہ بات بیٹھ چکی

www.novelsclubb.com

ہے۔ان کی عزت نفس کو ٹھیس پہنچی ہے۔سچ تو یہ ہے بھابھی کے ہم گاؤں کے لوگ زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں لیکن بالکل جاھل بھی نہیں ہیں۔ہم لوگوں کے دل صاف ہوتے ہیں ہم کسی کا برا نہیں چاہتے ہیں۔حالانکہ اس کے بر عکس شہر میں لوگ اچھے طریقے سے نہیں رہتے ہیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرتے ہیں۔ہمارے ہاں بھی جھگڑے ہوتے ہیں لیکن بہت کم۔گاؤں میں پیار محبت بہت زیادہ ہے۔خیر اس بات کو چھوڑیں اور آپ کا بھائی کو ماننے کی سوچیں۔"ناز نے ساری بات اس کو بتائی۔تو وہ اس کے سامنے بھی شرمندہ ہوئی۔

"یقین مانو ناز میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا۔اصل میں میں نے آج سے پہلے گاؤں اور گاؤں کے لوگ نہیں دیکھے تھے۔تو میرے ذہن میں یہ تصور بیٹھا ہوا تھا۔دیکھ لیا ہے تو اپنے الفاظ پر شرمندگی ہو رہی ہے۔میں نے عزیز کو منانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ نہیں مانے۔اب تم ہی بتاؤ میں کیا کروں۔"لاریب پھر سے رونے لگی۔

"بھابھی آپ کو بھائی پسند تو آئی ہے نا۔ میرے بھائی بہت اچھے ہیں بہت محبت کرنے والی۔ کیسے میں میٹرک کے بعد انہوں نے زمینوں کا کام سنبھال لیا تھا۔ کیونکہ وہ بڑے بھائی ہیں اور انہیں کو سنبھالنا ہے باقی دونوں چھوٹے ہیں۔ بھائی آ کے تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن ذمہ داریاں بہت تھیں۔ لیکن اب پھر سے وہ اپنی تعلیم جاری رکھنا چاہ رہے تھے۔" ناز نے کہا۔

"سچ بتاؤ نہ تو مجھے عزیز پہلی نظر میں ہی پسند آ گئے تھے۔" اور یہ پسندیدگی دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ لیکن وہ مجھ سے ناراض ہیں اور میں کچھ نہیں کر پارہی ہو۔

"لیکن بھابھی آپ کو ہمت کرنی ہوگی آپ ہیں جو انہیں منا سکتی ہیں ہم میں سے کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ آپ ماشاءاللہ سے خوبصورت ہیں۔ اپنے دائیں دکھائیں گے ان کے آگے پیچھے گھومے گیں تو وہ بھی انسان ہیں آپ پر فدا ہو ہی جائیں گے اور باتوں کو بھول جائیں گے۔" ناز نے کہا تو ایک بار پھر سے لاریب نے بات کرنے کی ہمت کی عزیز سے۔

www.novelsclubb.com

عورت ہونے کا انتظار کرنے لگی کہ عزیز کمرے میں آئے تو بات کریں۔

عزیز جیسے ہی کمرے میں آیا تو لاریب ایک دم سے کھڑی ہو گئی۔ عزیز دیکھ کر تھوڑا حیران ہوا لیکن جا کر بیڈ پر بیٹھا اور اپنے جوتے اتارنے لگا۔ لاریب ایک دم سے جا کر اس کے قدموں میں گر گئی۔ اور بہت رونے لگی۔

"عزیز مجھے معاف کر دیں پلیز۔ ان سب باتوں کے پیچھے میری ایسی کوئی نیت نہیں تھی جو آپ سمجھ رہے ہیں۔۔۔" وہ کہہ کر پھر سے رونے لگی۔ عزیز کو ایک عجیب سے احساس نے آن گھیرا۔

ایک حسین لڑکی جو اس کی بیوی بھی تھی اس کی قدموں میں گری ہوئی تھی۔ عورت ذات کی بہت عزت کرتا تھا کبھی بھی نہیں چاہتا تھا کہ دنیا کی کوئی بھی عورت کسی بھی مرد کے سامنے اس طرح سے جھک جائے۔ چاہے وہ شوہر ہی کیوں نہ ہو۔ عزیز کا دل ایک دم سے نرم پڑ گیا۔ اس نے لاریب کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھایا اور اپنے ساتھ بٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے معاف کر دو مجھے لگ رہا ہے کہ میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادہ ناانصافی کر دی ہے۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ تم میری ذمہ داری میں اس گھر میں آئی تھیں۔اور میں نے ہی تم سے رخ موڑ لیا۔ مجھے بہت برا لگتا تھا جب مجھے یہ باتیں پتا چلیں تھیں تو۔۔۔ لیکن تمہاری اس بار بار معافی مانگنے نے مجھے مجبور کر دیا۔ کہ میں ساری باتیں بھلا کر تمہارے ساتھ ایک نئ زندگی کی شروعات کروں۔ میں تو سمجھا تھا کہ تو شہر کی کوئی بہت ہی مغرور لڑکی ہو جس کے ساتھ میری نہیں بنے گی۔ لیکن تمہارا یہ جھکاؤ اس نے مجھے مجبور کر دیا۔۔۔ میرا دل کو تمہاری طرف مائل ہونے لگا ہے۔"عزیز کہتا جا رہا تھا اور اس کے آنسو پونچھتا جا رہا تھا۔ لاریب کو ایک دم سے ساری دنیا حسین لگنے لگی تھی۔اور واقعی اس دن کے بعد سب کچھ بدل گیا تھا دونوں بہت خوش رہنے لگے تھے۔ پھر ایک دن اچانک "وہ" آ گیا۔۔۔ وہ اپنے ساتھ ایک ایسی قیامت لے کے آیا تھا۔۔۔ جس کی خبر کسی کو نہ ہو سکی۔۔۔ رئیس اسلم کا آنا کسی قیامت سے کم نہ تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

صبح کا پہر تھا ہوا چل رہی تھی ہلکی ہلکی۔۔۔لاریب کے کے لئے آپ سب سے زیادہ مشکل کام یہ تھا کہ وہ گاؤں میں گھر کے کام کیسے کرے۔ایک تو گاؤں میں گیس نہیں تھی یہاں لکڑیاں جلا کر کھانا پکایا جاتا تھا۔اگر گیس ہوتا تو لاریب پھر بھی کر لیتی مگر اس کو لکڑیوں میں کھانا پکانا نہیں آرہا تھا۔

"بھابھی آپ چھوڑیں میں کام کر لوں گی آپ کام کی فکر نہ کریں۔"ناز محبت بھرے انداز میں کہا جب اس نے دیکھا کہ لاریب لکڑیاں توڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔

"ابھی تو تم کرو گی کام لیکن جب تمہاری شادی ہو جائے گی پھر تو مجھے ہی کرنا پڑے گا نا میرے لئے بہتر یہ ہے کہ میں جلد از جلد سارے کام سیکھ لوں۔"لاریب نے مسکرا کر کہا۔

"جب تک میں یہاں ہوں کم از کم تک تو آپ کوئی کام نہ کریں۔ آپ شہر سے آئی ہے آپ کے لیے گاؤں کا کام مشکل ہے۔" ناز کو بہت احساس تھا کہ وہ ان کاموں کی آدھی نہیں تھی۔

لاریب نے ایک پل کو سوچا کہ یہ لوگ کتنے محبت کرنے والے ہیں۔ کتنا خیال رکھتے ہیں۔ اگر اس کی شادی شہر میں پڑھے لکھے کسی شخص سے ہوتی تو شاید اس کا اتنا خیال نہ رکھتے۔ کیونکہ اس نے دیکھا ہے کہ جو شادیاں شہر میں ہوئی ہیں ان میں زیادہ تر پیار محبت نہیں ہوتا ہے آپس میں۔ اب اُسے آپ کو لگ رہا تھا کہ وہ خوش قسمت ہے۔ بس اس کے لیے گاؤں میں کام کرنا بہت زیادہ مشکل تھا۔ آہستہ آہستہ وہ سیکھتی چلی گئی۔ آگ جلانا بھی ناز نے اس کو سکھا دیا۔ ان کی زمینوں سے پیسہ آتا تھا۔ گندم کی فصل اور چاول کی فصل 6 مہینے میں تیار ہوتی تھی یعنی کے سال میں چھ مہینے میں آمدنی آتی تھی۔ ان لوگوں کی ساری ضرورت تھی اسی سے پوری ہوتی

www.novelsclubb.com

تھیں۔یہ بھی بہت مشکل تھا۔چھ مہینے تک سارا سامان ہر چیز ادھار لے کر فصل تیار ہونے تک انتظار کرتے اور ادا ھر چکا دیتے۔

لیکن ماہانہ آمدنی میں بہت ساری سہولیات ہوتی ہیں انسان اپنی بہت ساری ضروریات پوری کرلیتا ہے۔لاریب نے سوچا کہ کیوں نہ ہو وہ بچوں کو ٹیوشن پڑھائے۔جب اس نے اس بات کا ذکر عزیز سے کیا تو عزیز تھوڑا ناراض ہوا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری ضروریات پوری نہیں کر سکتا اس لیے تم خود کمانا چاہتی ہوں۔۔۔"عزیز کا انداز بہت ب چبھنے والا تھا لاریب کو برا لگا۔اسے عزیز سے اس قسم کے جواب کی توقع نہیں تھی۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے میں سوچ رہی تھی کہ میں سارا دن فارغ رہتی ہوں تو کیوں نہ بچوں کو پڑھاوں۔"لاریب نے بات کو سنبھالنے کی کوشش ک کی اور کہا۔

"تم شوق سے پڑھاؤ لیکن میں تمہیں بتادوں کہ یہاں پیسے کوئی نہیں دے گا اس کام کے۔گاؤں کے لوگ اگر یہ سب افورڈ کر سکتے تو اپنے بچوں کو شہر میں ہی بھیج

دیتے۔ وہ اگرافورڈ کر بھی لیں تو ان لوگوں کو اس بات کا اتنا شعور نہیں ہے۔ گاؤں کے لوگ چاہتے ہیں کہ ان کا ہر کام مفت میں ہو جائے۔ یہ ان کی خود غرضی نہیں ان کی سادگی سمجھ لو۔" عزیز کا جواب سن کے لاریب کو مایوسی ہوئی۔

oooooooooooooooooo

لاریب اپنے میکے آئی تھی۔ اب وہ بہت مطمئن ہو کر آئی تھی۔ عزیز اسے شہر چھوڑ کر واپس گاؤں چلا گیا۔ لاریب نے اس کو کہا کہ وہ کچھ دن اس کے ساتھ رہے۔ لیکن عزیز ان لوگوں میں سے نہیں تھا جو سسرال میں رہتے تھے۔ اس معاملے میں وہ بہت خوددار تھا۔ بلکہ ہر معاملے میں ہی خوددار تھا۔ اس نے جہیز لینے سے بھی منع کر دیا تھا۔ لیکن لاریب کے والد نے کہا کہ یہ اس کی بیٹی کے لیے تحفہ ہے ہر باپ کی خواہش ہوتی ہے۔ اس وجہ سے وہ چپ ہو گیا کہ جو بھی دے رہے ہیں اپنی بیٹی کو دے رہے ہیں۔ عزیز کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں۔ لاریب کو عزیز کی یہ خودداری اچھی تو لگتی تھی لیکن کبھی کبھی اُس کے لیے بہت مشکل کا

www.novelsclubb.com

باعث بھی ہو جاتی تھی۔ خیر وہ خوشی خوشی اپنے میکے میں رہنے لگی۔ اسکو دو ہفتے رہنا تھا۔

oooooooooooo

سخت گرمی میں آگ میں کھانا پکانا۔۔۔ کپڑے دھونا۔۔ اور بہت سے ایسے کام تھے جو مشکل تھے۔ اگر ناز اس کے ساتھ نہ ہوتی تو وہ کبھی بھی یہ سب بنا کر پاتی۔ لیکن یہ وہ یہ سوچ سوچ کر پریشان تھی کہ اگلے سال ناز اس کی شادی ہے۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عزیز سے کہے کہ تھوڑی سی زمین بیچ کر شہر میں گھر لے لیتے ہیں چھوٹا سا۔۔۔ شام کو جب عزیز اپنے گھر آیا تو لاریب نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا۔

"اگر زمین بیچ دوں گا تو کھاؤ گا کہ اسے۔۔۔" حسب توقع عزیز کا جواب آیا تھا۔

"میں ساری بیچنے کو نہیں کہہ رہی تھوڑی سی بیچنے کو کہہ رہی ہوں۔" لاریب نے آرام سے کہا۔

"تم نہیں سمجھ سکتی یہ زمین ہمارے لئے سونے کے برابر ہیں۔ہم ان پر بہت محنت کرتے ہیں اور سارا سال انہی سے کھاتے ہیں۔"عزیز بیڈ پر بیٹھ گئی اور جوتے اتارنے لگا۔ گرمی بہت تھی اور بجلی نہیں تھی۔ لیکن سولر کا نظام تھا جس کی وجہ سے پنکھا چل رہا تھا۔

"تھوڑی سی زمین بیچنے میں حرج ہی کیا ہیں انسان کو تھوڑا سا "سکھ " بھی دیکھ لینا چاہیے۔"آج لاریب بھی ڈھیٹ بن گئی تھی اپنی بات منوانے کے لیے.

"تو تمہارا مطلب ہے کہ تو میں یہاں سکھ نہیں ہے صرف دکھ ہیں۔۔۔"عزیز نے بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے لیکن مجھے کام کرنے میں بہت مشکل ہو رہی ہے یہاں بہت گرمی ہے۔میں ان کاموں کی عادی نہیں ہوں۔"لاریب نے ناراض سا ہو کر کہا۔

"تو عادت ڈالو ان کاموں کی کیوں کہ میں گاؤں کے بغیر نہیں رہ سکتا۔میں یہاں زمین سنبھالتا ہوں اور میرے یار دوست بھی سب یہاں ہیں۔میں یہاں کے

ماحول کا عادی ہوں۔اور کسی کے لیے بھی اپنا گاؤں نہیں چھوڑ سکتا۔۔"عزیز نے کہا تو لاریب کو بہت حیرت ہوئی۔اس کو لگتا تھا کہ گاؤں کے لوگ شہر کے لیے مرے جاتے ہیں۔ لیکن ایسا کچھ بھی نہیں تھا گاؤں والے اپنی زندگیوں سے بہت خوش تھے۔ان کو گاؤں کی تازہ آب و ہوا پسند تھی۔اور ان میں گرمی برداشت کرنے کی بھی بہت ہمت تھی۔وہ اسی گرمی میں کام کرتے رہتے تھے اور ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔یوں سمجھ لو کی شہر ان کو زیادہ فیسینیٹ نہیں کرتا تھا۔

یہ ایک بات نہیں تھی روز روز اس طرح کی باتیں ہونے لگیں۔ان دونوں کے درمیان روز ایک نیا موضوع شروع ہو جاتا تھا۔اور اتفاق نہیں ہو پاتا تھا۔عزیز اس کی ہر بات کو اسی طرح سے نظر انداز کر دیتا تھا۔اس کی خواہشات کو اہمیت نہیں دیتا تھا۔لاریب بچاری کیا کرتی وہ بہت نازک سی تھی۔لکڑیاں توڑتے تو لگتا تھا کہ لکڑیوں سے پہلے وہ خود ٹوٹ جائے گی۔اس کا گلابی رنگ آگ کے سامنے کھانا پکا پکا کر مرجھا گیا۔عزیز نے بہت سے پہلے جیسی اہمیت دینا چھوڑ دی تھی۔ان دونوں

کے بیچ مسئلہ صرف گاؤں اور شہر کا تھا۔لاریب گاؤں میں نہیں رہ سکتی تھی اور عزیز شہر میں نہیں جانا چاہتا تھا۔

آپ کی بارے میں جب میں کی گئی تو اس کا رنگ مرجھایا ہوا تھا اور وہ کمزور ہو گئی تھی۔

"یہ کیا حال ہے بنادی ہے اپنی کیسے تم کھلتا ہوا گلاب دی اور اپنی حالت دیکھو کیسی ہوتی جارہی ہے کیا تم اپنا خیال نہیں رکھ رہی ہو؟" اس کو دیکھ کر امی نے کہا۔

"یہ باتیں آپ کو میری شادی گاؤں میں کرانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھیں۔گاؤں میں رہوں گی وہاں پر گرمی میں آگ میں کھانا پکاؤ گی جو شکل کی حالت تو وہ بھی ہیں نا۔" لاریب نے شکوہ کرنے والے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا من بہت کوشش کی کہ تمہاری شادی خاندان سے باہر کروں۔ لیکن عین وقت پر تمہارے باپ اور بھائی کو خاندان کا بھوت سوار ہو گیا۔ان کو خدشہ تھا کہ خاندان سے باہر تم خوش نہیں رہو گی۔وہ کہہ رہی تھی کہ عینی (اُسکے کزن) کی

شادی کا تجربہ کافی ہے۔ عینی کی ساس نندوں نے اس کو جلانے کی کوشش کی تھی مگر شکر ہے کہ وہ بچ گئی. تمہارے باپ بھائی کہتے ہیں کہ خاندان سے باہر لڑکیوں کو جلادیتے ہیں. یا زہر دے کر مار دیتے ہیں. مطلب ایک ہی خاندان سے باہر کسی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔اپنا مارے گا بھی چھاؤں میں پھینکے گا۔اور خاندان کے لڑکے جتنے بھی شہر میں تھے ان میں سے یا تو کسی کی منگنی ہو چکی تھی یا کسی کی بات پہلے سے طے تھی۔آخری آپشن عزیزی تھا ان کے لیے۔ تمہاری ابو اور بھائی اس سے ملے تو ان کو عزیز بہت اچھا لگا۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر چیز بہت اچھے ہیں۔ لیکن صرف اچھا ہونا ہی سب کچھ نہیں ہوتا ہے۔میں گاؤں میں نہیں رہ سکتی مجھے مشکل ہو رہی ہے میں وہاں کا کام نہیں کر سکتی ہوں۔اور عزیز کو شہر کے نام سے چڑ ہے۔""لاریب نے منہ بنا کر کہا.

"بیٹا صبر کرو اچھے دن بھی آئیں گے۔ تم کو بچہ ہو جائے تو بچے کی خاطر عزیز خود بخود شہر آجائے گا۔" اماں نے کہا تو بچے کا سن کر وہ خوش ہو گئی۔

"یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔واقعی آپ صحیح کہہ رہی ہیں اولاد بہت بڑی طاقت ہے۔اللہ کرے مجھے جلدی اولاد ہو جائے۔تو میں بھی شہر آجاؤ۔" لاریب کو اب ایک اور نئ امید بندھ گئی تھی۔

oooooooooooooo

ایک ہفتہ اپنے میکے میں گزار کر لاریب اپنے گھر واپس آئی۔شام کا پہر تھا ہلکی ہوا چل رہی تھی۔وہ پانچ گھنٹے کا لمبا سفر کرکے آئی تھی۔وہ اپنے بھائی مجاز کے ساتھ آئی تھیں۔۔اور تھکن سے چور تھی۔اپنے کمرے میں جانا چاہتی تھی۔جیسے ہی وہ اپنے کمرے میں گئی تو اس کو لگا بیڈ کر کوئی سو رہا ہے۔وہ حیران ہوئی کیونکہ یہ عزیز کے سونے کا وقت نہیں تھا وہ اس وقت گھر پر ہوتا ہی نہیں تھا۔

"یہ کوئی وقت ہے سونے کا؟"اس نے موبائل کی ٹور جان کر کے دیکھااور زور سے کہا۔ لیکن اس کی بات ادھوری رہ گئی۔بیڈ پر عزیز نہیں تھا کوئی اور شخص لیٹا ہوا تھا۔اس شخص نے لاریب کو دیکھا تو ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ک ک کون ہو تم اور میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو؟"لاریب نے ہڑ بڑاتے ہوئے پوچھا۔

"معاف کیجیے گا کمرے میں کوئی نہیں تھا تو میں تھوڑی سی دیر کے لئے لیٹ گیا سر میں درد ہو رہا تھا۔آپ یقین عزیز کی بیوی ہیں۔میں آپ سے معافی چاہتا ہوں مجھے آپ کے آنے کی خبر نہیں تھی۔آپ کی غیر موجودگی میں میں یہاں آیا تھا مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ آنے والی ہیں۔"وہ شخص اٹھا اور ایک دم سے اپنے چپل پہنتے ہوئے کہنے لگا۔وہ سو نہیں رہا تھا صرف لیٹا ہوا تھا تھکن کی وجہ سے۔

www.novelsclubb.com

"بھابی رئیس بھائی ہیں۔اسلم چاچا کے بیٹے۔یہ ہمارے ساتھ ہی رہتے ہیں۔آپ نہیں تھی تو اس وجہ سے آپ کے کمرے میں سو گئے۔"ناز نے آواز سنی تو ایک دم سے کمرے میں آئی۔اور بتانے لگی۔

"لیکن میری جب سے شادی ہوئی ہے میں نے ان کو یہاں نہیں دیکھا۔"لاریب بہت برا لگ رہا تھا۔

"جی بھابھی رئیس بھائی شہر میں پڑھتے ہیں۔وہاں وہ کیا کہتے ہیں یونیورسٹی۔۔وہاں پڑھتے ہیں اور چھٹیوں میں آتے ہیں۔۔"ناز یونیورسٹی کا لفظ صحیح سے ادا نہیں ہوا تھا۔

رئیس تیزی سے باہر نکل گیا۔یونیورسٹی کا نام سن کر لاریب رئیس کو جاتا ہوا دیکھنے لگی۔

oooooooooooo

"یہ کیا طریقہ ہے. مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے کہ کوئی غیر شخص میرے کمرے میں اس طرح سے سو یا رہے۔ منہ اٹھا کر چلا یا اور ایک تم سے میرے بیڈ پر دراز ہو گیا۔ میں گھر میں نہیں ہو تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ میرا کمرہ استعمال کیا۔" رات کو عزیز کھانا کھانے کے لیے آیا تو لاریب اس پر برس پڑی۔

"ایسی بات نہیں ہے ہماری شادی سے پہلے وہ میرے ساتھ ہی کمرہ استعمال کرتا تھا اس کو عادت تھی۔ تم نہیں تھیں تو وہ آ گیا تم ہو تیں تو وہ نہیں آتا۔" عزیز نے اس کی صفائی پیش کی۔

"کیا وہ آپ یہاں پے ہی رہے گا ہمارے گھر میں ؟" لاریب کو کوفت ہو رہی تھی اس کی موجودگی سے۔

www.novelsclubb.com

"لاریب وہ پچھلے 25 سال سے یہاں ہی رہا ہے۔ وہ چھوٹا سا تھا جب اسلم چاچا کا انتقال ہو گیا۔ اور چاچی کی شادی اس کے گھر والوں نے دور کہیں کر دی تھی۔ دادی آپنے پوتے کو ان لوگوں کے ساتھ نہیں بھیجنا چاہتی تھیں۔ اس لئے اماں ابا نے

اسے بچپن سے پالا ہے۔ وہ یہاں سے کہیں نہیں جائے گا۔ اب اس بات کو لے کر کوئی بکھیڑا مت کھڑا کر دینا۔" عزیز نے اس کو وارننگ دینے والے انداز میں کہا وہ لاریب کے مزاج سے واقف ہو چکا تھا۔

"لیکن میں اس کی موجودگی میں کمفرٹیبل فیل نہیں کروں گی۔" اس بار لاریب نے ہلکی آواز میں کہا تھا۔

"میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں لیکن صرف اس وجہ سے میں اسے گھر سے جانے کا نہیں کہہ سکتا کہ تم کمفرٹیبل نہیں ہو اس کی موجودگی میں۔ اس گھر میں اس کا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا ہمارا۔ یہ گھر ابا اور چاچا اسلم کا ساتھ میں تھا۔ اب تم بتاؤ میں اسے اسی کے گھر سے جانے کا کیسے کہہ سکتا ہوں۔؟ اور یقین مانو وہ بہت اچھا اور سلجھا ہوا لڑکا ہے تو میں کبھی شکایت نہیں ہو گی وہ تمہارے سامنے بھی نہیں آئے گا." عزیز نے کہا تو لاریب کو تھوڑی تسلی ہوئی۔

oooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

عزیز نے بالکل ٹھیک کہا تھا۔ رئیس نے اسے بالکل بھی ڈسٹرب نہیں کیا تھا۔ وہ صبح کو اٹھتا اور چائے پی کر باہر نکل جاتا اور سارا دن باہر ہی گزارتا۔۔۔ دوپہر کو سونے کے لئے آتا اور پھر شام کی چائے پی کر نکل جاتا۔۔ پھر رات کو کھانا کھانے کے لیے آتا اور سو جاتا۔۔ وہ چھت پر سوتا تھا گرمی کی وجہ سے۔ گاؤں میں تقریبا سارے لوگ ہی گرمیوں میں چھت پر سوتے تھے یا باہر کیونکہ اندر سونے جیسا نہیں ہوتا تھا بہت گرم ہوتا۔۔۔

ایک صبح جب لاریب کی آنکھ جلدی کھل گئی۔ اس نے دیکھا چائے بنی ہوئی نہیں ہے۔ آج شاید اس کے چاچی حلیمہ (اس کی ساس) کی طبیعت خراب تھی جس کی وجہ سے وہ صبح سویرے اٹھ نہیں پائیں۔ لاریب اٹھی اور لکڑیاں جمع کرنے لگی چائے بنانے کے لیے۔ لکڑیاں جمع کرنا اور ان کو توڑنا اس کے لیے سب سے مشکل کام ہوا کرتا تھا لیکن پھر بھی کرنا تو تھا۔ وہ لکڑیاں توڑنے کی کوشش کر رہی تھی اس سے ٹوٹی نہیں جا رہی تھیں۔ کسی نے ایک دم سے اس کے ہاتھ سے لکڑیاں لے کر

www.novelsclubb.com

توڑنا شروع کیں۔اس نے سر اٹھا کر دیکھا وہ رئیس تھا۔رئیس نے باری باری کر کے تمام لکڑیاں توڑیں اور لاریب کے سامنے رکھ کر جلدی سے واپس چھت پر چلا گیا۔ابھی صبح کا وقت تھا اور چھت پر دھوپ نہیں تھی۔وہ چائے بنانے لگی۔وہ روز اسی طرح لکڑیاں توڑتی تھی۔عزیز روز اس کو دیکھتا تھا لیکن کبھی اس نے مدد نہیں کی۔لیکن آج اس کو حیرت ہو رہی تھی۔کہ رئیس نے اس کو دیکھا اس کا احساس کیا اور اس کی مدد کی۔۔۔وہ چائے بناتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

چائے تیار ہو گئی تھی۔اس نے چائے کیتلی میں ڈالی۔اور اپنے لئے پیالی بھر لی۔صبح کا منظر بہت حسین تھا ہلکی سی ہوا چل رہی تھی۔وہ چائے کی پیالی اٹھا کر چارپائی پر بیٹھ گئی۔چرپائی صحن میں رکھی ہوئی تھی۔سب لوگ باہر ہی سو رہے تھے۔اس نے چھت کی طرف دیکھا۔رئیس وہاں سے جھانکنے لگا یہ دیکھنے کے لیے کہ چائے تیار ہوئی ہے کہ نہیں۔وہ سیڑھیوں سے اترتا ہوا نیچے آیا پیالی اٹھائی اور چائے کیتلی سے

www.novelsclubb.com

بھرنے لگا۔وہ چائے کی پیالی اٹھا کر دوبارہ چھت پر چلا گیا۔لاریب غیر ارادی طور پر اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔پھر آہستہ آہستہ سب جاگنا شروع ہو گئے۔۔۔۔

oooooooooooooo

"بھابھی ایک بات کہوں اگر برا نہ منائیں تو۔۔میرا دل کر رہا ہے شہر جانے کو شہر دیکھنے کو۔۔اس بار جب آپ میکے جانا تو مجھے ساتھ لے کے جانا۔"ناز نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

"ہاں کیوں نہیں میں اس بار ضرور تم کو لے کے جاؤں گی اور تمہیں شہر بھی خوب گھماؤں گی۔"لاریب کو بہت خوشی ہوئی سن کر۔جس اپنائیت سے ناز نے فرمائش کی تھی لاریب کو وہ اپنائیت بہت اچھی لگ رہی تھی۔

شام کو جب عزیز گھر آیا تو لاریب کو ایک بات کا خیال آیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگوں نے ناز کی نسبت رئیس سے کیوں طے نہیں کی؟ وہ پڑھا لکھا ہے اس کا مستقبل روشن ہے۔وہ ناز کے لیے بہترین انتخاب ہو سکتا تھا۔" لاریب نے عزیز سے کہا۔

عزیز جو اپنے موبائل میں مگن تھا ایک پل کو سر اٹھا کے لاریب کو دیکھا۔

"تم یہ بتانا چاہتی ہوں کہ رائس مجھ سے زیادہ پڑھا لکھا اور قابل ہے؟" عزیز نے جواب دیا تو لاریب کا دل کیا کہ وہ اپنا سر دیوار پے مار دے۔

"ہر بات کا غلط مطلب کیوں اخذ کر لیتے ہیں؟ کیا میں آپ کوئی بات آپ سے ڈسکس بھی نہیں کر سکتی؟ صرف اس لیے کہ آپ کو برا لگے گا؟" اس نے ناراض سا ہو کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"ناز کی نسبت بچپن سے ہی میرے ماموں کے بیٹے سے طے ہے۔امی اپنے بھائی کے گھر ناز کا رشتہ کرنا چاہتی تھیں۔" عزیز نے بتایا۔

"اچھا ہاں یہ بھی ہے۔۔۔آنٹی کو ضرور شوق ہو گا اپنے بھائی سے رشتہ کرنے کا۔۔۔اللہ ناز کے نصیب اچھے کرے۔" لاریب نے کہا۔

OOOOOOOOOOOOOOOO

دن گزرتے گئے۔۔۔لاریب اُمید سے ہو گئی وہ بے حد خوش تھی کہ اب اسکو شہر جانے کہ موقع ملے گا۔

"ہم اپنے بچے کو شہر میں پڑھائینگے۔اُسے شہری ماحول دینگے۔" ایک دن لاریب نے عزیز سے کہا۔

"ہاں انشاءاللہ۔میں اپنے بچے کو اچھی تعلیم دونگا۔میں خود تو ذمے داریوں کی وجہ سے آگے نا پڑھ سکا لیکن میں اپنے بچوں کے ساتھ ایسا ہونے نہیں دونگا۔" عزیز نے کہا تو لاریب خوشی سے سرشار ہو گئی۔(امی ٹھیک کہتی تھیں۔۔۔بچّہ ہو گا تو خود ہی شہر کا رُخ کریگا عزیز)

"پتہ ہے لیبو (یہ لاریب کا نک نیم تھا جو اُسکے گھر والوں نے رکھا تھا۔ اب عزیز بھی اسے لیبو ہی کہتا تھا) میٹرک کے بعد مجھے آگے پڑھنے کا شوق تھا۔ لیکن ابا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور انکی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ وہ بستر سے لگ گئے۔ بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے نے کم عمری میں پڑھائی ادھوری چھوڑ کے گاؤں واپس آ گیا۔ اور رئیس نے اپنی پڑھائی جاری رکھی۔ میں اور رئیس ساتھ کالج میں پڑھتے تھے اور ہوسٹل میں رہتے تھے۔ جب ابا کی معذوری کی خبر ملی تو میں دوڑا چلا آیا۔ یہاں آیا تو دیکھا ابا بستر پر پڑے تھے۔ گھر میں کوئی مرد نہیں تھا رکھوالی کے لیے۔ میری تین بہنیں گھر میں تھیں۔ میری غیرت نے گوارا نا کیا کے میں اُن کو اکیلا چھوڑ کر شہر جاؤں۔ گاؤں کے لوگوں سے میں واقف تھا۔ مجھے اسی وقت احساس ہوا جب ابا کی بیمار پرسی کے لئے آنے والے لوگ ٹیڑھی نظروں سے میری دونوں بڑی بہنوں کو دیکھ رہے تھے بہانے سے۔۔۔ میں چھوٹا تھا لیکن اتنا بھی نہیں۔۔۔ ناز چھوٹی تھی اس وقت۔ میں سمجھ گیا کے میں واپس چلا گیا تو یہی لوگ میرے گھر میں بہانے سے

www.novelsclubb.com

آتے جائیں گے اور میری بہنوں کو عدم تحفظ کا احساس ہو گا۔ بدنامی کے خوف سے میں واپس نہیں گیا۔ یہاں قدم جما کر بیٹھ گیا۔ اپنے گھر اور اپنی عزت کا محافظ بن کر۔ وقت سے پہلے ہی میری طبیعت میں سختی آگئی۔۔ بلکہ مجھے لانی پری یہ سختی۔ آنے جانے والوں کو آنکھیں دکھانے لگا۔۔ وہ لوگ سمجھ گئے کے میں اب شیر بن گیا ہوں۔ اُسکے بعد کسی کی جرات نہیں ہوئی میرے گھر بہانے سے آنے کی۔ مینے اپنی بہنوں کی شادیاں کیں۔ اور اب ناز کی کرنے والا ہوں۔ مینے شوق سے پڑھائی نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ مجبوری میں چھوڑی تھی۔۔۔ اسکا افسوس ہمیشہ رہیگا۔۔ پر یہ ظلم میں اپنے بچوں کے ساتھ نہیں کرونگا۔" عزیز نے اپنی بات ختم کی تو لاریب کی آنکھ بھر آئی۔۔ (ہم کتنے غلط اندازے لگا لیتے ہیں لوگوں کے بارے

میں۔۔۔ سوچتے نہیں کے وہ کس قرب سے گزرے ہیں۔۔ بس کم پڑھے لکھے لوگوں کو ایک دم سے جاھل کا فتویٰ صادر کر دیتے ہیں)۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پچھلے سال میں کسی کام سے تمہارے شہر گیا۔ وہاں ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں تھی تو تمہارے گھر ایک رات رُکا تھا۔ تمہارے والد میرے ابا کے دور کے رشتہ دار تھے۔ اس حوالے سے میں وہاں رہا۔ تمہارے والد نے مجھ سے بہت باتیں کی اور میرا اسارا انٹرویو لیا۔ میرے گھر واپس آتے ہی انہوں نے میرے والد سے فون پر بات کی کہ وہ تمہارا رشتہ مجھ سے کرنا چاہتے ہیں۔ میں اس رشتے پر راضی نہیں تھا کیونکہ میں خود کو تمہاری لائق نہیں سمجھتا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ میں کسی گاؤں والی لڑکی سے شادی کروں جو میرے گھر میں ایڈجسٹ ہو سکے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ میں شہر کی لڑکی کو گاؤں لے آؤں اور اسے مشکل پیش آئے۔ اس لئے میں نے رئیس سے بات کی کہ وہ تم سے شادی کر لے۔ کیونکہ وہ مجھے تمہارے لئے مناسب لگا تھا۔ ایک تو وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ دوسرا وہ تمہیں شہر میں بھی رکھ سکتا تھا۔ تمہارے والد سے بات کرنے سے پہلے میں نے رئیس سے پوچھا۔ تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ وہ اپنی مرضی سے شادی کرے گا۔ اور فی الحال

اس کا شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔وہ ابھی اپنی نوکری تلاش کرے گا اس کے بعد سوچے گا۔اگلے پانچ سال تک رئیس کا شادی کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔اور تمہارے ابو کو جلدی تھی۔ مگر میں کیا کروں میں گاؤں نہیں چھوڑ سکتا میں یہاں کا عادی ہو چکا ہوں۔ لیکن جب میرے بچے کی پڑھائی کا وقت آئے گا تو مجھے یہ قربانی دینی ہو گی۔ لیکن میں تم لوگوں کو شہر میں رکھ کر خود زیادہ تر گاؤں میں ہی رہا کروں گا۔کیونکہ مجھے یہاں کا ماحول پسند ہے اور مجھے بالکل بھی اب کہیں اور مزہ نہیں آتا ہے۔"عزیز نے کہا تو لاریب کو تھوڑا سا عجیب لگا۔۔۔اپنے ساتھ رئیس کا نام لیتے ہوئے۔۔۔اس نے عزیز کی طرف دیکھا۔جیسا بھی تھا وہ لاریب کو پسند تھا۔۔۔عزیز اب اس کی کل کائنات تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooo

لاریب اپنے میکے چلی گئی۔ڈاکٹر نے اسے ریسٹ کا کہا تھا۔عزیز نے اس کو اپنے ماں باپ کے پاس بھیج دیا۔یہ کہہ کر کے وہاں زیادہ کمفرٹیبل ہو گی۔اور وہاں سے خرچہ

بھیجتا رہے گا۔لاریب بہت خوش تھی۔ کہ وہ نو مہینے اپنے میکے میں رہے گی۔اور بچہ ہو جانے کے بعد عزیز اُسے شہر میں گھر لے کے دے گا۔اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ایک تو وہ ماں بننے والی تھی۔اوپر سے امید کے وہ شہر میں رہے گی۔اس کو لگ رہا تھا کہ اس کی زندگی مکمل ہو جائے گی۔وہ سارا دن آرام کرتی تھی۔اور کھاتی پیتی رہتی تھی۔عزیز روزا اسے فون کیا کرتا تھا۔دونوں لمبی بات کرتے تھے۔دونوں ہی بہت خوش تھے۔لیکن یہ خوشی زیادہ دیر نہ چل سکی۔لاریب کی خوشیوں کو اس کی اپنی ہی نظر لگ گئی۔۔۔ایک دن وہ نہانے کے لیے واش روم کی تو وہاں اس کا پاؤں پھسل گیا۔وہ بہت بری طرح سے گری۔صرف وہی نہیں گری بلکہ اس وقت اس کا حمل بھی گر گیا۔۔۔

"امی امی۔۔۔وہ زور زور سے رونے لگی چلانے لگی۔اس کی ماں نے اسے اٹھایا اور سنبھالا۔وہ فوراً اسی ڈاکٹر کے پاس لے گئیں۔

www.novelsclubb.com

"حمل تو ضائع ہو ہی چکا ہے۔ لیکن اب آپ کو لمبا وقفہ کرنا پڑے گا۔ دو سال تک آپ کو صبر کرنا ہو گا۔ تھوڑی سی پیچیدگی ہو گئی ہے۔ آپ دو سال انتظار کریں اگلے بچے کے لئے تو زیادہ صحیح ہے۔ ورنہ پھر سے حمل ضائع ہونے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ پریگنینٹ تو آپ بہت آرام سے ہو جائیں گی۔ لیکن بعد میں حمل ضائع ہونے کا خطرہ ہے اس لیے آپ کو دو سال انتظار کا کہہ رہی ہوں۔" ڈاکٹر کے الفاظ اس کے سینے میں تیر کی طرح پیوست ہو گئے تھے۔ وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ عزیز بھی گاؤں سے فوراً ہی آ گیا تھا وہ بھی اسپتال میں ہی تھا۔ ڈاکٹر کی بات سن کر عزیز کا دل برا ہو گیا۔ ان دو مہینوں میں اس نے نہ جانے کیا کیا خواب دیکھ لئے اپنے بچے کے بارے میں۔۔

www.novelsclubb.com

"اب بس بھی کرو دو سال چٹکی بجاتے گزر جائیں گے بس صبر کرو۔" امی نے دلاسا دینا چاہا۔ وہ کسی طور چپ نہیں ہو رہی تھی بس روئے جا رہی تھیں۔

"دو سال بہت لمبا عرصہ ہے چچی۔ کتنے خواب دیکھ لیے تھے میں نے ان دو مہینوں میں۔ لاریب تو رو رہی ہے میں تو رو بھی نہیں سکتا۔" عزیز نے کہا وہ بے حد اداس تھا۔

ooooooooooooooooooooooooo

لاریب کی طبیعت تھوڑی سنبھل گئی تو وہ پھر سے واپس گاؤں آ گئی جہاں وہ نہیں آنا چاہتی تھی۔ وہ پہلے کی طرح خوش باش نہیں تھی۔ بات بات پر اس کی آنکھ بھر آ رہی تھی تنہائی میں چپکے سے رو لیتی تھی۔ اس نے محسوس کیا کہ عزیز اس سے کھچا کھچا سا رہنے لگا ہے۔ اس سے زیادہ بات نہیں کرتا۔

"کیا ضرورت تھی ان حالات میں نہانے کے لیے جانے کی جب ڈاکٹر نے آرام کا کہا تھا تو۔۔۔ ساری خوشی برباد کر دی تم نے۔ اب مجھے کہیں بھی مزہ نہیں آ رہا ہے۔ اور دو سال کا سوچ سوچ کر مجھے ڈپریشن ہو رہا ہے۔" ایک دن عزیز نے دبے

www.novelsclubb.com

دبے الفاظ میں کہا تو لاریب کو حیرت ہوئی اور دکھ بھی ہوا۔اس عزیز کی ناراضگی کی وجہ سمجھ میں آگئی تھی۔

"اس میں میرا کیا قصور ہے مجھے کیا پتا تھا کہ میں پھسل جاؤں گی۔"اس افسوس سے کہا۔

"تمھیں یہ تو پتہ تھا نہ کہ ڈاکٹر نے تین مہینے مکمل بیڈ ریسٹ کا کہا تھا۔تمہاری کنڈیشن صحیح نہیں تھی۔تو کیا ضرورت تھی مہینے سے پہلے۔۔۔ایک مہینہ صبر کر لیتی۔دو مہینے تو گزر ہی گئے تھے۔تیسرا بھی گزر جاتا۔"عزیز کی بے رخی ہنوز قائم تھی۔

"مجھے تھوڑی سی گرمی لگ رہی تھی طبیعت بوجھل ہو رہی تھی اور سر میں بوجھ سا تھا۔سوچا کہ نہا کر فریش ہو جاؤں گی تو طبیعت صحیح ہو جائے گی۔"لاریب نے کہا۔

لیکن عزیز کو پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑا وہ ویسے ہی روکھا روکھا سا اس سے بات کیا کرتا تھا۔دن گزرتے چلے گئے اور مایوسی اور اداسی بڑھتی جا رہی تھی۔

oooooooooooooooooooo

.

آج لاریب معمول سے زیادہ اداس تھی۔اس کا دل بوجھل تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کہیں چھپ کر دو آنسو بہالے۔وہ چپکے سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی چھت پر آگئی۔رات کا اندھیرا ہر سُو پھیلا ہوا تھا۔وہ چارپائی پر بیٹھ گئی اور رونے لگی۔

ساتھ والی چارپائی پر رئیس سو رہا تھا۔لاریب نے اسے نہیں دیکھا۔اندھیرے میں وہ اُسے نظر ہی نہیں آیا۔رئیس گیری نیند نہیں سو رہا تھا تھوڑا سا لیٹا تو آنکھ لگ گئی۔لاریب کی سسکیوں کی آواز سے اس کی آنکھ کھل گئی۔وہ ایسے ہی نیند کا کچا تھا ذرا سی آہٹ پر اس کی آنکھ کھل جایا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ لاریب سے دور دور ہی رہتا تھا۔پہلے دن ہی سمجھ گیا تھا کہ لاریب اسے پسند نہیں کرتی اپنے ارد گرد۔اور رئیس اسلم کو اس بات سے نفرت تھی کہ وہ ناپسند کیا جائے۔لاریب کی وجہ سے ہی وہ چھت پر سونے لگا تھا۔

"اللہ پاک آپ جانتے ہیں نہ کہ اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔میں نے جان بوجھ کر اپنے بچے کو نہیں مارا۔میں تو چاہتی تھی کہ وہ جلدی دنیا میں آئے اور میرے لیے باعث نجات بنے۔لیکن مجھے کیا پتا تھا کہ یہ سب ہو جائیگا۔اب عزیز کا یہ الزام کے میں نے اس کے بچے کو جان بوجھ کر مارا ہے۔۔یہ الزام مجھے دکھ دے رہا ہے اللہ پاک۔مجھ سے یہ الزام سہا نہیں جا رہا۔پلیز آپ میری مدد کریں۔مجھے اس مشکل سے نکالیں۔"اور روتے ہوئے دعا کرتی جا رہی تھی۔اس بات سے بے خبر کے کوئی اور بھی سن رہا تھا خدا کے علاوہ۔

رئیس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔اس نے ہلکا سا خاص کر گلا صاف کیا۔تاکہ لاریب کو اس کی موجودگی کا علم ہو جائے اور وہ یہاں سے چلی جائے۔اس کے کہ اس نے پر لاریب نے چونک کر پیچھے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ک ک کون ہے ؟لاریب نے شرمندہ ساہو کر پوچھا۔وہ جانتی تھی کہ کون ہو سکتا ہے۔رئیس کے علاوہ چھت پر کوئی بھی نہیں جاتا تھا۔ مگر دو مہینے شہر میں گزارنے کے بعد اسے رئیس کا وجود بالکل بھول ہی گیا تھا کہ وہ بھی گھر میں موجود ہے۔

"میں ہوں بھابھی۔آپ نے شاید مجھے نہیں دیکھا۔آپ نیچے اپنے کمرے میں چلی جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔"رئیس نے کہا تو وہ جھٹکے سے اٹھی اور بھاگتی ہوئی سیڑھیاں اتر گئی۔

وہ نیچے اپنے کمرے میں آئی۔جہاں عزیز لیٹا ہوا موبائل میں کوئی گیم کھیل رہا تھا۔وہ چپکے سے آکر بیڈ پر لیٹ گئی۔اس کو بہت برا محسوس ہو رہا تھا۔رئیس نے اس کی خدا سے باتیں سن لی تھیں۔(وہ کیا سوچ رہا ہو گا میرے بارے میں)اس کو پچھتاوا ہونے لگا۔

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooo

ستمبر کا مہینہ تھا گرمی کا زور ٹوٹ چکا تھا یہ الوداعی گرمی کا موسم تھا۔اکتوبر میں یہاں ٹھنڈ پڑنا شروع ہو جایا کرتی تھی۔ کبھی کبھی تو گرمی اتنی لمبی ہوتی تھی کہ اکتوبر بھی پورا کا پورا گرم ہی رہتا تھا۔نومبر میں جا کہ صحیح طرح سے سردی پڑھنا شروع ہو جاتی تھی۔ گرمی معمول سے کم تھی اور دن بہ دن کم ہوتی جا رہی تھی۔بدلتے موسم کو دیکھ کر لاریب نے سکھ کا سانس لیا۔(کم از کم اب آگ کے سامنے بیٹھ کر کھانا بنانا اتنا مشکل نہیں ہوا کرے گا)اس نے سوچا۔

صبح جب وہ کیتلی سے چائے کی پیالی بھر رہی تھی تو ایک ہاتھ اس کے سامنے آیا جس نے پیالی تھامی ہوئی تھی۔اس نے نظر اٹھا کر دیکھا سامنے رئیس تھا۔جس نے اپنا ہاتھ دراز کیا ہوا تھا تا کہ وہ اسے پیالی بھر کر دے چائے کی۔لاریب نے آرام سے اس کی پیالی بھی بھر دی۔اس کو حیرت ہوئی ریس نے کبھی اس طرح کی حرکت نہیں کی تھی کہ وہ اس سے کچھ مانگے۔بلکہ وہ تو اس کے سامنے ہی نہیں آتا تھا۔پھر اچانک لاریب کو کل رات والی بات یاد آئی۔وہ چائے کی پیالی اٹھا کر سامنے چارپائی

www.novelsclubb.com

پر بیٹھ گیا اور چائے پینے لگا۔لاریب کو محسوس ہوا کہ وہ اسے ہی دیکھ رہا ہے۔وہ کیوں اسے دیکھ رہا ہے وہ سمجھ گئی تھی۔کل رات رونے کی وجہ سے شاید وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنا چاہتا تھا۔اس کی آنکھیں واقعی سرخ تھیں۔لاریب چائے کی پیالی اٹھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ایک عجیب سے احساس نے اس کو آن گھیرا تھا۔اتنے مہینوں میں یہ پہلی بار ہے کہ رئیس نے اسے نظر بھر کے دیکھا تھا۔ورنہ تو وہ ایسے اس سے چھپتا پھرتا تھا جیسے کہ کوئی چھلاوا ہوں جو اسے دیکھ کر غائب ہو جاتا ہو۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

زندگی پہلے ہے بدمزہ تھی اور اب مزید بدمزہ ہو گی تھی۔پہلے تو جیسے تیسے وہ گاؤں میں رہ رہی تھی کسی اُمید سے۔لیکن اب وہ اُمید بھی ٹوٹ گئی تھی۔عزیز کی بے رخی قائم تھی۔وہ بس کھانے اور سونے کے لئے گھر آتا تھا۔سارا دن کھیتوں کے

پاس ڈیرے پر بیٹھا رہتا تھا اپنے دوستوں کے ساتھ۔ وہاں ہی موبائل استعمال کرتا نیٹ چلاتا۔ اُسکا دن گزر جاتا تھا۔ حلیمہ خاتون نے بھی نوٹ کیا۔

"بیٹا تم دونوں میں ناراضگی چل رہی ہے کیا؟" ایک دن اُسکے ساس نے پوچھ ہی لیا۔

لاریب نہیں چاہتی تھی کے اسکی ساس کو پتہ چلے۔ اُسکے ساس کا یہ سوال بہت گراں گزرا تھا۔

"نہیں چاچی ایسی کوئی بات نہیں بس وہ بچے کی وجہ سے اُداس ہیں۔" لاریب نے بات ٹال دی۔

"ہاں اُداس تو ہو گا۔۔۔ تم نے بھی احتیاط نہیں کی۔۔" ساس آخر ساس تھی اپنا رول تو پلے کرے گی نا۔۔۔ کب تک اچھی بنی رہیگی۔ تانا مار ہی دیا آج۔۔۔ لاریب نے سوچا۔ آج اُسکا دل ساس سے بھی اٹھ گیا تھا۔ سسر بیچارے تو بستر میں پڑے رہتے تھے۔ وہ بے ضرر تھے۔

پیچھے سے آتے رئیس نے سن لیا تھا۔اُسنے ایک نظر لاریب پر ڈالی اور اندر چلا گیا۔لاریب کا دل برا ہو گیا۔اُسے اپنا آپ چھوٹا لگنے لگا تھا اب اور رئیس سے اسکو مسئلہ تھا۔پہلے اُسنے چھت پر سب سن لیا۔اب ساس کی باتیں سن لیں۔پہلے وہ نظر ہی نہیں آتا تھا۔اب نظر آنے لگا تھا۔شام ہوتے ہی وہ چھت پر چلا جاتا وہاں اُسکے چارپائی رکھی ہوتی تھی۔وہ کھانا بھی وہاں لیکے جاتا چائے بھی۔لاریب ڈسٹرب نہیں ہوتی تھی مگر آج کل ہو رہی تھی۔کیوں کے وہ معمول سے زیادہ اسکی نظروں کے سامنے آنے لگا تھا۔یہ اُسکا وہم تھا یاں کچھ اور۔۔لاریب سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔

oooooooooooo

www.novelsclubb.com

شام ہر سو پھیل رہی تھی۔دور دور تک نظر آتے کھیت اب اندھیرے میں ڈوبنے والے تھے۔سورج دن کہ آخری سلام کہتا ہوا بلکل نارنجی رنگ کا ہو چکا تھا۔گول نارنجی جیسا ہی لگ رہا تھا۔اُسکے ارد گرد ہلکے بادل تھے۔یہ منظر رئیس کو بے حد بھاتا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا۔روزاسی منظر سے لطف اندوز ہونے کے لئے وہ شام سے پہلے چھت پر چڑھ آتا تھا۔دونوں ہاتھ چھت کی باؤنڈری وال پر رکھ کر نظارہ کرتا تھا۔آج بھی وہی کر رہا تھا۔اس دلفریب شام سے لطف اندوز ہو رہا ہے تھا۔ستمبر کا وسط تھا۔

اُسنے نیچے جھانکا جہاں لاریب اور ناز رات کا کھانا تیار کر رہیں تھیں۔ناز روٹیاں پکا رہی تھی۔اور لاریب سالن میں چمچ ہلاتی جا رہی تھی لیکن اُداس لگ رہی تھی۔پچھلے دوماہ سے وہ یہاں نہیں تھی۔اس لیے وہ سکون سے تھا۔نیچے جاتا تھا۔پر اب پھر سے وہ چھت کا ہی ہو کر رہ گیا تھا۔اُسکے اپنے گھر میں ہی وہ محدود تھا۔شام ہوتے ہی ہلکی ہوا چلنا یہاں کا معمول تھا۔جس دن یہ ہوا نہ چلتی اس دن حبس ہوتا تھا۔پر آج چل رہی تھی۔اُسکا دل چائے پینے کو چاہا۔

www.novelsclubb.com

"نازو"رئیس نے چھت سے ہی ناز کو پکارا۔

اُسکے یوں پکڑنے پر ناز اور لاریب دونوں نے سر اٹھا کر دیکھا۔

رئیس نے ہاتھ کے اشارے سے چائے کا کہا۔ناز سمجھ گئی لیکن لاریب نہ سمجھی۔

"کیا کہہ رہا ہے ؟"لاریب نے ناز سے پوچھا۔

"چائے بنانے کو کہہ رہے ہیں رئیس بھائی۔"ناز نے بتایا۔

"تم اُسکا اشارہ سمجھ گئیں ؟"لاریب نے مسکرا کر پوچھا۔

"ہاں عادت ہے انکی۔بات کم کرتے ہیں اشارے سے بات سمجھاتے ہیں۔میں اُن کا ہر اشارہ سمجھ جاتی ہوں۔بچپن سے عادت ہے نا۔"ناز نے تو اُتار کر چائے کی پتیلی چڑھا دی۔

"تم کو کوفت نہیں ہوتی رئیس کی موجودگی سے ؟"لاریب نے پوچھا۔

"ارے نہیں۔۔۔جب وہ شہر ہوتے ہیں تو مجھے اُنکا انتظار رہتا ہے۔عزیز بھائی سے زیادہ رئیس بھائی میرا خیال رکھتے ہیں۔مجھے انکی کمی محسوس ہوتی ہے انکی غیر موجودگی میں۔جب وہ آتے ہیں تو میں سب سے زیادہ خوش ہوتی ہوں اور اُنکا ہر

www.novelsclubb.com

کام میں ہی کرتی ہوں۔اُنکے لیے چائے بنانااُنکے کپڑے دھونا استری کرنااُنکا کھانا۔۔سب میری ذمے داری ہے۔"ناز کہتی جارہی تھی۔

لاریب کو احساس ہوا وہ واقعی انکے گھر کا فرد تھا سبکو اُسکے عادت تھی اور اب اُسکے بے حد عزت کرتے تھے۔وہ ہر دل عزیز تھا۔لاریب نئ تھی یہاں تو اسکو اُلجھن ہوتی تھی۔

"بھائی چائے تیار ہے"ناز نے آواز دی۔

ناز کی آواز سن کر وہ نیچے آیا۔ناز نے پیالی میں چائے بھری اور اُسکے پیش کی۔

"تم بھی پیو۔۔۔چائے اداسی کو ختم کرنے میں مدد دیتی ہے"رئیس نے کہا ناز سے تھا لیکن نظر لاریب پر جما کر کہی۔لاریب نے چونک کر اُسکے دیکھا وہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔جیسے ہی لاریب نے دیکھا اُسنے نظریں چرالیں اور چائے اٹھا کر پھر سے چھت پر چلا گیا۔

لاریب سمجھ گئی کے وہ "کسکی "اُداسی کی بات کر رہا تھا۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ایک رات رئیس گھر آیا تو سیدھا سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ حلیمہ خاتون نے اسے آواز دی۔

"رئیس بیٹا کھانا تیار ہے پہلے کھانا کھالو پھر اوپر جاؤ۔" حلیمہ خاتون نے پیار سے کہا۔

لاریب بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ سب لوگ کھانا کھا رہے تھے۔

"چاچی نازوں سے کہیں میرا کھانا اوپر لے آئے۔" رئیس کہتا ہوا تیزی سے سیڑھیاں عبور کر گیا۔ حلیمہ خاتون نے آخر تک اسے جاتا ہوا دیکھا اور ایک آہ بھری۔

www.novelsclubb.com

"اتنے مہینوں سے میرا بچہ چھت پر ہی رہ رہا ہے۔ کھانا بھی اوپر کھاتا ہے چائے بھی اوپر ہی پیتا ہے۔ اپنے ہی گھر میں پرایا ہو کر رہ گیا ہے۔ میں تو اس کی صورت دیکھنے کو

ترس گئی ہوں۔پہلے گھنٹوں میرے ساتھ بیٹھ کر باتیں کیا کرتا تھا۔نازو کے ساتھ باتیں کرتا تھا۔اپنے چچا کا خیال رکھتا تھا۔لیکن اب دوسرے لوگوں کی وجہ سے چھت پر ہی بیٹھا رہتا ہے۔" حلیمہ خاتون نے دبے ہوئے الفاظ میں کہا۔یہ دوسرے لوگ کون تھے لاریب سمجھ گئی۔حلیمہ خاتون صاف صاف لاریب کو ہی سنا رہیں تھیں۔

لاریب کو سن کر بہت برا لگا۔اس کا دل کھانے سے ہی اٹھ گیا۔وہ چپ چاپ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اور رونے لگی۔عزیز نے اسے روتا ہوا دیکھا تو وجہ پوچھے۔

"ہر بات کا الزام مجھ پر ہی آجاتا ہے گھوم پھر کر۔۔۔بچہ ضائع ہو گیا بھی چاچی مجھے باتیں سنا رہی ہیں۔اب رئیس کی وجہ سے بھی مجھے ہی باتیں سنیں پڑھ رہی ہیں۔میں تو رئیس سے نہیں کہتی کہ وہ چھت پر رہے۔وہ اپنی مرضی سے وہاں رہتا ہے۔" وہ آنسو پونچھتے ہوئے کہتی جا رہی تھی۔

"تم اسے کہتی نہیں لیکن وہ تمہاری وجہ سے ہی ایسا کر رہا ہے۔اس نے محسوس کیا ہے کہ تم کو اس کا اس گھر میں رہنا پسند نہیں۔اسی لیے وہ دور ہو گیا سب گھر والوں سے۔ورنہ تو وہ سارا سارا دن امی کے ساتھ بیٹھا رہتا تھا ابو کے ساتھ باتیں کرتا تھا۔سچ پوچھو تو گھر کی ساری رونق رئیس سے تھی۔لیکن جب سے ہماری شادی ہوئی ہے وہ رونقیں مدہم پڑ گئی ہیں۔"عزیز موبایل میں گیم کھیلتے ہوئے بنا اس کی طرف دیکھے کہہ رہا تھا۔

"مطلب آپ بھی مجھے ہی اس بات کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں؟میں تو اسے نہیں کہتی کہ یہ سب نہ کرے چاچی کے ساتھ نہ بیٹھے چاچا سے باتیں نہ کرے۔"

لاریب کو بہت دکھ ہوا تھا عزیز کی بات سے۔

www.novelsclubb.com

"لیبو بہت سی باتیں کہی نہیں جاتی ہیں۔انسان بنا کچھ کہے ہی اپنے رویے سے بہت کچھ کہہ دیتا ہے۔تمہارا جو رویہ رئیس کے ساتھ پہلے دن سے تھا اس کے بعد وہ تم سے اجتناب ہی کرتا ہے۔پہلے دن ہی تم نے اسے اپنے کمرے میں سونے کی وجہ

سے باتیں سنائیں تھیں۔ان باتوں کی وجہ سے ہیں وہ ہم سب سے دور ہو گیا۔اپنے ہی گھر میں اجنبیوں کی طرح رہتا ہے۔سچ پوچھو تو اس گھر میں مجھ سے بھی زیادہ اہمیت رئیس کو ملتی ہے۔کیونکہ وہ سب کا بہت خیال رکھتا ہے۔تم تھوڑا سا اپنے رویے میں تبدیلی لاؤ۔ہلکی پھلکی بات اس سے کر لیا کرو۔تاکہ اسے اپنائیت کا احساس ہو۔"عزیز نے آرام سے کہا۔

لاریب کو سن کر بہت حیرت ہوئی سب گھر والے اندر ہی اندر اس سے ناراض تھے رئیس کی وجہ سے۔اب آہستہ آہستہ سب کی شکایتیں سامنے آتی جا رہی تھیں۔

oooooooooooooooooooooo

اس دن کے بعد سے جب رئیس گھر آتا ہے تو لاریب غصے سے منہ پھیر لیتی تھی۔حالانکہ وہاں نظر نہیں آتا لیکن جب بھی نظر آتا تو لاریب اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیتی صاف جتاتی کہ وہ ناراض ہے۔(پہلے زندگی میں پریشانیاں کم ہے کہ اب یہ رئیس نامی مصیبت میرے سر پر سوار ہو گئی ہے.خواہ مخواہ میں اس کی وجہ

www.novelsclubb.com

سے مجھے صلواتیں سنی پڑھ رہی ہیں۔)لاریب نے غصے سے زیر لب بڑبڑاتے ہوئے کہا۔رئیس نے یہ بات محسوس کی تھی کہ لاریب اس پر غصہ ہے یا اس سے ناراض ہے۔(پتا نہیں اب کیا بات ہو گئی ہے جو محترمہ مجھے دیکھ کریں منہ پھیر لیتی ہیں۔۔)رئیس کو پریشانی ہونے لگی.

ایک دن اس نے نازو کو چھت پر بلایا۔

"سنو ایک بات پوچھوں سچ سچ بتانا۔ تمھاری بھابھی صاحبہ کا موڈ آج کل مجھ پر بہت خراب لگ رہا ہے۔کوئی بات ہوئی ہے کیا؟"رئیس نے رازداری والے انداز میں ناز سے پوچھا۔

ناز تھوڑی دیر تو چپ چاپ اس کو دیکھتی رہی۔اس کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا جواب دے۔ بالآخر بول پڑی۔

"وہ بھائی آپ چھت پر ہوتے ہیں نہ سارا دن۔ تو اس وجہ سے بھائی اور امی نے انکو باتیں سنادی تھیں۔بھابھی بہت روئی میرے سامنے۔ کہہ رہی تھی کہ میں نے تو

رئیس کو نہیں کہا کہ وہ چھت پر جا کر رہے۔ وہ اپنی مرضی سے رہا ہے۔ میں نے اس کو منع نہیں کیا کسی بھی چیز سے۔ پھر بھی ہر بات کا الزام مجھ پر ہی آ جاتا ہے۔۔۔" نازنے صاف صاف بتایا۔

"ہمم اچھا تو یہ بات ہے۔۔۔" رئیس سوچ میں پڑ گیا۔

"سچ کہہ رہی ہے وہ واقعی اس نے مجھے کچھ بھی نہیں کہا۔ میں تو اپنی مرضی سے یہاں رہ رہا ہوں۔ وہ بچاری پہلے ہی بہت پریشان ہے۔ پھر سب میری وجہ سے اس کو پریشان کر رہے ہیں۔ چاچی اور عزیز کو اس طرح نہیں کہنا چاہیے تھا۔ مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے۔ میں کسی کے لیے بھی پریشانی کا باعث نہیں بننا چاہتا۔ خاص کر لاریب کے لئے تو بالکل بھی نہیں۔" رئیس واقعی پریشان ہو گیا تھا۔

"میں بھی سوچ رہی تھی بھائی آپ نے تو ہمارے ساتھ بیٹھنا ہی چھوڑ دیا نہ ہمارے ساتھ کھانا کھاتے ہیں نہ ہمارے ساتھ اب پہلے جیسی باتیں کرتے ہیں۔" نازنے منہ بنا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو نازو میں نہیں چاہتا کہ میری موجودگی کی وجہ سے کسی کو بھی کوئی پریشانی ہو۔میں نے پہلے دن ہی محسوس کیا تھا کہ لاریب کو میری وجہ سے تنگی ہو رہی ہے ۔اس لئے میں زیادہ وقت اوپر ہی گزارتا ہوں اب۔"رئیس نے کہا۔

"لیکن میں حیران ہوں آپ تو کسی کو تنگ نہیں کرتے ہیں۔آپ تو بہت پیارے ہیں۔پھر بھابھی آپ سے کیوں تنگ ہو رہی ہیں۔"ناز نے حیرت سے پوچھا۔

"دیکھو نازو۔لاریب جب اپنے گھر رہتی تھی تو اس کے گھر میں صرف اس کا ایک بھائی رہتا تھا۔اپنے سگے بھائی کے علاوہ اس کا کسی دوسرے لڑکے سے پالا نہیں پڑا تھا۔اس کے گھر کوئی بھی کزن وغیرہ آتا جاتا نہیں تھا۔کیونکہ اس کے ابو اور بھائی کا مزاج سخت تھا۔اس کا بھائی اس کا محرم تھا۔پھر اس کی شادی یہاں گاؤں میں ہو گی۔تو یہاں پر عزیز اس کا محرم ہے۔اور میں اس کے لیے نامحرم ہوں۔اور ہر لڑکی نامحرم کی موجودگی میں تنگ ہوتی ہے۔اس لئے وہ بھی ہو رہی ہے۔اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔"رئیس نے آرام سے سمجھایا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن اب میرے لیے بھی تو نا محرم ہیں میں تو کبھی تنگ نہیں ہوئی آپ کی موجودگی میں۔۔۔"ناز معصومانہ سوال کیا۔

"ارے پگلی ہم تو بچپن سے ساتھ رہے ہیں نا۔اور چچازاد بھی ہیں۔تو اس لیے محسوس نہیں ہوتا۔لیکن وہ کبھی ہمارے بیچ نہیں رہی۔۔۔اس لیے اس کو محسوس ہو رہا ہے۔"رئیس نے سمجھایا۔

حلیمہ ناز کو آوازیں دینے لگیں تو وہ جلدی سے نیچے اتر گئی.

لیکن رئیس کو پریشان کر گئی۔وہ جتنا چاہتا ہے کہ لاریب کے لیے پریشانی کا باعث نہ بنے۔اتنا ہی پریشانی کا باعث بنتا جارہا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ کوئی اس سے نفرت نہ کرے۔اور لاریب کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ کر اس کو بہت برا محسوس ہو رہا تھا۔وہ ارادہ کر چکا تھا شہر میں رہنے کا لیکن اب یہ سب سن کر اس نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔اگر اب وہ شہر میں رہنے لگا تو یہ الزام بھی لاریب کے سر آ جائے گا کہ وہ اس کی وجہ سے گھر چھوڑ کر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooo

لاریب اپنے میکے آئی ہوئی تھی۔اس کے بھائی مجاز کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں۔وہ بہت دنوں کے لئے رہنے آئی تھی وہ ناز کو بھی اپنے ہمراہ لے کر آئی اس بار۔روزانہ اپنی ماں اور ناز کے ساتھ شاپنگ پر نکل جاتی۔ناز بہت خوش تھی اور بہت لطف اندوز ہو رہی تھی شہر کے ماحول سے اور شاپنگ سے۔

"بھابھی واقع شہر میں بہت مزہ ہے۔مجھے یہاں کی سب سے اچھی بات یہ لگی کہ یہاں پر گیس اور لکڑیاں نہیں توڑنا پڑتی آگ جلانے کے لیے۔" ناز نے کہا تو لاریب کو ہنسی آگئی۔

"سچ پوچھو نازو تو مجھے بھی یہی کام گاؤں میں مشکل لگتا ہے۔اس کے علاوہ کوئی خاص تنگی نہیں ہے وہاں۔

"ہاں بھابھی ہم کو تو عادت ہو چکی ہے۔لیکن پھر بھی جب انسان کو آسانی ملتی ہے تو اس کو احساس ہوتا ہے نعمتوں کا۔شہر میں واقعی یہ نعمتیں موجود ہیں۔لیکن پھر بھی

www.novelsclubb.com

گاؤں کا اپنا ہی مزہ ہے۔"ناز نے جہاں شہر کی تعریف کی تھی وہاں اپنے گاؤں کی تعریف کرنا بھول ہی نہیں تھی۔

" صحیح کہہ رہی ہو گاؤں کی تازہ آب و ہوا مجھے بھی بہت اٹریک کرتی ہے۔"لاریب نے شاید اس کا دل رکھنے کے لیے کہا تھا وہ جانتی تھی کہ ناز اپنے گاؤں سے بہت محبت کرتی ہے صرف ناز ہی نہیں بلکہ گاؤں والے سب کے سب اپنے گاؤں سے پیار کرتے ہیں۔

"تم یہاں رہو میں تمہیں خوب شہر کی سیر کرواونگی۔"لاریب نے پیار سے کہا۔

"نہیں بھابھی میں زیادہ دنیا نہیں رہ سکتی پیچھے امی ابو اکیلے ہیں۔ان کا کام کون کرے گا؟.مجھے ان کے پاس جلدی جانا ہو گا."ناز نے کہا۔

"ہاں صحیح کہہ رہی ہو تم۔ہاں کبھی وہ لوگ وہاں تنگ ہو رہے ہونگے۔"لاریب اس کی پریشانی سمجھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عزیز بھائی سے کہیں فون کر کے کہ وہ مجھے لینے آئیں۔" ناز نے کہا۔

"ابھی تم کچھ دن یہاں رہنا تھا وہ آرام سے پھر میں فون بھی کر لوں گی ان کو۔ ابھی تو آئی ہوں کچھ دن ہی ہوئے ہیں۔ پھر مجاز کی شادی میں بھی آنا ہے تم کو۔" لاریب نے کہا تو ناز خاموش ہو گئی۔

کچھ دن بعد اس نے عزیز کو فون کر کے کہا کہ ناز اس کو لینے آئے۔ عزیز نے کہا کہ وہ مصروف ہے۔ رئیس کسی کام سے شہر آرہا ہے تو اس کے ساتھ آئے گی۔ رئیس کا نام سن کر لاریب کے ماتھے پر بل آگیا تھا۔

ooooooooooooooo

کچھ دنوں بعد رئیس شہر آیا۔ واپسی پر وہ ان کے گھر آیا ناز کو لینے کے لیے۔ وہ ان کے گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔ لاریب کے والد اور بھائی کے ساتھ۔ رئیس نے دیکھا کہ ان کا گھر اچھا تھا اچھے طریقے اور سلیقے سے سیٹ کیا ہوا تھا۔ زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن وہاں ضرورت کی ہر شے موجود تھی۔ اس کو حیرت ہوئی کہ لاریب اتنی ساری

آسائشیں چھوڑ کر گاؤں میں رہ رہی ہے۔اس کو یاد آیا کہ کس طرح سے وہاں لکڑیاں توڑتی ہے۔ جھاڑو لگاتی ہے۔اور ناز کے ساتھ برتن بھی منجواتی ہے کبھی کبھی۔

"یار عزیز تم کو نہیں لگتا کہ تمہیں لارے بھابھی کو شعر میں رکھنا چاہیے۔"رئیس واپس گاؤں آیا تو اس نے عزیز سے کہا۔

"پلیز رئیس اب تم اس ٹوپک پر مت شروع ہو جانا بہت مشکل سے میں نے لیبو کو چپ کروایا ہے۔"عزیز نے کہا تو رئیس کو لیبو نام سن کر بہت عجیب لگا۔یہ یقین لاریب کا نک نیم تھا۔

"میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ میں ان کا گھر دیکھ کر آیا ہوں وہ اتنی ساری آسائشیں چھوڑ کر یہاں رہ رہی ہیں یہاں کام کرتی ہیں۔جب وہ تمہارے لیے اتنی ساری قربانیاں دے رہی ہے تو تمہیں بھی چاہیے کہ ان کے لئے کچھ کرو۔"رئیس نے آرام سے سمجھانا چاہا۔

"میں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ جب اس کو بچا ہو گا تو میں اس کو شہر میں گھر لے کے دے دوں گا۔"عزیز نے کہا وہ دونوں ڈیرے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"تمہیں اپنے بچے کی تو فکر ہے کہ وہ آرام سے رہے آسائشوں کے ساتھ رہے۔ لیکن یہ بھی تو سوچو کہ بھابھی بھی تو کسی کی بچی ہیں۔ان کے ماں باپ کو بھی خواہش ہو گی کہ ان کی بیٹی آسائشوں کے ساتھ رہے۔ کیا صرف تمہارے لیے تمہاری اولاد اہم ہے۔؟"رئیس نے آئینہ دکھایا۔

عزیز واقعی سوچ میں پڑ گیا.

"سچ پوچھو تو میں یہ شادی کر کے بہت پچھتا رہا ہوں۔ میں یہ شادی کرنا ہی نہیں چاہتا تھا کیونکہ مجھے پتا تھا کہ مجھے کون کون سے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میں جانتا تھا کہ شہر سے آئی ہوئی لڑکی گاؤں میں ایڈجسٹ نہیں کر سکتی ہے۔اسی لیے میں چاہتا تھا کہ میں کسی گاؤں والی سے ہی شادی کروں۔اب میں اس کی فرمائشیں

پوری نہیں کر پارہا۔میری زندگی میں سکون نہیں رہا۔"عزیز نے اپنی دکھ بھری داستان سنانی چاہی۔

"لیکن شہر میں رہنے میں برائی ہی کیا ہے۔ہر انسان ترقی کرنا چاہتا ہے آگے جانا چاہتا ہے مگر تمہارے ساتھ پتا نہیں کیا مسئلہ ہے۔۔۔"عزیز نے کہا۔

"میرے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ میں کم پڑھا لکھا ہو صرف میٹرک پاس ہوں۔ایک احساس کمتری ہے میرے اندر اس وجہ سے۔۔۔میں شہر جانے سے وہاں رہنے سے کتراتا ہوں۔یہ دنیا بہت آگے نکل چکی ہے آج کل اعلیٰ تعلیم کا زمانہ ہے۔ڈگری والے لوگوں کی عزت ہے۔شہر جاؤنگا تو ہر کوئی مجھ سے میری تعلیم کے بارے میں سوال کریگا۔"عزیز نے کہا تو رئیس بکو احساس ہوا کہ عزیز کتنی زیادہ احساس کمتری میں مبتلا ہے۔اور لاریب سے شادی کے بعد تو یہ احساس کمتری اور بھی زیادہ ہو گئی ہے۔جب ایک انسان کی بیوی اس سے زیادہ پڑھی لکھی ہو۔۔۔اس سے

www.novelsclubb.com

زیادہ خوبصورت ہو۔۔۔اس سے زیادہ اچھی اور آسائشوں بھری زندگی گزاری ہو اس نے۔۔۔ توان حالات میں احساس کمتری ہونا بالکل عام سی بات ہے۔

"یہ تمہاری سوچ ہے۔ کوئی بھی اس طرح سے نہیں سوچتا ہے۔ کسی کو کسی سے مطلب نہیں ھے شہر میں کہ کون کتنا پڑھا لکھا ہے۔ کون کیا کرتا ہے۔ ہر کوئی ایک کونے میں سکون کی زندگی گزار رہا ہے بس۔" رئیس نے پھر سمجھایا۔ لیکن اس کو یقین ہو گیا تھا کہ اس کی ساری باتیں عزیز کے سر کے اوپر سے ہی گزر رہی ہیں۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اصل میں عزیز کو گاؤں کی زندگی پسند آگئی تھی جس میں اسے کوئی خاص مشقت نہیں کرنی پڑ رہی تھی کوئی نوکری نہیں کرنی پڑ رہی تھی۔ وہ بس کھیتوں میں اپنے کسانوں پر دھیان دیں تا کہ وہ کس طرح سے کام کر رہے ہیں۔ کام سارا کسان کرتے تھے اور عزیز نگرانی۔ جب انسان اس طرح کی زندگی کا عادی ہو جائے جس میں مشقت نہیں تو وہ کیوں کر مشقت بھری زندگی کا انتخاب کرے گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

OOOOOOOOOOOOOOOOO

پیارے اپنی ماں کے ساتھ کچن میں کھانا بنا رہی تھی۔اس نے بریانی دم پر رکھی۔وہ میکے آتی تھی تو کام نہیں کرتی تھی مگر آج کل کر رہی تھی۔

"امی اچھا ہوا آپ مجاز کی شادی کر رہی ہیں۔مجھے اب تسلی ہو گئی ہے کہ آپ کو کمپنی دینے والی کوئی آ رہی ہے۔"لاریب نے اپنی ماں سے کہا۔

"ہاں اسی لیے میں اکیلی رہ گئی تھی تمہاری شادی کے بعد تو مجاز کی شادی جلدی کر رہی ہوں۔بہو آئے گی تو گھر کے کاموں سے بھی مجھے فرصت مل جائے گی۔اور میرے ساتھ باتیں بھی کرے گی۔ورنہ تو اکیلی ہی زیادہ تر بیٹھی رہتی ہوں۔" ندرت بیگم نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھی بات ہے امی۔۔۔"لاریب رائتہ بنانے لگی۔

"لیبو میں نے جب سے رئیس کو دیکھا نا تو مجھے افسوس ہونے لگا اور تمہارے باپ پر غصّہ بھی آیا۔" ندرت نے کہا تو لاریب حیرت سے انکو دیکھنے لگی۔

"کیوں امی؟ میں سمجھی نہیں۔ رئیس کو دیکھ کر آپ کو ابو پر غصّہ کیوں آیا؟ لاریب واقعی نہیں سمجھی۔

"وہ اس لیے کہ وہ تمہارے لیے اچھا رہتا ڈگری ہولڈر ہے۔ اُسکا مستقبل روشن ہے۔ اگر تمہاری شادی رئیس سے ہو جاتی تو۔۔۔ ندرت کی بات مکمل ہونے اسے پہلے لاریب نے انکو ٹوک دیا۔

"پلیز امی۔۔۔ میرا نام اس انسان کے ساتھ مت لگائیں۔ مجھے گھن آتی ہے اس سے۔۔ چڑ ہے مجھے اُسکے ذکر سے۔۔۔ عزیز جیسے بھی ہیں اچھے ہیں۔ وہ مجھے اچھے لگتے ہیں۔ رئیس کا نام آئندہ میرے نام کے ساتھ مت لیجئے گا۔ لاریب ایک دم سے تپ گئی۔

"ارے میں تو ایسے ہی ایک بات کر رہی تھی۔۔۔"ندرت اُسکا غصّہ دیکھ کر گھبرا گئیں۔

"بس امی جو ہو گیا سو ہو گیا۔۔"اب زیادہ مت سوچیں۔"لاریب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اُسنے ماں کے سامنے اونچی آواز میں بات کی۔۔۔بات ہی ایسی تھی وہ کیا کرتی۔

oooooooooooooooooo

رات کو وہ سونے کے لئے لیٹی بتی بجھا کر تو اسے ندرت کی باتیں یاد آئیں۔ایک پل کو اُسنے خود کو رئیس کے ساتھ سوچا۔اگلے پل ہی جھر جھری لی۔۔۔اور خیال جھٹک دیا۔۔(انسان کی کوئی حیثیت نہیں؟صرف ڈگری کی حیثیت ہے۔؟لوگ یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ عزیز کتنے اچھے انسان ہیں۔۔)لاریب نے افسوس سے سوچا۔

oooooooooooo

مجاز کی شادی کے بعد وہ واپس گاؤں آئی تھی۔ موسم میں کافی تبدیلی آگئی تھی۔ زندگی شادی کہ ہنگاموں کے بعد پھر سے ٹھہراؤ نے آگئی تھی۔ وہی شب و روز تھے۔۔ وہی گاؤں اور وہی لاریب۔۔۔ وہ بس شہر جانے کے بہانے ہی ڈھونڈتی تھی۔ جب گاؤں میں ہوتی تو گندم کے کھیت کی مانند زرد پڑ جاتی۔ جب شہر میں ہوتی تو کھلتا گلاب ہو جاتی۔ اب اتنے دن شہر میں رہنے کے بعد پھر سے اُسکا گلابی رنگ واپس آگیا تھا۔ اُسنے آئینے میں خود کو دیکھا (گاؤں کی لڑکیاں اصل میں گوری ہیں۔۔ لیکن زیادہ کام کاج اور آگ کے سامنے کھانا پکانے سے اُنکا رنگ اڑ جاتا ہے اور گندمی یاں سانولی لگتی ہیں۔ جیسے کے میرا رنگ یہاں پھیکا پڑ جاتا ہے)
اُسنے خد کو دیکھتے ہوئے سوچا اور باہر آگئی۔ باہر دیکھا تو اُسکا چھوٹا دیوار جو ۱۳ سال کا تھا ہاتھوں میں چولہا لیے آرہا تھا اور پیچھے رئیس سلینڈر لا رہا تھا۔ اُسنے سلینڈر رکھا۔

"رئیس بھائی یہ کسکے لیے ہے؟" ناز نے سلینڈر کو دیکھ کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نازو تم لکڑیاں توڑتی ہوئی اچھی نہیں لگتی ہو۔۔ تمہاری آسانی کے لیے لیا ہوں۔اب اسمیں کھانا بنانا تاکہ آگ میں تنگی نہ ہو۔۔" رئیس نے سلینڈر سیٹ کرتے ہوئے کہا۔لاریب چارپائی پر بیٹھ کر دیکھنے لگی۔

"بھائی پہلے تو آپکو کبھی میرا خیال نہیں آیا۔۔۔اب ایسا کیا ہو گیا جو۔۔" ناز نے پھر معصومانہ سوال کیا۔

" تمکو عادات نہیں ہے نا۔۔اتنے مشکل کام کی۔۔"۔وہ گھس پائپ فٹ کرتے ہوئے بولا۔

" مجھے تو عادت ہے بھائی۔۔۔" ناز نے کہا۔

"جنکو نہیں ہے اُنکے لیے ہے۔" رئیس جتانے والی ایک نظر لاریب پر ڈال کر کہتا ہوا باہر نکل گیا۔لاریب اُسے دیکھتی رہ گئی۔

oooooooooooooooo

سلینڈر کا یہ فائدہ ہوا تھا کے لاریب لکڑیاں توڑنے سے بچ گئی۔وہ آرام سے اب سالن بناتی تھی۔(یہ خیال عزیز کو کرنا چاہیے تھا۔۔۔ مینے ساری گرمیاں آگ میں لکڑیاں توڑتے ہوئے کھانا بنایا۔اُسنے دیکھا تک نہیں)لاریب سالن بھونتے ہوئے سوچ رہی تھی۔جو بھی تھا اُسکے لیے ایک آسانی تو ہو گی تھی۔گاؤں میں رہ کر بھی انسان آسانی ڈھونڈ سکتا ہے۔۔۔اُسنے سوچا۔

"نازو کل تمہارے ماموں تمہاری شادی کی تاریخ مانگنے آرہے ہیں۔کل مہمان ہونگے تو تم اور لاریب سویرے جاگنا اور سویرے صفائی وغیرہ کرنا۔" حلیمہ خاتون نے اعلان کیا۔

لاریب نے مسکرا کر ناز کو دیکھا جو اس اعلان پر شرما گئی۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو نازو۔"لاریب نے خوشی سے کہا۔

"بھابھی میں آپکو اکیلا کیسے چھوڑ کر جاؤں۔۔میرا دل اُداس ہو گیا"نازو واقعی اُداس ہو گئی۔

"اِک نہ اک دن تو جانا ہی ہے۔اور میں اکیلی نہیں ہو نگی۔چاچی ہیں نہ میرے ساتھ اور تمہارا گھر بھی اتنا دور نہیں ہو گا۔آتی جاتی رہنا۔" لاریب نے کہا لیکن وہ خود اُداس ہو ہو گئی تھی۔ایک وہی تو تھی اُسکی ہمدرد اس گھر میں۔

صبح مہمان آ گئے۔تو افرا تفری مچ گئی۔اُن کا کھانا چائے پانی۔۔۔لاریب تھک گئی ۔۔۔نازو کھانا بنا کر کمرے میں چھپ گئی۔

لاریب مہمانوں کی خدمت میں لگی تھی۔اُسکی دونوں شادی شدہ نندیں بھی آئی ہوئی تھیں اپنے شوہر اور بچوں سمیت۔گرمی نہیں تھی لیکن لاریب کو لگ رہی تھی کام کر کر کے۔

(میری جان تو ایک دن میں ہی ہلکان ہو گئی۔۔۔آگے کیا بنے گا میرا۔۔)لاریب کو پریشانی ہوئی۔

رئیس صبح سے لاریب کو نوٹ کر رہا تھا۔وہ کیسے بھاگ بھاگ کر کام کر رہی تھی۔اُسکے برعکس عزیز کو فرق نہیں پڑا۔

مہمان رات کو رہے اور صبح تاریخ پکی کر کے چلے گئے۔ وہ گئے تو لاریب نے سکھ کا سانس لیا۔

(پتہ نہیں گاؤں کی عورتیں کیا کھاتی ہیں جو ہر وقت سپر وومن بنی ہوتی ہیں۔ میں تو ایک دن میں آدھی ہو گی۔۔)لاریب نے مہمانوں کے جانے کے بعد سوچا۔

اگلے ہفتے شادی تھی۔ لاریب نے دیکھا ایک لڑکی ۱۲،۱۳ سال کی چلی آ رہی ہے رئیس کے ساتھ۔

"نازو یہ تمہارا ہاتھ بٹائے گی۔ چھوٹے موٹے کام کریگی۔ اسکو پیسے میں دونگا۔ جب تک شادی نہیں ہوتی یہ مدد کریگی کام میں۔" رئیس نے کہا ناز اور لاریب شام کی چائے بنانے کے لیے ساتھ بیٹھی تھیں چائے اُبلنے کو تھی۔ رئیس کہہ کر چلا گیا۔

"سنو لڑکی وہاں سے پیالیاں لے آؤ۔" ناز نے اس لڑکی سے کہا۔ لڑکی پھرتی سے بھاگتی گئی اور پیالیاں لیکے آئی۔ اُسکے بعد جو کام کہو کر دیتی تھی۔ وہ لڑکی صبح سویرے

آجاتی۔کام کرتی۔لاریب کو آسانی ہوئی اُسکے آنے سے۔وہ اُنکے کسانوں کی بیٹی تھی جسکو تنکھا پر رئیس نے رکھا تھا۔اُسکا نام نوری تھا

"تم تھکتی نہیں؟"لاریب نے اس سے۔پوچھا۔

"نہیں تو۔۔مجھے پیسے ملتے ہیں۔میں بہت سے کھانے کی چیزیں جوس لیتی ہوں" لڑکی نے خوش ہو کر کہا۔

(میں بھول گئی تھی کے گاؤں کی عورتیں لڑکیاں اور بچیاں سب سپر وومن ہیں) لاریب نے دل میں سوچا۔

ooooooooooooooo

آج ناز کی شادی تھی۔لاریب نے اسکو تیار کیا۔وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی۔لاریب خود بھی نک سک سے تیار ہوئی تھی۔عزیز نے دیکھا تو دیکھتا رہ گیا۔

"روز کیوں نہیں تیار ہوتی ہو ایسے"عزیز نے کہا تو لاریب کو ہنسی آگئی۔

www.novelsclubb.com

"اتنی گرمی میں میک اپ کہاں رکتا ہے؟ پسینے میں خراب ہو جاتا ہے۔اور ان کپڑوں میں کام بھی نہیں کر سکتی میں۔" لاریب نے کہا۔

شادی کی تقریب اچھی رہی۔گاؤں کی شادیاں ایسے ہی ہوتی تھیں۔سارے تقریب میں لاریب جہاں جاتی عزیز اُسکے پیچھے پیچھے آتا۔لاریب کو اُلجھن ہونے لگی۔

"یہ آپ مردوں کے ساتھ کیوں نہیں بیٹھ جاتے؟ میرے پیچھے کیوں پڑے ہیں.؟" لاریب نے تنگ ہو کر کہا۔

"تم اتنی حسین لگ رہی ہو۔۔۔دل نہیں کر رہا تم سے دور جانے کو۔" عزیز نے پلر سے ٹیک لگاتے ہوئے عاشقانا انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

(اور میں سوچتی ہوں کہ عزیز اب مجھ پر توجہ نہیں دیتے۔۔ حالانکہ میں خود اپنے آپ پر توجہ نہیں دیتی۔آج ذرا سا کیا تیار ہوئی جانب مجنوں ہی بن گئے۔میں آئندہ

گھر میں بھی تیار ہوا کرونگی اچھے سے۔ زیادہ نہیں تو ہلکا سا میک اپ اور اچھے کپڑے تو پہن سکتی ہوں نا۔۔) لاریب نے ارادہ کیا۔

ooooooooooooooooo

ناز بھی اپنے گھر کی ہو گی۔ اب لاریب اُداس تھی۔ کام مشکل نہیں تھا نوری کر دیتی تھی بہت سے کام اور لکڑیوں سے بھی چھٹکارا مل گیا۔ لیکن اسکو کمپنی دینے والی چلی گی جس سے ہر بات کہہ سکتی تھی۔ ناز اُسکی نند ہی نہیں اُسکی دوست اُسکی ہمراز بھی بن گئی تھی۔ ندرت بیگم نے کہا تھا کہ ناز جیسی نند خوش قسمت لڑکیوں کو ملتی ہے۔

سردیوں کی آمد تھی۔ دن صحیح ہوتے لیکن شام ہوتے ہی ٹھنڈ محسوس ہوتی۔ لاریب نے اپنا عکس آئینے میں دیکھا۔ اسکو یاد آیا۔۔ اُسنے کا میک اپ کا سامان نکالا۔۔ اور اپنی آنکھوں کے کٹورے کاجل سے بھرنے لگی۔ جھیل سی گہری آنکھیں۔۔۔ اوپر کی طرف مڑی ہوئی پلکیں۔ اُسنے صرف آنکھیں ہی سنواری تھیں۔ لپ اسٹک لگانا اسکو صحیح نہیں لگا۔ اسکو میک اپ پسند نہیں تھا ذاتی طور پر

۔پھر آئے لائنز اٹھایا اور لمبی لکیر کھینچی آئے لائنز سے۔سارے میک اپ میں ایک آئے لائنز ہی اُسکو پسند تھا۔لال رنگ کی لپ اسٹک اٹھائی۔۔کچھ سوچنے کے بعد لگائی۔۔ تھوڑی تیز لگی۔۔اُسنے ٹشو سے ہلکا کیا۔پھر بھی تیز لگی۔۔مزید ہلکا کیا۔۔۔"ہمم۔۔اب صحیح ہے"اُسنے ok کیا۔دائیں بائیں چہرہ گھما کر دیکھا۔اور مسکرادی۔ مسکرانے سے گالوں میں موجود ایک تیل اُسکے گالوں کے بھنور (ڈمپل)میں ڈوب گیا تھا۔وہ باہر آئی جہاں شام اتر رہی تھی۔اُسے ٹھنڈ محسوس ہوئی تو اپنے جہیز کا نیا لال رنگ کا شال نکال کر اوڑھا۔

اپنی تیاری میں اسے کھانا تیار کرنا بھول گیا تھا۔اُسنے جلدی سے چاول نکالے اور پلاؤ بنانے کی تیاری کرنے لگی۔نوری بھی ساتھ تھی۔اُسنے سب سامنا اٹھا کر دیا۔جلدی سے کھانا تیار ہو گیا۔اُسنے نوری کو اُسکا حصہ دیا وہ گھر چلی گئی۔ساس صاحبہ گھر پر نہیں بیٹھتی تھیں۔تقریباً سارا دن ہی باہر ہوتی تھیں۔ایک گھر سے

www.novelsclubb.com

دوسرے گھر۔۔۔گاؤں کی ساری عمر رسیدہ خواتین کا یہ پسندیدہ مشغلہ تھا۔اُسنے اپنے سسر سکندر کو کھانا دیا۔

"جیتی رہو بیٹی "انہوں نے دل سے دعا دی۔

"میرے پاس بیٹھو "انہوں نے کہا تو بیٹھ گئی۔

"نازو تو چلی گی اب مجھ بوڑھے کو تمہارا سہارا ہے۔بیٹا میں اپنا کوئی کام کرنے کے قابل نہیں ہُوں۔میری حالات دیکھ رہی ہو۔۔۔میری ساری اُمیدیں تم سے وابستہ ہیں۔"سکندر نے کہا تو لاریب کو ذمے داری کا احساس ہوا۔اور دکھ بھی ہوا انکی حالت دیکھ کر۔

"بیٹا مجھے کھانا جلدی دے دیا کرو۔میں بیمار ہو۔بھوک برداشت نہیں کر سکتا۔" سکندر نے کہا تو لاریب کو شرمندگی ہوئی۔اس سے واقعی کوتاہی ہوئی تھی آج۔وہ بھول گئی تھی کے گھر میں کوئی ہو نہ ہو لیکن ایک ضعیف معذور انسان اس کے رحم وکرم پر ہے۔

"جی ابا جی میں آئندہ جلدی کھانا بنالیا کرونگی۔" لاریب نے کہا تو سکندر نے اُسکے سر پر ہاتھ رکھا اور دعا دی۔

"خدا تم کو تمہارے جیسی پیاری بیٹی عطا کرے"

یہ دعا سن کر لاریب حیران ہوئی۔

"ابا جی سب بیٹے کی دعا دیتے ہیں اور آپ بیٹی کی دے رہی ہیں۔" لاریب نے کہا۔

"میرا بچہ آج بیٹی بیاہ گئی تو تنہا ہو گیا ہوں۔ بیٹے تو اپنی زندگی میں مگن ہیں۔ کھانے اور سونے کے لیے آتے ہیں۔ ایک رئیس تھا وہ بھی اب نہیں آتا میرے پاس۔"

لاریب کے ماتھے پر بل آگیا۔۔۔ (یہ ہر بات گھوم پھر کر رئیس پر ہی کیوں آجاتی ہے اس گھر کے لوگوں کی) اُسنے سوچا۔

"میں یہاں ہوں چاچا جی۔۔ آپکے پاس۔۔ کب دور ہوا ہونے آپ سے؟" اچانک رئیس پیچھے سے آگیا تو لاریب نے چونک کر پیچھے نظر گھمائی۔ اسکی نظریں رئیس کی

www.novelsclubb.com

نظروں سے ملیں۔دونوں نے ایک دم سے نظریں ہٹالیں۔۔لاریب اٹھ کر چلی گئی۔

ooooooooooooooooo

رات وہ سونے کی تیاری کرنے لگا۔چھت پر آیااور چارپائی پر لحاف بچھائی۔پنکھا چلایا سلو کر کے۔ہلکی سردی تھی پنکھے کی ضرورت نہیں تھی لیکن مچھروں کی وجہ سے چلائی۔آنکھیں نیند سے بوجھل تھیں۔وہ لیٹ گیاایک ہاتھ ماتھےاور رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔جیسے ہی آنکھیں بند کیں کاجل سے بھری ہوئی وہ دو جھیل سی آنکھیں اُسکے سامنے آگئیں۔جنہوں نے کچھ دیر پہلے اُسے ایک نظر اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔رئیس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔۔۔سامنے چاند آسمان پر کسی نگینے کی مانند چمکن رہا تھا۔اُسنے ایک بار پھر سونے کی کوشش میں آنکھ بند کی۔۔

ایک بار پھر سے وہی آنکھیں۔۔۔اُن میں بھر بھر کے کاجل۔۔اور آئے لائنز کی لمبی لکیر۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھا۔۔۔اور پانی پینے نیچے آیا۔مٹکے سے پانی بھرا اور

www.novelsclubb.com

اوپر آگیا۔۔ پھر اُن ساحرہ آنکھوں نے رئیس اسلم کو ساری رات سونے نہیں دیا تھا۔۔۔

oooooooooooooo

صبح سویرے وہ بیدار ہوا اور چھت سے نیچے جھانکا۔ حلیمہ خاتون چائے بنا چکی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد لاریب باہر آئی چائے لینے کے لیے۔ وہ جلدی سے نیچے آیا۔ لاریب پیالے بھر رہی تھی تو رئیس نے پھر ہاتھ دراز کیا اُسکے سامنے۔ لاریب کا فشارِ خون بلند ہو گیا لیکن ضبط کر کے بنا اُسکی طرف دیکھے اُسکی پیالی بھر دی۔ رئیس اُسکی جھکی ہوئی پلکوں کو دیکھ رہا تھا۔ لاریب بنا نظر اٹھائے وہاں سے کھسک گئی۔ اندر کمرے میں آئی۔ پتہ نہیں کیوں اُسے غصّہ آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ادھر رئیس چائے لیکے اوپر آگیا۔ (مجھے کیا ہو گیا تھا؟ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ مجھے اس سے چائے نہیں لینی چاہیے تھی۔۔۔) رئیس خود کو ملامت کرنے

لگا۔ صبح کا پہر بے حد حسین تھا۔(آخر میں کیوں گیا تھا اُسکے سامنے.. کیا چیز مجھے لے گئی اُسکے نزدیک۔۔۔میں اُسکی آنکھوں میں کیا دیکھ رہا تھا۔۔۔)اُسنے سوچا۔

اس کورہ رہ کر پچھتاوا ہو رہا تھا۔ یہ قدرت کا قانون ہے جب انسان ہی چیز سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے تو وہی چیز اس کے تعقب میں لگ جاتی ہے۔ وہ لاریب سے دور رہتا تھا۔۔۔پتا نہیں کیوں۔۔۔شاید اس لیے کہ لاریب کا مزاج دوسری لڑکیوں سے مختلف تھا۔ وہ دوسری لڑکیوں کی طرح گھل مل جانے والوں میں سے نہیں تھی۔ وہ محتاط رہتی تھی۔ رئیس ایک بے حد سمجھدار لڑکا تھا۔ وہ پہلی ملاقات میں ہی پہچان جاتا تھا کہ انسان کیسا ہے اور اس کی سوچ کیسی ہے۔ یہ ایک خداداد صلاحیت تھی جو اس کے اندر موجود تھی۔ لاریب سے پہلی ملاقات میں ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کس طرح کی ہے۔ وہ سے یہ بھی تو کہہ سکتی تھی کہ بھائی آپ کون ہیں اور میرے کمرے میں کیوں سو رہے ہیں۔۔ پھر جب اسے پتا لگتا کہ وہ اس کے شوہر کا رشتے دار ہے۔ تو وہ آرام سے بھی بات کر سکتی تھی۔ لیکن پہلی ہی ملاقات

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں لاریب نے اس کو بہت بے دردی سے ڈانٹا تھا اپنے کمرے میں سونے کی وجہ سے۔۔۔پہلی ہی ملاقات میں وہ سمجھ گیا تھا کہ لاریب دوسری لڑکیوں سے مختلف ہے۔لاریب کا مسئلہ صرف ایک نامحرم مرد ہے۔وہ کسی بھی نامحرم کو دیکھ کر اسی طرح سے ری ایکٹ کرتی ہوگی۔رئیس کو اندازہ ہوگیا تھا۔

OOOOOOOOOOOOOOOOOOO

گھٹیا انسان۔۔۔کیسے آگیا میرے سامنے۔۔۔ہمت کیسے ہوئی اُسکی مجھ سے چائے مانگنے کی۔۔۔اپنے ہاتھ ٹوٹ گئے تھے کیا اُسکے۔۔۔اب کچھ بولوں گی کسی کو تو میں ہی بری بن جاؤنگی۔"لاریب اندر ہی اندر تپ رہی تھی غصے سے۔

اسکو دوبارہ چائے پینی تھی لیکن اس ڈر سے باہر نہیں آرہی تھی کہ کہیں وہ "بھوت" پھر سے نے آجائے۔۔

www.novelsclubb.com

اُسنے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ دیکھا وہ نہیں ہے۔ تو باہر نکلی اور جلدی سے چائے کی پیالی بھری اور پھر سے کمرے کے اندر چلی گئی۔ اندر آ کر اس نے سکون کا سانس لیا۔ گویا کوئی مشن کامیابی سے سر کر کے آئی ہو۔

اسے کمرے کے اندر بیٹھے ہوئے بہت دیر ہو گئی تھی۔ لیکن آخر کب تک اندر بیٹھی رہتی باہر نکلنا تو تھا گھر کے کام کاج۔۔۔ بالآخر وہ کر باہر آئی۔ اطراف میں نظر گھمائی۔ اسے وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ اس نے سکون کا سانس لیا اور کام شروع کیا۔ جھاڑو اٹھایا اور دینے لگی۔ کوئی خاص کچرا نہیں ہوتا تھا گھر میں بس درختوں کے پتے گرتے تھے جن کو وہ تھوڑا سا جھاڑو تو مار دیتی تھی۔

"آٹا گوندھنا آتا ہے؟" اس نے نوری سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں باجی میں تو روٹیاں بھی پکا لیتی ہوں۔" نوری ہاں کو لمبا کھینچتے ہوئے کہا۔

اس نے نوری کو آٹا دیا گوندھنے کے لئے. اور روٹیاں خود پکائیں۔ دن کا کھانا یہی ہوتا تھا لسی پراٹھا مکھن دہی۔ وہ بیزار ہو گئی تھی پراٹھا اور لسی کھا کھا کر۔

اسے شہر کے کھانے یاد آرہے تھے وہاں تو دن میں بھی سالن پکتا تھا۔

اس دن کے بعد سے چار دن تک رئیس اسے گھر میں نظر نہیں آیا۔نا وہ سونے کے لئے آتا تھا نہ کھانے کے لئے۔(پتا نہیں اب کہاں چلا گیا پھر سے مجھے صلواتیں سنی پڑے گی اس کی وجہ سے .)لاریب کو پریشانی ہونے لگی۔جب سارا ہفتہ وہ گھر نہیں آیا تو اس کی پریشانی بڑھ گئی۔وہ کسی سے پوچھ بھی نہیں سکتی تھی۔بالآخر اس نے اپنے چھوٹے دیور حماد سے پوچھا۔اس نے سوچا حماد ب کو کوئی ہوش وغیرہ نہیں ہے.

"سنو تمہارے رئیس بھائی نظر نہیں آرہے ایک ہفتے سے کہیں گئے ہوئے ہیں کیا؟"لاریب نے رازداری سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں وہ رئیس بھائی کا انٹرویو تھا نوکری کے لئے اسی لیے شہر گئے ہیں۔"حماد نے بتایا تو اس کی جان میں جان آئی۔(شکر ہے ورنہ میں تو ڈر گئی کہ میری وجہ سے نہ گیا ہو۔)اس نے دل ہی دل میں شکر کیا۔

حماد اتنا بھی سادہ نہیں تھا جتنا لاریب سمجھ رہی تھی۔ایک ہفتے بعد جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوا تو اس نے رئیس کو دیکھتے ہی کہا۔

"رئیس بھائی پتہ ہے بھابھی آپ کا پوچھ رہیں تھیں کہ آپ اتنے دنوں سے کہاں غائب ہیں۔" حماد نے لاریب کے سامنے اونچی آواز میں رئیس سے کہا تو لاریب چونک گئی۔ شکر ہے وہاں کوئی اور موجود نہیں تھا۔

رئیس نے حماد کی بات سن کر لاریب کی طرف حیرت سے دیکھا۔لاریب نظریں چراتی ہوئی اندر کی طرف بھاگی۔اسے خود پر غصہ آرہا تھا اور خود سے بھی زیادہ حماد پر۔۔۔

لاریب کے اندر جانے کے بعد رئیس نے حماد کو آنکھیں دکھائیں۔

"ایسی باتیں نہیں بولتے ہیں حماد آئندہ ایسا مت کہنا۔" اس نے حماد کو دونوں بازوؤں سے پکڑا اور جھنجھوڑ کر کہا۔اور خوب آنکھیں دکھائیں تاکہ وہ ڈر جائے۔

www.novelsclubb.com

"بھائی وہ مجھ سے آپکا پوچھ رہیں تھیں" حماد رونے جیسا ہو گیا۔

"اب یہ بات کسی اور کے سامنے مت بولنا۔" وہ آنکھیں دکھاتا ہوا اندر چلا گیا۔

لاریب خود کو ملامت کرنے لگی۔(کیا سوچتا ہو گا وہ۔میں کیوں پوچھ رہی تھی اُسکا۔کتنی شرمندگی کی بات ہے۔سارا امیج خراب کر دیا میرا اس حماد کے بچے نے۔)وہ اندر ہی اندر کڑھ رہی تھی۔

رئیس نے اپنا چھوٹا سا سفری بیگ کمرے میں رکھا اور چارپائی پر لیٹ گیا وہ تھکا ہوا تھا۔انٹرویو تو بہانا تھا وہ بس یہاں سے کچھ دن کے لیے دور جانا چاہتا تھا۔لیکن کتنے دن رہتا بھلا شہر میں وہ بھی دوست کے گھر۔بالآخر اپنے گھر آنا ہی پڑا۔اُسکی آنکھ لگ گئی اور سو گیا۔

www.novelsclubb.com

ooooooooooooooooooooo

عزیز گھر آیا تو دیکھا لاریب کسی سوچ میں گم ہے۔وہ کچھ دیر اسے ایسے ہی دیکھتا رہا اور پھر اُسکی آنکھ کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے اسکو خیالوں سے باہر لے آیا۔

"کیا سوچ رہی ہو اتنی دیر سے؟ جو میرے آنے کی خبر بھی نہیں ہوئی تم کو؟"عزیز کی آواز پر وہ چونک گئی۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔"اُسنے ٹال دیا

"بتاؤ نا۔۔۔"عزیز نے ضد کی۔

"عزیز کیا ہم یہاں سے کہیں اور نہیں جا سکتے؟"لاریب کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"پھر شہر کی رٹ مت لگانا لیبو میں بیزار ہو گیا ہوں۔"عزیز نے بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔

"میں شہر کی بات نہیں کر رہی۔۔۔اس گھر کی بات کر رہی ہوں۔"اُسنے کہا۔

"اب اس گھر میں کیا مسئلہ ہے تمکو؟اور اس گھر سے جائیں گے تو جائیں گے کہاں ؟اور جائیں گے ہی کیوں ؟"عزیز کو کوفت ہوتی تھی لاریب کی ان باتوں سے۔

"وہ رئیس۔۔۔"لاریب کہنا نہیں چاہتی تھی لیکن بے خیالی میں اُسکے منہ سے نکل گیا۔

"کیا رئیس ؟"عزیز نے پوچھا۔

"ک ک ک کچھ نہیں.."لاریب کنفیوز ہو گئی۔

"لیبو خدا کا واسطہ ہے اس بیچارے کی جان چھوڑ دو۔وہ ایک بے ضرر انسان ہے۔یتیم لڑکا ہے بے سہارا ہے۔اُسکا ہمارے اور اس گھر کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔کیوں ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ گئی ہو؟"عزیز برہم ہو گیا۔

" مینے کیا کہہ دیا۔۔۔میں تو کہہ رہی تھی کے اُسکا انٹرویو تھا نا۔۔اسکو نوکری ملی ؟"
لاریب نے بات گول کر دی۔۔

اُسکے بعد لاریب کو سمجھ آگئی کے اس گھر میں رئیس کے خلاف کوئی ایک لفظ نہیں سن سکتا۔۔۔اور آئندہ اسکو احتیاط کرنی ہوگی۔رئیس میں ایسا کیا تھا جو سب اس پر فدا تھے۔۔لاریب سمجھنے سے قاصر تھی۔

ooooooooooooo

رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا۔سب سونے کے لئے جا چکے تھے۔لیکن لاریب کو نیند نہیں آرہی تھی۔نیند نہ آنے کی وجہ سے خوف تھا۔وہی خوف شوہر کی غیر موجودگی میں ہر لڑکی کو ہوتا ہے۔عزیز حلیمہ خاتون کو شہر لے کے گیا تھا ان کے گھٹنوں میں درد تھا وہ ڈاکٹر کے پاس گئی تھے۔ان کو رات لاریب کے میکے میں رہنا تھا۔یا ایک دو دن مزید بھی لگ سکتے تھے۔عزیز میں لاریب سے کہا کہ وہ بھی ساتھ لے لیکن لاریب نے انکار کر دیا وہ میکے جانا تو چاہتی تھی لیکن ساس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی۔اور اس کو معلوم تھا کہ وہ ایک دن میں ہی واپس آجائے گی۔وہ

www.novelsclubb.com

جب بھی جاتی تھی لمبی چھٹی پر جاتی تھی۔اس لیے اس نے سوچا کہ ساس ہو آئے پھر وہ جائے گی۔

اب وہ اپنے کمرے میں اکیلی تھی۔اس کو گھٹن ہو رہی تھی۔وہ باہر نکلی اور چارپائی پر دراز ہو گئی۔وہ تھوڑی دیر کھلی ہوا سانس لینا چاہتی تھی۔گاؤں کے سب لوگ جلدی سو جاتے تھے لیکن لاریب کو جلدی سونے کی عادت نہیں تھی۔اور آج پتا نہیں کیوں اس کو نیند بھی نہیں آ رہی تھی۔

اوپری سونے کی تیاری کر رہا تھا۔اس نے پنکھا ہلکا چلایا۔اپنا بستر بچھایا اور لیٹ گیا۔سردی بڑھتی جا رہی تھی دن بہ دن۔رئیس کے لیے اچھا پر سونا محال ہوتا جا رہا تھا سردی کی وجہ سے۔اس نے سوچا کہ وہ آئندہ نیچے ہی سویا کرے گا۔مگر آج اُسے چھت پر ہی سونا تھا کیونکہ عزیز گھر پر نہیں تھا اور نہ ہی حلیمہ خاتون۔وہ اپنے سرہانے پسٹل رکھ کر سوتا تھا۔گاؤں کے تقریباً تمام مرد ہی اپنے ساتھ ہتھیار رکھتے تھے۔گاؤں میں چوری چکاری زیادہ تھی بھینسیں چوری کرنے کے لیے چور

www.novelsclubb.com

آجاتے تھے۔اس وجہ سے تقریباسب کے پاس ہی اسلحہ تھا۔وہ چارپائی سے اٹھااور ایک نظرارد گرد پر ڈالنا چاہی ہوشیاری کے لئے۔اس نے دیکھالاریب باہر بیٹھی ہوئی ہے۔(اب محترمہ کو کون سمجھائے کہ یہ وقت نہیں ہے باہر بیٹھنے کا۔۔۔یہ وقت چوراچکوں کے آنے کا۔۔۔اکیلی لڑکی کااس طرح سے باہراس وقت بیٹھنا صحیح نہیں ہے۔میری شکل توایسے ہی میڈم کو پسند نہیں۔کچھ کہوں گاتوخامخابرامان جائے گی۔)ریس نے سوچا۔اور سونے کے لئے لیٹ گیا۔

لاریب اپنے کمرے میں سونے کے لئے چلی گئی۔نہ جانے رات کے کونسے پہراس کی آنکھ کھل گئی پیاس کی وجہ سے۔وہ باہر آئی اور مٹکے سے پانی پیا۔اندراپنے کمرے میں جانے ہی لگی تھی کہ کسی نے ہاتھ سے اسے کھینچ کر کمرے میں لے آیا۔لاریب کاموبائل اس کے ہاتھ سے گرگیا۔کمرے میں اندھیراتھاوہ دیکھ نہیں پائی کے کون ہے۔اس شخص نے اس کے منہ پرہاتھ رکھاتاکہ وہ چیخ نہ سکے۔موبائل ٹارچ کی ہلکی سی روشنی کمرے میں پھیل گئی۔لاریب خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لگی۔یہ حملہ اتنا اچانک تھا کہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔نیم روشنی میں اسے بس اتنا ہی نظر آیا کہ اس شخص اپنا چہرہ کسی کپڑے سے چھپایا ہوا ہے اس کی صرف آنکھیں نظر آ رہیں تھیں۔

"نہ جانے کب سے میں اس وقت کے انتظار میں تھا کہ تم اکیلی مجھے ملو۔آج مجھے پتا چلا کہ تمہارا شوہر اور تمہاری ساس گھر پر نہیں ہے تو مجھے موقع مل گیا۔ڈرو مت میں تمہارے ساتھ کوئی بدتمیزی کرنے نہیں آیا۔میں صرف تم سے اتنا کہنے آیا ہوں کہ میں تمہارے حسن پر عاشق ہو گیا ہوں۔جب سے تمہیں پہلی بار دیکھا تب سے تم سے بات کرنے کے لیے تڑپ رہا تھا لیکن موقع نہیں ملا۔تمہارا شوہر ہے وقت اپنے ساتھ اسلحہ رکھتا ہے جس کی وجہ سے میں تمہارے گھر کے آس پاس بھی نہیں بھٹکتا۔مگر آج دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کہہ رہا ہوں کہ میں تم پر فدا ہوں ۔میری محبت کو قبول کرلو۔" وہ شخص اس کے کان کے قریب ہو کر سرگوشی کر رہا

www.novelsclubb.com

تھا بہت ہلکی آواز میں۔منہ پر کپڑا ہونے کی وجہ سے اس کی آواز صحیح سے پہچان نہیں پا رہی تھی۔

"تمہیں میری محبت قبول ہے یا نہیں صرف سر ہلا کر جواب دو۔" لاریب بالکل بے بس تھی۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو تمہیں اس انسان سے محبت ہے جو تمہاری قدر جانتا ہی نہیں ہے۔اس کو احساس ہی نہیں ہے کہ اس کو کیسا ہیرا ملا ہے۔سچ تو یہ ہے کہ وہ تمہارے لائق ہی نہیں۔" اس شخص نے اسی طرح دبی ہوئی آواز میں سرگوشی کی۔

لاریب خود کو چھڑانے کی پوری کوشش کر رہی تھی بالآخر کامیاب ہوگئی. لاریب نے اس شخص کو دھکا دیا اور بھاگتی ہوئی اس کمرے میں آئی جہاں اس کے سسر اور چھوٹا دیور سو رہا تھا. بنا کوئی آواز نکالے اور شور مچائے اپنے سسر کی چارپائی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔وہ حد سے زیادہ خوفزدہ تھی۔یہ سب اتنا غیر متوقع تھا کہ اس کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا۔وہ آدھی نیند سے جاگی تھی۔اس کے دل کی

www.novelsclubb.com

دھڑکنیں تیز ہو گئی تھی اور سر چکرا رہا تھا۔اس کمرے میں کنڈی بھی نہیں تھی۔وہ شخص جو بھی تھا اس نے اس کمرے میں آنے کی جرات نہیں کی تھی۔پھر ساری رات لاریب نے وہاں بیٹھ کر ہی گزاری اور صبح ہو گئی۔نیند آنے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔صبح کی پہلی کرن جیسے ہی نظر آئی وہ محتاط ہو کر باہر آئی۔باہر روشنی پھیل چکی تھی۔جب روشنی پوری طرح سے پھیل گئی تو اپنے کمرے میں آیی دیکھا وہاں کوئی نہیں ہے۔اس کو بہت نیند آ رہی تھی اور اس کی حالت بھی غیر تھی۔ساری رات بیٹھے رہنے کے باوجود اس کا جسم درد سے دکھ رہا تھا۔وہ کنڈی لگا کر اپنے بیڈ پر دراز ہو گئی اور سو گئی۔کچھ گھنٹوں بعد اس کی آنکھ کھلی۔۔۔اس نے دن چڑھ آیا ہے۔صبح کے دس بج رہے تھے۔وہ اٹھی اور منہ دھویا۔باہر آئی تو گھر میں کوئی نظر نہیں آیا۔سامنے چولے پر چائے بنی ہوئی پڑی تھی پتہ نہیں کس نے بنائی۔وہ چائے پینے لگی۔رات والے واقعے کی وجہ سے وہ صدمے میں تھی۔وہ کسی سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی کہتی تو کس سے کہتی۔۔۔(دیکھو بیٹا تم گاؤں میں

www.novelsclubb.com

بہانے جارہی ہو۔ گاؤں میں اکثر اس طرح کے واقعات ہوتے رہتے ہیں کہ کوئی گھر میں گھس آتا ہے۔ میں نے ایسی بہت سے قصے سنے ہیں۔ خدانخواستہ اگر ایسا کچھ ہو جائے تو اس کا ذکر کسی سے مت کرنا۔ کیونکہ ہر حال میں بدنامی عورت کی ہی ہوتی ہے۔ چیخنا چلانا بھی مت۔ اور اپنے شوہر سے کسی سے گھر میں ذکر مت کرنا۔ صرف اور صرف اپنی ساس کو بتانا۔ گاؤں کی عورتیں بہت تجربہ کار ہوتی ہیں وہ معاملے کو ہینڈل کرنا جانتی ہیں۔ تم اپنے شوہر کو بتاؤ گی تو خون خرابے کے سوا کچھ نہیں ہو گا۔ مرد جذباتی ہوتا ہے اور ایک دم سے قتل و غارت پر اتر آتا ہے۔ اس کے مقابلے میں عورت صحیح طریقے سے معاملہ دیکھتی ہے) لاریب کو ندرت بیگم کی نصیحت یاد آئی جو شادی کے دن انھوں نے اس سے کی تھی۔ اس وقت لاریب کو یہ نصیحت صرف نصیحت لگی تھی۔ جیسے ہر ماں اپنی بیٹی کو زندگی کے ہر معاملے میں نصیحت کرتی ہے۔ لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ یہ واقعہ ہو جائے گا۔ اس نے خدا کا شکر ادا کیا وہ بندہ چلا گیا۔ اس شخص نے اس کو کوئی

www.novelsclubb.com

نقصان نہیں پہنچایا۔ لیکن لاریب اپنی ساس سے یہ بات کہنا نہیں چاہتی تھی۔ اسے اس کی ساس پسند نہیں تھی۔ اس نے سوچا کہ وہ شہر جائے گی تو اپنی ماں سے ضرور کہیں گی اس کی ماں بہتر مشورہ دیں گی۔ لیکن اب وہ کیا کرے۔ وہ شخص جو بھی تھا دوبارہ آسکتا تھا۔ (اللہ کرے آج عزیز آجائیں۔۔) اس نے دل سے دعا کی۔ اگر عزیز نے مزید ایک دن شہر میں لگایا تو اس کے لیے مسئلہ ہو جائے گا۔ اس نے سوچا تھا کہ اگر عزیز آج رات نہیں آیا تو وہ اپنا بستر اپنے سسر اور دیور کے کمرے میں لگائے گی۔

oooooooooooo

سارا دن نجانے کس کشمکش میں اس نے گزارا۔ شام کو جب عزیز واپس آیا تو اس کی جان میں جان آئی۔ پھر کچھ دن یوں ہی گزر گئے۔ وہ سوچوں کے سمندر میں غرق تھی۔ وہ سوچ سوچ کر تھک گئی تھی کہ آخر وہ شخص کون تھا کون ہو سکتا ہے۔ گاؤں میں ایسا کون سا انسان ہے جس نے اسے اتنے غور سے دیکھا ہے۔ اس

www.novelsclubb.com

کے گھر تو عزیز کی سخت طبیعت کی وجہ سے کوئی بھی نہیں آتا ہے۔آخر کون تھا اتنا دیدہ دلیر۔۔۔جس نے یہ رسک اٹھایا۔وہ سوچ سوچ کر تھک گئی تھی۔شام کے اس پہر بھی وہ یہی سوچ رہی تھی۔اس کی نظر گھر کے مرکزی دروازے پر تھی۔وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک وہاں سے رئیس آتا دکھائی دیا۔لاریب اسے دیکھ ہی رہی تھی کہ اس کے ذہن میں ایک دھماکا ہوا۔(یہی وہ شخص۔۔۔یہی ہو سکتا ہے۔۔۔اس کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو سکتا۔۔اس شخص کے علاوہ کوئی بھی اتنی جرات نہیں کر سکتا۔۔۔یہی ہے جو ہر وقت میری آنکھوں میں دیکھ کر رہتا ہے۔۔۔جو بظاہر شریف ہونے کا ڈرامہ کرتا ہے۔یہی ہے یہ شخص پہلے دن سے ہی مجھے نہیں پسند۔یہ شخص شروع سے ہی میرے لئے مشکوک رہا ہے۔میں اس کی طبیعت صاف کرتی ہوں ابھی۔)لاریب کا غصہ آسمان کو چھونے لگا۔اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا رئیس کا سوچ کر۔رئیس حسب عادت چھت پر چڑھ گیا۔لاریب غصے سے اُسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔رات کا کھانا بنا کر وہ وہ چھت کی

www.novelsclubb.com

جانب بڑھی۔اس نے پوری تسلی کی کہ عزیز گھر پر نہیں ہے اور اس کی ساس سونے کے لئے چلی گئی ہے۔عزیز کے واپس گھر آنے سے پہلے پہلے اس نے رئیس کی طبیعت صاف کرنی تھی۔وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر آئی۔سردی کی وجہ سے اس نے وہی لال رنگ کا شال اڑا ہوا تھا۔دوپٹا نہیں پہنا تھا شال ہی سر پر اور رکھا تھا۔غصے سے سرخ چہرہ لیے وہ اوپر آئی۔چاند کی روشنی کی وجہ سے تھوڑا بہت نظر آرہا تھا۔رئیس چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اس نے لارے کو نہیں دیکھا۔اس کی آنکھیں بند تھی شاید وہ سونے کی تیاری میں تھا۔

"اٹھو ذرا مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔"لاریب نے سخت آواز میں کہا تو رئیس ایک دم سے اٹھا اور حیران ہو کر دیکھنے لگا لاریب اس کے سامنے کھڑی تھی۔وہ لاریب کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا آپ اتنے غصے میں کیوں لگ رہی ہیں۔"رئیس نے اس کا غصہ نوٹ کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم کو شرم آنی چاہیے ایسی حرکت کرتے ہوئے تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم نقاب پہن کر آؤ گے اور میں تمہیں پہچان نہیں سکو گی؟ تمہاری اتنی جرات کہ تم آدھی رات کو میرے کمرے میں آکر مجھ سے بد تمیزی کرو؟ تم نے کیا سوچا کہ میرا شوہر گھر پر نہیں ہے اور تم اپنی منمانی کرو گے..اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری اس حرکت سے ڈر جاؤں گی اور کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی؟ افسوس ہو رہا ہے مجھے تم پر. کوئی اپنی ہی عزت پر کیسے ہاتھ ڈالنا چاہیے گا.میں تمہارے کزن کی بیوی ہوں اس حساب سے تمہاری بھابھی ہوں۔۔۔لاریب بولے جا رہی تھی کہ رئیس نے اس کی بات آدھے میں کاٹی۔

"ایک منٹ ایک منٹ آپ کا مطلب ہے کہ عزیز کی غیر موجودگی میں اس رات کوئی شخص آپ کے کمرے میں آیا اور اس نے آپ سے بد تمیزی کی اور آپ یہ بات مجھے اب بتا رہی ہیں؟ مجھے اس رات ہی آواز دے دی ہوتی میں اس کمینے کو اسی

وقت گولیوں سے بھون ڈالا تھا۔۔"رئیس نے کہہ کر ایک دم سے اپنے سرہانے سے پسٹل اٹھائی۔اور تیزی سے نیچے کی طرف بڑھنے لگا۔

لاریب ایک دم اس کے پیچھے بھاگی۔"کہاں جا رہے ہو تم رکو میری بات سنو۔"

لاریب ایک دم سے اس کے سامنے کھڑی ہو گئی تو وہ رک گیا۔

"عزیز کو بتانے جا رہا ہوں ابھی اس کمینے کا پتہ لگاتے ہیں کہ کون ہے وہ کس کی اتنی جرات کے میرے گھر میں گھس کر آئے اور میری عزت پر ہاتھ ڈالے۔"رئیس پہ دو حصے میں آگیا اس نے کہا اور ایک دم سے آگے بڑھنے لگا لاریب نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اس کو روکا۔

"کیوں میری عزت کا تماشا بنانے پر تلے ہوئے ہو عزیز کو میں نے کچھ بھی نہیں بتایا اپنی بدنامی کے خوف سے."لاریب نے سختی سے کہا تو وہ اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔

"لاریب یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے یہ بہت بڑی بات ہے۔یہ عزیزاور میری عزت پر حملا کرنے کی کوشش ہے۔آپ نہیں جانتی گاؤں والوں کو۔ہم ایسے ہی ہتھیار اپنے سرہانے رکھ کر نہیں سوتے۔ہمارے دشمن ہیں کچھ لوگ یہاں اس پاس کے علاقوں میں۔"عزیز نے ہلکی مگر سخت آواز میں کہا۔اُسنے اس بات پر دہان ہی نہیں دیا کے لاریب اس پر شک کر رہی ہے۔اُسکا سارا دہان اس بات پر تھا کے اُسکی موجودگی میں کوئی اُسکے گھر آدھی رات کو آیا تھا۔

"تم کو خدا کا واسطہ ہے میرا تماشامت بناؤ۔"لاریب نے ہاتھ جوڑے اور انہی ہاتھوں میں منہ چھپا کر رونے لگی۔

اسکو روتا ہوا دیکھ کر رئیس نے اپنا غصّہ قابو کیا۔اور پسٹل نیچے کی۔چاندنی میں وہ صاف اُسے دیکھ سکتا تھا۔

"آپ سوچ بھی کیسے سکتی ہیں کے میں ایسا کرونگا؟"رئیس نے دکھ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگا وہ تم تھے۔۔"لاریب نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔وہ اب رونا بند کر چکی تھی۔

"جب مینے آپ سے شادی نہیں کی حالانکہ مجھے عزیز نے کہا تھا ایسا کرنے کو۔۔تو اب میں کیوں ایسی حرکت کرونگا۔؟جسکو جائز طریقے سے قبول نہیں کیا اسکو اب ناجائز طریقے سے کیوں حاصل کرنا چاہونگا؟"رئیس کہنا نہیں چاہتا تھا لیکن کہنا پڑا۔

لاریب سوچ میں پڑ گئی۔

"مینے کئی بار نوٹ کیا۔۔۔تمکو۔۔تم تم میری طرف دیکھتے ہو۔۔میری آنکھوں میں دیکھتے ہو۔۔بہانے سے۔۔۔مجھے لگا تم۔۔۔"لاریب نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"لاریب دیکھیں میری بات آرام سے سنیں۔۔آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں یہاں اور تحمل سے سنیں۔"اُسنے لاریب کو بیٹھنے کہ کہا تو وہ تھوڑا سا چارپائی سے ٹچ ہو کر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیٹھ گئی لیکن پورا نہیں بیٹھی۔ٹیک لگانے کے انداز میں صرف ایک سائڈ پر سہارا لیا۔

"آپ کے ڈر کی وجہ سے میں چپ نہیں بیٹھ سکتا۔میرا اس سلسلے میں عزیز سے بات کرنا بے حد ضروری ہے۔آپ سمجھ نہیں رہیں۔یہ ہماری عزت پر حملا ہے۔" رئیس نے آرام سے کہا۔

"مجھے امی نے سختی سے منع کیا ہے۔وہ کہتی ہیں خون خرابہ ہو گا عزیز کو بتانے سے۔"لاریب نے اب آرام سے کہا۔

"خون خرابا تو ہو گا۔۔۔آپکو کیا لگتا ہے میں اور عزیز اس شخص کو زندہ چھوڑیں گے ؟"رئیس نے کہا تو لاریب ڈر گئی۔

"دیکھو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔خدا کا واسطہ ہے میری عزت کا خیال کرو۔میرا قصور نہیں لیکن پھر بھی بدمانی ہو گی۔لوگ باتیں کرینگے۔کہینگے عزیز کی بیوی کا کسی کے ساتھ چکر تھا عزیز نے اس آدمی کو مار دیا۔ہمارے معاشرے میں

www.novelsclubb.com

گھوم پھر کر عورت پر ہی بات آجاتی ہے۔اگر تم نے کسی سے کچھ بھی کہا تو کے قسم کھا کر کہتی ہوں میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گی اپنی جان دینے میں۔میں واقعی اپنی نس کاٹ دونگی اور میری موت کے ذمے دار تم ہو گے۔" لاریب نے سختی سے کہا اور نیچے چلی آئی۔۔اُسکی اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔معاملہ اس نے بگاڑ دیا تھا۔۔

oooooooooooo

لاریب کے جانے کے بعد رئیس چارپائی پر بیٹھ کر اپنی کنپٹیوں کو آپکی انگلیوں سے مسلنے لگا۔اُسکا غصے سے برا حال تھا دل چاہ رہا تھا سارے گاؤں کو آگ لگا دے۔رئیس اسلم کے لیے یہ بات ناقابل برداشت تھی کہ رات کے اندھیرے میں کوئی اُسکے گھر کی دیوار پھلانگ کر آیا اور اُسکی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔۔۔اگر لاریب دھمکی نہ دیتی تو وہ چپ بیٹھنے والا نہیں تھا۔لیکن اب چپ رہنا تھا اُسے۔وہ جان گیا تھا کہ لاریب واقعی ایسا کر سکتی تھی۔

لاریب نیچے کمرے میں آئی تو دیکھا عزیز وہاں ہے۔

www.novelsclubb.com

"تم کہاں تھیں؟ میں نے پورے گھر میں تمکو ڈھونڈا۔" عزیز کے سوال پر وہ گھبرا گئی۔

"وہ میں۔۔ چھت پر گئی تھی آپ کو ڈھونڈنے۔ مجھے لگا آپ رئیس کے ساتھ ہیں۔ لیکن آپ وہاں نہیں تھے۔" لاریب نے کہا۔

"ہاں میں نازو کو گھر بیٹھا ہوا تھا۔ ماموں سے کام تھا کچھ تو دیر ہو گی۔" عزیز نے کہا اور سونے کی تیاری کرنے لگا۔ لاریب کے چہرے کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔ لیکن عزیز موبائل میں مگن تھا تو نوٹ نہیں کیا۔

"مجھے گھٹن محسوس ہو رہی ہے۔ میں تھوڑی دیر کے لیے۔ باہر جا رہی ہوں۔" لاریب نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اس وقت؟" عزیز بولا

"کیوں اس وقت کیوں نہیں؟" لاریب نے کہا.

"بھلے جاؤ۔۔ لیکن خیال کرنا۔۔ پیپل کے درخت پر ایک چڑیل رہتی ہے۔۔"

عزیز نے اسکو ڈرانا چاہا۔

"میں نہیں ڈرتی" وہ کہہ کر باہر جانے لگی۔

"چڑیل بھی کبھی چڑیل سے ڈری ہے کیا بھلا۔۔" عزیز نے پیچھے سے آواز لگائی۔ لاریب مذاق کے موڈ میں نہیں تھی وہ باہر آگئی اور چکر کاٹنے لگی۔

(بہت غلط ہو گیا مجھ سے۔۔۔ اب کیا کروں۔۔ اگر رئیس نے عزیز یاں کسی اور کو بتایا تو۔۔ امی کتنا غصّہ ہو نگی۔۔ اور رئیس بھی غصّہ ہے۔۔۔ پتہ نہیں وہ رئیس تھا یاں کوئی اور۔۔۔ مجھے تو ابھی بھی شک ہے۔۔) لاریب پریشان تھی۔ وہ کمرے میں آئی تو دیکھا عزیز سو چکا ہے۔ وہ بھی سونے کے لیے لیٹ گئی۔

○○○○○○○○○○○○○○

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اگلی صبح وہ جاگی تو رات والی بات یاد آئی۔اُسنے چھت کی طرف دیکھا۔اور چائے پینے لگی۔رئیس نیچے آیا اُسکے ہاتھ میں پسٹل تھا۔لاریب دیکھ کر گھبرا گئی۔اُسکے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔اُسنے دیکھا رئیس بے حد سنجیدہ ہے۔۔۔چپ چاپ۔۔ خاموش۔۔۔یہ خاموشی لاریب کو کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ لگ رہی تھی۔

شام کو ناز آئی تو لاریب کا اُڑا ہوا رنگ دیکھ کر پوچھا۔

"کیا بات ہے بھابھی؟آپ پریشان ہیں؟اُسکے سوال پر لاریب نے سارا قصہ ناز کے گوش گزار کیا۔

"بھابھی آپ کو رئیس بھائی کو نہیں بتانا چاہیے تھا۔وہ بہت سخت ہیں۔۔اس معاملے میں سب مرد سخت ہوتے ہیں۔وہ ہر بات برداشت کر سکتے ہیں لیکن غیرت پر بات آئے تو خون خرابے پر اُتر آتے ہیں۔میں چھوٹی تھی ایک دن گاؤں کے ایک لڑکے نے گلی میں مجھے اشارہ کیا۔یقین کریں مجھے ان اشاروں کا کچھ پتہ نہیں

www.novelsclubb.com

تھا۔رئیس بھائی نے اسے اتنامارا کے وہ مرنے پر آگیا۔بہت مشکل سے چھڑایا سب نے۔اُسکے بعد میرا گھر سے نکلنا بند کر دیا بھائی نے۔"ناز بولے جا رہی تھی۔

"ڈراؤ تو نہیں۔۔۔میں پہلے ہی ڈری ہوئی ہوں بہت۔"لاریب نے کہا۔وہ مزید ڈر گئی۔

رات کو جب عزیز باہر نکل گیا تو رئیس نے اسکو موبائل میں پیغام بھیجا۔

"آپ اوپر آئیں مجھے کچھ پوچھنا ہے۔"پیغام unknown نمبر سے آیا تھا۔لاریب سمجھ گئی کے کون ہے۔(پھنس گئی میں اسکو بتا کر)وہ غصے سے اٹھی(پتہ نہیں کہاں سے میرا نمبر نکلا اس نے)وہ سوچتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

وہ اوپر آئی تو دیکھا رئیس نیچے جھانک رہا تھا۔اسکو دیکھ کر اُسکی جانب بڑھا۔

"کیوں بلایا ہے؟"لاریب نے سختی سے کہا۔

"آپ اچھی طرح جانتی ہیں۔۔"رئیس نے کہہ کر اسکو بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ بیٹھ گئی۔

"میں آپکا زیادہ وقت نہیں لونگا۔مجھے بس اتنا بتا دیں کہ اُسکا حلیہ کیسا تھا؟اور اُسنے کیا کہا آپ سے۔"رئیس نے آرام سے پوچھا۔

"اور میں یہ سب تمکو کیوں بتاؤں؟"لاریب نے کہا۔

"کیوں کے اگر آپ نے نہیں بتایا تو مجھے مجبوراً عزیز کو بتانا پڑے گا۔اور آپکی دھمکی کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہونے والا۔"رئیس نے کہا۔

لاریب تھوڑی دیر چپ رہی پھر بولی۔

"مینے اسکو نہیں دیکھا اندھیرا تھا۔۔۔اور اُسنے کپڑے سے منہ چھپایا ہوا تھا۔اور کہا کہ۔۔۔میں تم پر عاشق۔۔"لاریب نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

رئیس نے غصے سے مُٹھی بھینچی۔

"آپکو کسی پر شک ہے؟"رئیس نے پوچھا۔

"ہاں تم پر۔۔"لاریب نے منہ پھیر کر کہا۔

"آپ کا شک میں بعد میں دور کر دونگا۔۔۔ لیکن ابھی مینے اس سے نمٹنا ہے جو میرے گھر گھس آیا رات کی تاریکی میں۔اب آپ جا سکتی ہیں۔" رئیس نے کہا تو وہ تیزی سے سیڑھیاں اُتر گئی۔نیچے آئی تو خلافِ توقع عزیز جلدی واپس آگیا تھا۔

"کہاں تھیں ؟" عزیز نے پوچھا تو لاریب اُلجھ گئی۔

"اب یہ مت کہنا کہ چھت اور مجھے ڈھونڈنے گئیں تھیں آج پھر۔۔" عزیز کا انداز عجیب تھا لاریب خوف زدہ ہو گی اُسکی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کیا جواب دے۔وہ سوچ ہی رہی تھی کہ عزیز نے اُسکا موبائل چھین لیا۔لاریب چونک گئی۔

"پاسورڈ کیا ہے؟" عزیز نے پوچھا تو لاریب کو اپنے پیروں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔اُسنے پاسورڈ بتایا۔

www.novelsclubb.com

عزیز نے موبائل چیک کیا۔unknown نمبر سے پیغام تھا۔۔ نمبر وہ پہچان گیا تھا۔

"رئیس نے بلایا تھا؟"عزیز نے پوچھا۔لاریب جھوٹ نہیں بول سکی اثبات میں سر ہلایا۔

"لائٹ آف کرو مجھے نیند آرہی ہے۔۔"عزیز نے موبائل اُسکے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے رئیس نے کسی کام سے بلایا تھا۔۔وہ کہہ رہا تھا ابو سے بات کروں اُسکی جاب کے بارے میں۔"وہ صفائی دینے لگی۔

"مینے تم سے پوچھا کہ رئیس نے تم کو کیوں بلایا تھا؟"عزیز بولا۔

"نہیں مجھے لگا آپ غلط نہ سمجھیں۔۔آپ کو مجھ اور بھروسہ ہے نا؟لاریب نے پوچھا۔

"مجھے رئیس پر بھروسہ ہے۔۔"عزیز نے کہا اور آنکھیں بند کیں۔۔

www.novelsclubb.com

لاریب سن کر حیران ہو گئی (آخر کیا ہے ایسا رئیس میں ؟) وہ پھر سے سوچ میں پڑ گئی۔۔۔

OOOOOOOOOOOO

لاریب کو عزیز کا جواب بہت عجیب لگا تھا۔اس نے صرف کہا تھا کہ اسے رئیس پر بھروسہ ہے۔یہ نہیں کہا کہ لاریب پر بھروسہ ہے۔اس کے اندر کچھ ٹوٹ گیا تھا۔اسے لگا تھا کہ وہ عزیز کو پوری طرح سے جان گئی ہے۔ لیکن آج اسے لگ رہا تھا کہ وہ غلط ہے۔۔عزیز کی شخصیت کا ایک اور پہلو بھی ہے جس سے وہ واقف نہیں۔عزیز کے اس جواب نے لاریب کو بہت پریشان کر دیا تھا۔اس کا دل کیا کہ وہ اس سے پوچھے۔لیکن اس خوف سے نہیں پوچھ پا رہی تھی کہ کہیں پھر سے کوئی دل آزاری والا جواب سننے کو نہ ملے۔وہ صبح اٹھی تو اس کا ذہن بہت بوجھل تھا۔روز اس کی پریشانی میں کوئی نہ کوئی اضافہ ہو رہا تھا۔پہلے گاؤں میں رہنے کی پریشانی۔پھر اولاد کی چھن جانے کی پریشانی۔پھر اس شخص کے آدھی رات آنے کی

www.novelsclubb.com

پریشانی۔رئیس کی طرف سے باتیں سننا پڑ رہی تھی اس کی پریشانی۔اور اب عزیز کے اس جواب کی پریشانی۔۔۔

"آپ نے کہا کہ آپ کو رئیس پر بھروسہ ہے آپ نے یہ نہیں کہا کہ آپ کو مجھ پر بھی بھروسہ ہے۔۔۔سچ پوچھیں تو مجھے یہ جواب سن کر بہت دکھ ہوا کیا میں بھروسے کے قابل نہیں؟"سارا دن سوچنے کے بعد شام کو جب عزیز گھر آیا تو لاریب نے پوچھ لیا۔

"تم بات کو کہاں سے کہاں لے جاتی ہو لیبو۔میں نے ایسے ہی ایک بات کہی تھی میرا وہ مطلب نہیں تھا۔"عزیز نے کہا۔

"تو پھر اور کیا مطلب تھا؟"میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو مجھ پر بھروسہ تو ہے نا اور آپ نے جواب دیا کہ مجھے رئیس پر بھروسہ ہے۔کتنے دکھ کی بات ہے میں اتنے مہینوں سے آپ کے ساتھ رہ رہی ہوں۔پھر بھی آپ مجھے پہچان نہیں پائے۔"لاریب نے دکھ سے کہا۔

"لیبو میں پچھلے 26 سال رئیس کے ساتھ رہا ہوں۔ ہم دونوں کی عمروں میں چند ماہ کا ہی فرق ہے۔ ہم دونوں گھر میں بھی ساتھ رہے۔ اسکول میں بھی ساتھ تھے۔ میٹرک ساتھ ہی پڑھتے رہے۔ ہاسٹل میں بھی ساتھ رہے۔ مجھے بھی دکھ ہوتا ہے جب تم اس سے نفرت کا اظہار کرتی ہوں۔ اس کو اپنے ارد گرد برداشت نہیں کرتی ہو۔ اس سے کھل کر بات نہیں کرتی ہو۔ سچ پوچھو تو مجھے رئیس کا دکھ ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ مجھے کہتا تھا کہ جب تمہاری بیوی آئے گی تو میں اسے خوب تنگ کروں گا تمہارا نام لے کر۔ یقین کرو اسے اپنی بھابھی کے آنے کا اتنا انتظار تھا۔ دیور بھابھی کا ایک بہت ہی پیارا رشتہ ہوتا ہے۔ رئیس کا کوئی بھائی نہیں ہے تو میں ہی اس کا بھائی ہوں۔ اور اس نے مجھ ہی سے ہر امید لگائی ہوئی تھی۔ لیکن جب تم نے اس کے ساتھ اجنبیوں والا رویہ رکھا۔ تو وہ ہم سب سے دور ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ تم اسے پسند نہیں کرتی ہو۔ لیبو مجھے بھی دکھ ہوتا ہے۔ یوں سمجھو وہ میرا کزن نہیں میرا بھائی ہے۔ تم نے کہا کہ رئیس نے تم کو کسی کام سے بلایا اور پھر تم صفائی دینے

www.novelsclubb.com

لگ گئیں۔میری بات کا مطلب صرف یہی تھا کہ اگر رئیس نے تم کو کسی کام سے بلایا ہے ہے تو کوئی ضروری کام ہی ہو گا۔مجھے رئیس پر بھروسہ ہے کہ وہ تمہیں کسی غلط ارادے سے نہیں بلائے گا بس یہی مطلب تھا میرا اس کا مطلب یہ نہیں کہ مجھے تم پر بھروسہ نہیں۔"جواب میں عزیز لمبی تقریر کر دی۔لاریب کچھ بول ہی نہیں پائی۔(شاید آپ صحیح کہہ رہے ہیں شاید میں ھی غلط ہوں اور اس کو غلط سمجھ رہی تھی.)اس نے دل میں سوچا مگر کہا نہیں تھا۔

oooooooooooooooo

سورج نارنجی رنگ کا ہو چکا تھا۔پورے گاؤں میں ہر طرف لکڑیوں کے دھونے کی بوں پھیل رہی تھی۔لکڑیاں توڑنے کی آوازیں فضا میں میں شور پیدا کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہیں تھیں۔ابھی اندھیرا نہیں ہوا تھا۔لاریب سالن بھون رہی تھی۔سردی کی وجہ سے سب اندر بیٹھنے لگے تھے اب۔لاریب کے ساتھ نوری بیٹھی ہوئی تھی جو کہ روٹیاں پکا رہی تھی۔ایسے میں رئیس چھت سے نیچے آتا ہوا

دکھائی دیا اس کے ہاتھ میں لحاف تھا۔ غالباً وہ آج نیچے سونے کا ارادہ رکھتا تھا۔ سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے اوپر سونا مشکل ہو رہا تھا۔ اس نے کمرے میں چارپائی ڈالی اور بستر بچھایا۔ (شکر ہے یہ نیچے آگیا کم از کم اب مجھے باتیں تو سنی نہیں پڑیں گی اس کی وجہ سے۔) لاریب نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا اس کے ہاتھ میں رائفل تھا تھا اسے صاف کرنے کے لیے چارپائی پر بیٹھ گیا۔ رائفل دیکھ کر لاریب کے پیروں کی جان نکل گئی۔ پیچھے سے عزیز بھی آگیا۔

"نیا لیا ہے کیا؟ کب لیا؟" عزیز نے آتے ہی سوال کیا وہ بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"ہاں کل ہی لایا ہوں۔" رئیس نے کہا۔

"کتنے کا لیا ہے؟" عزیز نے اس کے ہاتھ سے رائفل پر لیتے ہوئے پوچھا اور اس کا جائزہ لینے لگا۔ رئیس نے قیمت بتائی۔

www.novelsclubb.com

"کیسے خیال آیا اچانک لینے کا؟ پسٹل تو ہے نہ تمہارے پاس؟" عزیز نے پوچھا۔

"بس ایک کتے کو مارنا ہے۔" رئیس کے جواب پر لاریب کا سر چکرانے لگا۔ لیکن عزیز مذاق سمجھ کر کر زور زور سے ہنسنے لگا۔

لاریب کا گلا خشک ہو گیا۔

کھانا کھانے کے بعد جب عزیز حسب عادت باہر چلا گیا تو وہ رئیس کے کمرے میں آئی۔ سرخ شال اوڑھے۔

" مینے تم کو بتا کر غلطی کر دی۔ تم جب تک عزیز کو نہیں بتاؤ گے چین سے نہیں بیٹھو گے۔ کیوں مجھے رسوا کرنے پر تُلے ہو؟." لاریب نے اندر آ کر ایک ہی سانس میں کہا آواز نیچی تھی لیکن لہجہ سخت۔

www.novelsclubb.com

رئیس جو موبائل میں نیٹ کھول کر بیٹھا تھا اُسکے اچانک آنے پر چونک گیا۔ وہ بیٹھا ہوا تھا اُسے دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آپکو واقعی لگتا ہے کہ رئیس آپکو رسوا کرنا چاہے گا؟" رئیس نے اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تو لاریب نے آنکھیں دوسری طرف پھیر دیں۔

"اتنے دن سے نے اس شخص کو ڈھونڈ رہا ہوں جسنے آپ کو ہاتھ لگایا۔ آپ سے غلط بات کہی۔ میرا بس نہیں چل رہا کہ میں اُسکی زبان اور ہاتھ کاٹ دوں صرف اس لیے کے اُسنے آپکی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔۔ اور آپ کہہ رہی ہیں کہ میں آپکو رسوا کرونگا؟" رئیس نے دکھی دل سے کہا۔

لاریب نے لمبی سانس اندر لے جا کر باہر نکالی۔

"تو تم عزیز سے کیوں کہہ رہے تھے کہ ایک کتے کو مارنا ہے؟" لاریب نے پوچھا۔

"ہم دونوں کی عادت ہے آپس میں اس طرح کا مزاق کرتے ہیں۔" رئیس نے فوری جواب دیا۔

رئیس نہیں دیکھنا چاہتا تھا لیکن پھر بھی غلطی اس کی نگاہیں بار بار لاریب کی جھکی ہوئی پلکوں کی طرف جا رہی تھیں۔ وہی آئے لائنر کی لمبی سی لکیر۔

"ویسے میں ایک بار پھر سے مشورہ دوں گا کہ یہ بات عزیز کو بتا دیں آپ خودی۔ میں اسے بچپن سے جانتا ہوں۔ اس کی ذہنیت سمجھتا ہوں۔ اگر یہ بات اسے کسی اور سے معلوم ہوئی تو آپ سوچ نہیں سکتی کہ اس کا کیا ردعمل ہو گا۔ میں آپ کو صاف صاف بتا رہا ہوں کہ عزیز ویسا نہیں ہے جیسا باہر سے نظر آتا ہے۔ وہ نا تو اتنا سادہ ہے جتنا لگتا ہے۔ اور نہ ہی اتنا بے خبر ہے جتنا آپ سمجھ رہی ہیں۔ اگر آپ خود اعتماد میں اسے لے کر یہ بات بتائی گئی تو وہ غصہ نہیں کرے گا۔ لیکن کل کو اگر یہ بات کھل گئی تو آپ کے لیے بہت مشکل ہو سکتی ہے۔" رئیس نے سمجھانا چاہا۔

"رئیس اسلم۔۔۔ یہ بات تب ہی باہر نکلے گی جب تم نکالو گے۔" لاریب نے شہادت کی انگلی سے اس کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم چپ رہے تو یہ بات کبھی نہیں نکلے گی۔اور میں عزیز کو نہیں بتا سکتی۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے۔ میں ویسے ہی اس سے ڈرتی ہوں جس طرح ہر عورت اپنے شوہر سے ڈرتی ہے۔خاص کر اس طرح کی باتوں میں۔ میں نہیں چاہتی کہ میرے شوہر کے ہاتھوں کسی کا قتل ہو جائے اور وہ جیل چلا جائے۔اگر میں نے اسے بتا دیا تو وہ اس شخص کو مارنے میں ایک لمحہ نہیں سوچے گا۔اسے مار دے گا اور جیل چلا جائے گا۔اور اس کے بعد میری زندگی کیا رہ جائے گی تم خود سوچو۔" لاریب نے کہا۔

"اور اگر آپ نے اس کو نہیں بتایا اور اسے کسی اور سے پتا چلا تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ آپ کو ہی مار دے گا۔" رئیس نے اس بار سختی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"وہ میرا شوہر ہے اور مجھے کبھی نہیں مارے گا میں اسے جانتی ہوں۔" لاریب نے اسی سختی اور پورے اعتماد سے جواب دیا۔

"وہ میرا دوست ہے اور مجھ سے بڑھ کر کوئی بھی اسے نہیں سمجھ سکتا ہے۔ میں آپ کو آخری بار کہہ رہا ہوں اسے آج رات ہی اعتماد میں لیں اور بتا دیں اپنے طریقے سے۔ اور جہاں تک بات نکلنے کی بات ہے تم میں تو مرتے دم تک نہیں نکالوں گا۔ لیکن ایسی باتیں چھپتی نہیں ہیں۔ وہ شخص دوبارہ بھی یہ ہمت کر سکتا ہے۔ اور ہر کسی کا کوئی نہ کوئی رازدار ضرور ہوتا ہے۔ ضرور اس شخص کا بھی کوئی ہو گا۔ اور اس کے رازدار کا بھی کوئی رازدار ہو گا۔ اسی طرح سے باتیں باہر نکل جاتی ہیں اور پتا بھی نہیں چلتا۔" رئیس نے نرمی سے کہا۔

"اس دن تمہارا میسج عزیز نے دیکھ لیا تھا میرے موبائل میں۔ جب میں نے صفائی دینی چاہئیں تو اس نے کہا کہ مجھے رئیس پر بھروسہ ہے۔" لاریب کو یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

لاریب کی بات پر رئیس کے ہونٹوں پر تمسخرانہ مسکراہٹ آگئی۔

"اس نے کہا کہ مجھے رئیس پر بھروسہ ہے۔۔۔ یہ نہیں کہا کہ آپ پر بھی ہے۔ اب تک آپ کو بات سمجھ نہیں آئی؟" رئیس نے کہا تو لاریب سوچ میں پڑ گئی۔

"اگلے دن کہا تھا کہ تم پر بھی بھروسہ ہے۔"لاریب نے بتایا۔

"اگلے دن۔۔۔جب آپ نے خود پوچھا ہوگا دوبارہ۔ایسا ہی ہے نا؟"رئیس نے کہا۔

"ہاں ایسا ہی ہے". لاریب میں اس بار دھیمی آواز میں کہا تھا۔

"لاریب۔۔کیا آپ نہیں چاہتی کہ وہ شخص پکڑا جائے اور اسے سزا ملے ؟"رئیس نے پوچھا تو لاریب سوچ میں پڑ گئی۔

"مجھے اس پر غصہ تو بہت ہے۔ظاہر سی بات ہے جب کوئی ہم پر صرف بری نظر ڈالتا ہے تو ہمارا خون کھول جاتا ہے۔اس نے صرف بری نظر ہی نہیں ڈالی۔۔۔بلکہ آدھی رات کو میرے کمرے تک آیا مجھ سے بدتمیزی کی۔۔مجھ سے بے ہودہ باتیں کہیں۔عزیزیا تم سے پہلے وہ میرا مجرم ہے۔میں چاہتی ہوں اس کو سزا ملے۔لیکن میں خون خرابہ نہیں چاہتی۔اور نہ ہی تو بدنامی۔"اب لاریب کا لہجہ تھوڑا نرم ہو گیا تھا۔

"آپ نے یہ کیوں سوچا کہ وہ شخص میں ہوں؟"رئیس کو یاد آیا۔

لاریب تھوڑی دیر چپ رہی پھر ادھر دیکھتی رہی پھر بولی۔

"میں نے کی پر یہ بات نوٹ کی کے تم میری آنکھوں میں دیکھتے ہو۔اور میری شادی سے لے کر اب تک کوئی شخص بھی گاؤں میں ایسا نہیں ہے جس نے مجھے نظر بھر کے دیکھا ہو اور اس کو مجھ سے۔۔۔اس نے کہا تھا کہ جب سے تمہیں پہلی بار دیکھا ہے تب سی بات کرنے کا موقع ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔اور رئیس اسلم تمہارے سوا کوئی بھی شخص میری نظر میں ایسا نہیں ہے جس نے مجھے آنکھ بھر کر دیکھا ہو۔"لاریب نے منہ دوسری طرف کرتے ہوئے کہا۔اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

لاریب کی بات پر رئیس نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا جیسے کہ اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔

"بہتر ہو گا کہ آپ اپنے کمرے میں چلی جائیں۔عزیز آنے والا ہو گا۔اور اس بات کی ٹینشن چھوڑ دیں کہ میں آپ کو رسوا کرنا چاہتا ہوں۔اس بارے میں زیادہ مت سوچیں۔اگر آپ چاہتی ہیں کہ میں چپ رہو اور کچھ نہ کرو تو ٹھیک ہے میں آپ کی وجہ سے خون کا یہ گھونٹ بھی پینے کو تیار ہوں۔ورنہ میں ایسے شخص کو کبھی بھی نہیں چھوڑتا جو میرے گھر کی دیوار پھلانگ آئے اور میرے گھر کی کسی عورت کی عزت پر ہاتھ ڈالے۔"رئیس نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے بات گول کر دی۔

لاریب کے جانے کے بعد وہ پھر سے چارپائی پر لیٹ گیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

(ضروری نہیں کہ محبت تمہیں ہمیشہ صحیح وقت صحیح جگہ اور صحیح انسان سے ہو۔۔۔
یہ تمہیں کبھی غلط وقت پر غلط جگہ اور غلط انسان سے بھی ہو سکتی ہے۔۔۔اور یہ محبت کی سب سے خطرناک قسم ہے۔)

****

لاریب روز کسی نہ کسی بہانے سے رئیس کو میسج کرتی تھی۔رئیس کے پیغامات پڑتا مگر کوئی جواب نہیں دیتا تھا وہ چاہتا تھا کہ مایوس ہو کر لے اس کو پیغام بھیجنا چھوڑ دے مگر آگے سے مسلسل ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کیا جارہا ہے رہا تھا.(مجھے روبروان سے بات کرنی ہو گی۔)رئیس نے ارادہ کیا اور سوچا وہ ویکینڈ پر گاؤں جائیگا۔

جمعہ کی شام کو وہ جلدی آفس کا کام نمٹا کر گاؤں کے لیے روانہ ہوا۔سارے سفر میں وہ باتیں سوچتا رہا جو اسے لاریب سے کرنی تھیں۔وہ تقریبا رات دیر سے گاؤں پہنچا اور آتے ہی سو گیا۔صبح لاریب نے جب اسے دیکھا تو اس کو حیرت ہوئی اسے لگا کہ اب رئیس گاؤں نہیں آئے گا مگر وہ آگیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔رات کا کھانا بنانے کے بعد چھت پر آجائیں۔"رئیس نے اس کے موبائل میں پیغام بھیجا کہ وہ اس کے سامنے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔پیغام پڑھ کر اس نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔وہ کھڑی ہوئی تو

اسے اپنے پاؤں لڑکھڑاتے ہوئے محسوس ہوئے ایسا ایسا اس کے ساتھ پہلی بار ہو رہا تھا۔

پھر سارا دن لاریب نے رات ہونے کا انتظار کیا۔وہ بار بار سوچ رہی تھی کہ پتا نہیں کیا بات کرنی ہے اسے۔رات کے کھانے سے فارغ ہو کر وہ چھت پر آئی۔جہاں رئیس پہلے سے موجود تھا۔

"کیسی ہیں آپ؟"اس نے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں."لاریب نے مختصر سا جواب دیا۔

"نہیں آپ ٹھیک نہیں ہیں اور ٹھیک لگ بھی نہیں رہی ہیں۔"رئیس نے کہا تو لاریب نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

چاند کی روشنی مدہم تھی۔وہ مشکل سے ہی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"میں ٹھیک ہوں آپ کو ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ میں ٹھیک نہیں ہوں۔" لاریب نے پوچھا۔اس نے آج سیاہ رنگ کی شال اوڑھی ہوئی تھی۔

"آپ بیٹھ جائے مجھے تھوڑا سا تفصیل میں بات کرنی ہے۔" رئیس نے کہہ کر اسے چارپائی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ بیٹھ گئی۔اس کے پاؤں نیچے کی طرف تھے۔جو چھت کی زمین کو چھو رہے تھے۔وہ بس ہلکا سا ٹیک لگا کر بیٹھی۔

"لاریب۔۔۔" رئیس نے اس کا نام پکار کر بات شروع کی۔

"میں آپ کو ایک کہانی سناتا ہوں لیکن اب بیچ میں نہیں بولیں گی۔ رئیس نے کہا تو لاریب نے سر جھکا لیا سننے کے لیے۔

"ایک لڑکی تھی۔اس کی شادی گاؤں میں ہوگئی۔وہ لڑکی شہر سے آئی تھی گاؤں کے ماحول کی عادی نہیں تھی۔اس بیچاری کو گاؤں میں بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔لیکن چونکہ اسے اپنے شوہر سے محبت تھی۔اس لیے اس نے ڈٹ کر ان ساری مشکلات کا سامنا کیا۔ گرمی میں کام کرنا لکڑیاں توتوڑ اس کے لیے بہت

مشکل تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے یہ سب کیا۔اور بدلے میں ضرور اس نے سوچا کہ اس کا شوہر اس کی تعریف کرے گا۔اس کا ساتھ دے گا۔اس کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ لیکن اتنی محنت کے بعد جب اسے اپنے شوہر سے ہمدردی کے دو بول بھی سننے کو نہیں ملے تو ان حالات میں اس کا مایوس ہونا ایک فطری عمل تھا۔ایسا نہیں تھا کہ اس کا شوہر سے محبت نہیں کرتا تھا۔وہ اس سے بے حد محبت کرتا تھا۔ لیکن کچھ لوگوں کو احساس نہیں ہوتا ہے کہ کوئی ان کے لیے کتنی مشکلات سے گزر رہا ہے۔ ہر انسان کی اپنی سوچ اور فطرت ہوتی ہے۔اس کے شوہر کی فطرت یہی تھی۔ وہ سوچتا تھا کہ جب گاؤں کی ہر لڑکی کام کرتی ہے اور امید نہیں لگاتی ہے تو اس کی بیوی بھی ایسا ہی کرے۔ پھر بھی اس لڑکی نے ہمت نہیں ہاری۔ وہ کام کرتی رہی سخت گرمی میں اور پھر سخت سردی میں۔اس دوران اولاد کی خوشی بھی اس سے چھن گئی۔۔۔وہ اُسکی کی وجہ سے بے حد اداس تھی۔ایسے حالات میں ہر لڑکی چاہتی ہے کہ اس کی دلجوئی کی جائے اس کا شوہر اور اس کے تمام گھر والے اس

دکھ میں اس کا ساتھ دیں۔ لیکن اس لڑکی کے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہوا اس کے شوہر نے اس پر الزام لگایا اولاد کے قتل کرنے کا۔ پھر بھی اس لڑکی نے کسی سے کچھ نہیں کہا اور خدا سے دعا کرتی رہی۔ پھر اس کی ساس نے بھی اس کو ایک دن دل آزاری والے کلمات کہے۔ بجائے کہ جواب دینے کے غصہ ہونے کے اس لڑکی نے صبر سے سب کچھ برداشت کیا۔ وہ سب باتیں برداشت کرنے جیسی نہیں تھیں۔ لیکن پھر بھی اس لڑکی نے کیا۔ کہانی صرف یہاں پر ختم نہیں ہوتی ہے۔ وہ لڑکی تب تک چپ ہیں جب تک اس کی عزت پر بات نہیں آئی تھی لیکن ایک رات اس کے شوہر کی غیر موجودگی میں ایک شخص اس کے کمرے میں آیا۔ اور اس سے بدتمیزی کی۔ یہاں پر لڑکی کی ہمت جواب دے گئی۔ اسے اپنے شوہر کے ایک کزن پر شک تھا۔ اس نے صاف صاف اس سے کہہ دیا کہ مجھے تم پر شک ہے۔ جب یہ بات اس لڑکے کو اس لڑکی نے کہی تو دل ہی دل میں وہ لڑکا اس کے مضبوط کردار کی گواہی دینے لگا۔ جب لڑکی کو معلوم ہوا کہ وہ کوئی اور تھا۔ تو لڑکی شرمندہ ہوئی۔ اور اپنے

www.novelsclubb.com

شوہر کے کزن سے معافی مانگی۔ لیکن بات معافی پر ختم نہیں ہوئی۔اس لڑکے نے محسوس کیا۔ کہ وہ لڑکی اس میں غیر معمولی دلچسپی لینے لگی ہے۔ایسی دلچسپی جو اسے زیب نہیں دیتی۔ میں اس لڑکی کو قصوروار نہیں ٹھہرا رہا۔وہ انسان ہے اور انسان سے غلط ہی ہوتی ہے۔لاریب جب انسان سے غلطی ہو جائے تو یہ اتنی بڑی بات نہیں ہوتی ہے۔ لیکن جب انسان سے "گناہ" ہو جائے تو یہ بہت بڑی بات ہوتی ہے۔شوہر کی عدم توجہ...اولاد کے قتل کرنے کا الزام... مشکلات کا سامنا۔۔۔اور اجر ملنے کی بجائے دل آزاری۔۔۔ایسی بہت سی باتیں تھیں کہ وہ لڑکی بہک گئی۔اسے تلاش تھی ایک ایسے انسان کی جو اسے سمجھے۔۔۔ان حالات میں میں اس کی شوہر کے کزن نے اسے سمجھا۔۔۔اس کے لیے گاؤں میں آسانیاں پیدا کرنی چاہیں۔اس کی عزت کی حفاظت کرنی چاہی۔ایسے میں دل میں اس لڑکے کا خیال بیٹھ جانا ایک فطری بات ہے۔لاریب محبت گناہ نہیں ہے۔۔۔گناہ وہ ہے جو

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہم محبت میں کرتے ہیں۔ جس طرح سے آپ مجھے بار بار پیغامات بھیج رہی تھیں۔۔۔وہ "گناہ" تھا۔۔۔".

یہاں پر لاریب نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا لیکن رئیس نے اسے ہاتھ کے اشارے سے چپ رہنے کو کہا۔

" جسے آپ محبت سمجھ رہی ہیں وہ محبت نہیں ہے۔ محبت کے نام پر شیطان کا ایک شکنجہ ہے۔ میں آپ کو شرمندہ کرنے کے لئے یہ سب نہیں کہہ رہا ہوں میں صرف سمجھانے کے لیے کہہ رہا ہوں۔ آپ سے پہلے شیطان نے یہ وار مجھ پر کیا تھا۔ لیکن میں نے بہت مضبوط ہو کر اس کی اس حملے کا مقابلہ کیا اور اس شکنجے سے خود کو نکال لیا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ مرد مضبوط ہوتا ہے اس معاملے میں عورت کمزور ہوتی ہے۔ پتہ ہے عورت کیوں کمزور ہوتی ہے۔۔۔ کیونکہ وہ ایک سے زائد شادیاں نہیں کر سکتی۔ جب مرد کو محبت ہوتی ہے تو وہ ایک یا دو بیوی کے ہوتے ہوئے بھی تیسری یا چوتھی بیوی رکھ سکتا ہے۔ جب مرد شادی کرتا ہے ہے تو

www.novelsclubb.com

شیطان کا وار خالی جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک جائز رشتے میں بندھ جاتا ہے اس لڑکی کے ساتھ جس سے اسے محبت ہوتی ہے۔ لیکن شیطان یہ بات جانتا ہے کہ ایک شادی شدہ لڑکی کسی غیر مرد کے ساتھ جائز رشتے میں نہیں بندھ سکتی ہے تب تک جب تک وہ اپنے شوہر سے بے وفائی نہ کرے اسے چھوڑ نہ دے۔ اس لیے وہ اپنا زیادہ وار عورت پر کرتا ہے۔ اس طرح سے وہ ایک گھر اور ایک رشتہ ایک خاندان تباہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔" رئیس ایک پل کو رکا اور گہری سانس لی۔ اور پھر سے اپنی بات شروع کی. لاریب اب تک سر جھکائے اس کی بات سن رہی تھی.

"لاریب ہم سو رہے ہوتے ہیں لیکن شیطان نہیں سو رہا۔ وہ جاگ رہا ہے اور ہر پل ہم پر وار کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔ ہم غافل ہیں مگر شیطان غافل نہیں ہے۔ ہم خدا سے کیا ہوا وعدہ بھول بیٹھے ہیں مگر شیطان نہیں بھولا۔ یاد ہے اس نے خدا کے سامنے کھڑے ہو کر کیا کہا تھا؟ اس نے خدا کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی عزت و جلال کی قسم کھا کر کہا تھا کہ وہ انسان کو گمراہ کرے گا۔ اور پتہ ہے لاریب شیطان

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں کرتا۔وہ ہمارے دلوں میں صرف ایک وسوسہ ڈال دیتا ہے۔۔صرف ایک وسوسہ۔۔۔باقی آگے کا سارا کام خود کرتے ہیں۔پھر شیطان بیٹھ کر ہمارا تماشہ دیکھتا ہے۔اور خوب خوش ہوتا ہے اپنی کامیابی پر۔

پتا ہے شیطان سب سے زیادہ خوش کب ہوتا ہے؟جب وہ میاں بیوی کے رشتے میں پھوٹ ڈال دیتا ہے۔اور ایسا ہی کچھ ذکر قرآن پاک میں ہے کہ۔۔۔

(حالانکہ وہ دونوں کسی ایک کو بھی نہیں سکھاتے تھے،جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو محض ایک آزمائش ہیں،سو تو کفر نہ کر۔پھر وہ ان دونوں سے وہ چیز سیکھتے جس کے ساتھ وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے)یعنی میاں بیوی کے بیچ میں جدائی ڈالنا شیطانی کام ہے۔اگر میں آپ کے پیغامات کا اس طرح سے جواب دیتا جس طرح سے آپ چاہتی ہیں تو یقین میں بھی انہیں گنہگاروں میں شامل ہو جاتا۔آپ بہک گئیں تھیں آپ کو شیطان نے بہکا دیا۔یقین مانئے شیطان پہلے دن سے ہی آپ کے پیچھے لگا ہوا تھا۔جب آپ گاؤں میں آئی تو شیطان نے

www.novelsclubb.com

آپ کو مشکلوں میں ڈال دیا۔ لیکن آپ نے گاؤں کے حالات کا صبر کے ساتھ سامنا کیا تو یہاں شیطان کا وار خالی گیا۔ آپ کی اولاد چھن گئی شیطان نے آپ کے شوہر کو کو بھڑکا یا آپ کے خلاف۔ یہاں پر بھی اپنے صبر کا مظاہرہ کیا۔ شیطان ایک بار پھر سے ہار گیا۔ لیکن آپ کو پتہ ہے شیطان کا سب سے پہلا ہتھیار کیا ہے؟.

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ۔۔۔ شیطان سب سے پہلی ضرب انسان کی حیا پر لگاتا ہے۔اور اس کے بعد اس کے لیے چیزیں آسان ہوتی چلی جاتی ہیں۔

اس کا بس دوسری جگہوں پر نہ چلا تو اس نے آپ کی حیا پر ضرب لگانے چاہیے اور آپ کا ذہن میری طرف موڑ دیا۔

اور ایک حدیث پاک ہے کہ "جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔"

میں نے اپنے آپ کو شیطان کے اس شکنجے سے نکال لیا ہے۔اب آپ کی باری ہے۔آپ نے خود کو نکالنا ہے اس شکنجے سے۔" رئیس نے کہہ کر اپنی بات ختم کی۔ تو اس نے دیکھا کہ لاریب اپنے آنسو پونچھ رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پلیز آپ روئیں مت۔" رئیس نے دکھ سے کہا۔ وہ جانتا تھا اس نے لاریب کا دل دکھایا ہے بہت۔

"میں بہت بری ہوں. اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے کسی اور نا محرم کے بارے میں سوچنے لگ گئی تھی۔" لاریب نے آنسو پونچھتے ہوئے شرمندگی سے کہا وہ واقعی بہت شرمندہ تھی۔

"بری آپ نہیں ہیں برا شیطان ہے۔" رئیس نے کہا تو لاریب نے اثبات میں سر ہلایا۔

""اگر میری کوئی بات آپ کو بری لگی ہو تو مجھے معاف کر دیجیے گا. میں صبح ہوتے ہی واپس شہر چلا جاؤں گا. صرف آپ کو سمجھانے کے لئے آیا تھا کیونکہ یہ بہت ضروری تھا. آپ نیچے چلی جائیں عزیز آنے والا ہو گا. "رئیس نے کہا تو لاریب جانے کے لیے اٹھی۔ اور سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے آئی۔ عزیز اب تک گھر واپس نہیں آیا تھا۔ اس نے کمرے کی لائٹ آف کی اور چپکے سے آنسو بہانے لگی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

(سچ کہا تھا اس نے محبت گناہ نہیں ہے محبت میں ہم جو کرتے ہیں وہ گناہ ہے.)

لاریب بچوں کی طرح سسکیاں لے لے کر رو رہی تھی۔

oooooooooooooooooo

اگلی روز ہی رئیس واپس س شہر کے لیے روانہ ہوا۔ وہ بس میں بیٹھا تھا۔ باہر رات کی تاریکی پھیل چکی تھی۔ رئیس نے سونے کے لئے آنکھیں بند کیں۔

(اعتراف)

میں نے بہت کوشش کی اس کی آنکھوں سے بچنے کی کی میں جتنا اس سے دور رہ سکتا تھا رہا۔ میں اس کے سامنے بھی نہیں آتا تھا اور نہ ہی تو آنا چاہتا تھا۔ نہ ہی تو میں اس کی طرف دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن کبھی جو دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر دیکھتا تو اس کی جھیل سی آنکھوں میں ڈوب جاتا۔۔۔ مجھے اپنے آپ سے خوف آنے لگا تھا۔ مجھے اپنے جذبات اپنے دل سے خوف آنے لگا تھا۔۔۔ میں انسان ہوں فرشتہ نہیں ہوں۔

وہ محبت جسے میں نہ جانے کب سے تلاش کر رہا تھا مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ محبت مجھے اس طرح سے ملے گی کہ وہ میری ہو گی ہی نہیں۔۔۔

اس گھر کے مکینوں نے جتنی محبت مجھے دی اور جتنا اعتبار مجھ پر کیا میں تاحیات اس محبت کے لیے ان کا مقروض رہوں گا۔ یہ محبت ان پر واجب نہیں تھی لیکن پھر بھی ان لوگوں نے مجھ سے کی۔

سچ کہو تو میں کبھی بھی اس محبت کا حق ادا نہیں کر سکتا میں جتنا ان لوگوں کیلئے کر سکتا تھا میں نے کیا۔ میں نے ناز کو ہمیشہ اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح سمجھا اسے بہت پیار دیا۔ عزیز کو اپنا دوست اور بھائی سمجھا۔ حماد کو اپنا چھوٹا بھائی سمجھا چاچی حلیمہ کو اپنی ماں اور چاچا سکندر کو اپنا باپ سمجھا۔ سچ تو یہ ہے کہ مجھے کبھی بھی فیملی کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔ میرے والد کی وفات کے بعد میرے نانا نے میری ماں کی شادی کرادی تو میرے سوتیلے باپ نے مجھے ساتھ رکھنا پسند نہیں کیا لیکن میرے عزیز جان چاچا نے مجھے بیٹوں سے بھی بڑھ کر پیار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ میں ان کے مرحوم

www.novelsclubb.com

بھائی کی آخری اور واحد نشانی ہوں۔ چاچی حلیمہ میں مینے اپنی ماں تلاش کی اور مجھے مل بھی گئی۔ میرا دل کرتا ہے کہ قیامت کے دن جب مجھے میرے ماں باپ کے نام سے بلایا جائے تو مجھے چاچی حلیمہ اور چاچا سکندر کے نام سے اٹھایا جائے کیونکہ یہی میرے ماں باپ ہیں میرے لئے تو۔۔۔

عزیز ہمیشہ سے میرے ساتھ رہا۔۔ میرا ہمدم میرا دوست میرا بھائی اس نے ہر قدم پر میرا ساتھ دیا۔ دنیا میں شاید کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا کہ میرے عزیز کا کیا رشتہ ہے۔ عزیز نے لاریب سے کہا تھا کہ مجھے رئیس پر بھروسہ ہے مجھے عزیز سے اسی جواب کی توقع تھی۔

www.novelsclubb.com

میں اپنا گاؤں اور اپنا گھر صرف اس وجہ سے چھوڑ کر جا رہا ہوں ہو کہ مجھے لاریب سے محبت ہو گئی۔ میں نے اسی وقت اپنے دل کو خاموش کرا لیا تھا اس رشتے کا پاس رکھنا چاہیے جو میرے اور اس کے بیچ میں تھا۔۔ بہت سیدھی سی بات ہو سکتی تھی کہ میں اس کے گھر جاتا میں اسے دیکھتا مجھے سے محبت ہوتی ہے اور میں اس سے

شادی کر لیتا۔ لیکن رئیس اسلم کی زندگی میں آج تک کچھ بھی سیدھا نہیں ہوا تھا تو محبت کیسے سیدھی سیدھی ہو جاتی۔ ایسا نہیں تھا کہ محبت کے اس شکنجے سے میں نے نکلنے کی کوشش نہ کی ہو۔۔۔ میں جتنا اس سے دور بھاگ سکتا تھا بھاگا۔ لیکن مجھے اس کا دکھ ہوتا تھا احساس ہوتا تھا کہ وہ کن پریشانیوں میں ہے اور میں اس کے لئے جتنی آسانی کر سکتا تھا اس گاؤں میں میں نے کیا۔ حالانکہ یہ سب اس کے لئے عزیز کو کرنا چاہیے تھا مگر میں جانتا ہوں کہ عزیز ایسا کبھی نہ کرتا۔ میں نے سوچا تھا کہ میں اسے اس کے حال پر چھوڑ دو دوا گروہ تنگ ہوتی ہے تو ہو لیکن جب میں نے اس کی آنکھوں میں دیکھتا مجھے اس پر ترس آتا تھا۔ میں اندر ہی اندر خوف زدہ بھی تھا کہ کہیں میری یہ باتیں اسے میری طرف متوجہ نہ کر لیں۔ مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا وہ ایک بہت مضبوط کردار کی لڑکی تھی۔ مضبوط کردار کا تو میں خود اپنے آپ کو بھی سمجھتا تھا۔ لیکن قسمت مجھے دھوکا دے گئی۔ قسمت نے عزیز سے پہلے مجھے آپشن دیا تھا لاریب کو قبول کرنے کا لیکن میں صدا کا بد قسمت انسان بد قسمت ہی رہا۔ اب

میں اس گھر کو چھوڑ کر جا رہا ہوں اور کوشش یہی ہے کہ دوبارہ پلٹ کر کبھی نہ آؤں۔مجھے اس رشتے کا پاس رکھنا ہے آخری سانس تک جو میرے اور لاریب کے بیچ میں ہے۔باقی محبت کرنا یا نہ کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔میں اپنے آپ کو اس سے محبت کرنے سے نہیں روک سکتا اس کے بارے میں سوچنے سے نہیں روک سکتا ہاں اتنا کر سکتا ہوں کہ میں اس کی زندگی سے بہت دور چلا جاؤں اور پلٹ کر نہ دیکھو۔میں ان لوگوں کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا جنہوں نے مجھے اپنے بیٹے سے بڑھ کر پیار دیا اور نہ ہی میں اس شخص کے ساتھ بھی بے وفائی کر سکتا ہوں جسنے مجھے بھائی سے بڑھ کر سمجھا۔میں نے اپنے دل میں ایک قبرستان بنا لیا اور وہا اس محبت کو دفن کر دیا ہے۔۔۔میں روز اس کی قبر پر فاتحہ پڑھوں گا تا کہ مجھے احساس ہو کہ اس محبت کو میں نے خود اپنے ہاتھوں سے مار دیا۔

oooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

رئیس کے واپس جانے کے بعد لاریب ذہنی سکون میں تھی۔اس نے صرف رئیس کی باتیں سنی ہی نہیں تھیں بلکہ ان پر عمل کرنے کی بھی کوشش کی تھی۔اس نے رئیس کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا تھا۔اس کا نمبر بھی اپنے موبائل سے ہٹا دیا۔وہ اب چھت پر بھی نہیں جاتی تھی اور اس کے کمرے میں بھی نہیں جاتی تھی۔۔۔

اس نے طے کر لیا تھا کہ اس نے شیطان کو ہرانا ہے۔اور وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھی۔اسے اب رئیس کا خیال آتا تھا تو وہ ایک دم سے درود پاک پڑھنا شروع کر دیتی تھی۔اس نے اپنے آپ سے عہد کیا تھا کہ جب بھی اسے اس کا خیال آئے گا وہ درود پاک پڑھے گی۔اس نے کہیں سنا تھا کہ جب کسی گناہ کی طرف دل مائل ہونے لگے تو ایک دم سے عہد کر لو کہ درود پڑھیں گے۔یقین کریں شیطان دوبارہ آپ سے وہ کام نہیں لے گا۔حدیث پاک میں ہے کہ "جس نے درود پڑھنا چھوڑ دیا وہ بھلائی کے رستے سے ہٹ گیا"۔لاریب کو بھی یاد آیا کہ واقعی اس نے درود پڑھنا چھوڑ دیا تھا۔شیطان نے اس کا ذہن دوسری باتوں میں لگا دیا۔اب جب عزیز

گھر آتا تو وہ خوب تیار ہوتی۔اس پر توجہ دیتی۔اس کی پسند کے کھانے بناتی۔عزیز کو بھی یہ تبدیلی بہت اچھی لگ رہی تھی۔وہ پہلے اپنی ساس سے بات نہیں کیا کرتی تھی زیادہ۔لیکن اب وہ بہت سارا وقت حلیمہ خاتون کے ساتھ بیٹھ کر گزار دیتی ان کے ساتھ باتیں کرتی۔اس طرح سے حلیمہ خاتون کی تنہائی بھی دور ہونے لگی تھی۔لاریب کو احساس ہوا کہ اس نے حلیمہ خاتون کے ساتھ ناانصافی کی ہے۔اسے ان کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے تھا۔اگر یہ اس کا شرعی فرض نہیں تھا لیکن انسانی فرض تو تھا۔شریعت میں عورت پر سسرال کا کام فرض نہیں ہے۔لیکن یہ نیک کام کرنے میں برائی بھی تو کوئی نہیں۔اگر انسان میں سخت ہو تو وہ ضرور کرے۔اور کچھ نہیں تو نیکی سمجھ کر ہی کرے۔اور اس کے اجر کی امید اللہ سے لگائے نہ کہ انسانوں سے۔وہ کام کرتی تھی اور امید لگا دی تھی کہ عزیز اس کی تعریف کرے گا اس کو سراہے گا۔حلیمہ خاتون اس کی تعریف کریں گی۔لیکن جب ایسا نہیں ہوا تو اس کو مایوسی ہوئی۔پر اس نے یہ امید اللہ سے لگا لی تھی۔اب

www.novelsclubb.com

اس کی زیادہ تر پریشانیاں دور ہوتی جا رہی تھیں۔اکیلے بیٹھنا تنہائی میں سوچنا بھی انسان کو ڈپریشن میں مبتلا کر دیتا ہے۔اس کا حلیمہ خاتون کے ساتھ تعلقات مضبوط ہوتا جا رہا تھا۔اور یہ بات اس کے ذہنی سکون کا باعث تھی۔اب حلیمہ خاتون بھی تلخ باتیں نہیں کیا کرتی تھی۔جب دوستی ہو جائے تو تلخی خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔اب وہ آس پاس کے گھروں میں بھی جایا کرتی تھی۔اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھتی تھی۔گاؤں والی عورتوں کے ساتھ باتیں کرتی تھی۔اس کو اب اچھا محسوس ہو رہا تھا۔

oooooooooooooooooooo

آج رئیس لاریب کے میکے آیا ہوا تھا دعوت میں۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا ہمیں تو پتہ ہی نہیں تھا کہ تم اس شہر میں رہ رہے ہو ورنہ ہم کب کا تمہیں دعوت کر چکے ہوتے۔ ہمیں تو عزیز نے بتایا۔تم نے تو ہمیں پرایا سمجھا یہاں آتے بھی نہیں ہو۔" نصرت بیگم نے شکایت کی کہ وہ کھانا سرو کر رہی تھیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں بیٹا مجاز تمہارا اہم عمر ہے تم اس سے دوستی کر سکتے ہو۔" لاریب کے والد نے کہا۔

"رئیس تم ہمارے گھر کیوں نہیں رہ لیتے فلیٹ میں کیوں رہے ہو؟ اس گھر کو اپنا ہی گھر سمجھو. ہم یہاں تم ہی ایک الگ سے کمرہ سیٹ کر کے دیتے ہیں تم یہاں رہو کوئی ضرورت نہیں ہے کرائے کے فلیٹ کر رہنے کی." مجاز نے اپنائیت سے کہا تو رئیس مسکرا دیا۔

"نہیں میں وہاں بہت ایزی ہوں۔ وہ جگہ میرے آفس سے قریب ہے اس لئے آنے جانے میں آسانی ہوتی ہے۔ آپ سب کی اپنائیت کا بہت شکریہ۔" رئیس نے کھانے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے کھانا بہت اچھا بنا ہے چاچی" کھانے کی تعریف کرنا نہ بھولا۔

"شکریہ بیٹا مجاز کی دلہن نے بنایا ہے بہت اچھا کھانا بناتی ہے۔" ندرت بیگم نے جواب دیا۔

"آج رات تو یہاں رہ لو" مجاز نے کہا۔

"نہیں میں بس آگیا ہوں یہ کافی ہے رات نہیں رہ سکتا کتا عادت نہیں ہے۔"

رئیس نے جواب دیا۔

"تم بھی بالکل عزیز کی طرح ہو۔اس دن جب وہ حلیمہ کو یہاں لایا تھا ڈاکٹر کو دکھانے کے لئے۔تو وہ بھی رات ہمارے گھر نہیں رہا تھا۔"ندرت بیگم نے کہا۔

"رات نہیں رہا تھا مطلب پھر کہا تھا وہ اس رات؟"رئیس نے پوچھا۔

"وہ تو شام کو ہی یہاں سے چلا گیا تھا یہ کہہ کر کے اس کا کوئی دوست ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہے اور اسے وہاں رات اپنے دوست کے ساتھ رہنا ہے پھر ساری رات وہا رہا اور دوپہر کو واپس آیا اگلے دن۔"ندرت بیگم آرام سے بتا رہیں تھیں۔

رئیس جو تھوڑی دیر پہلے تک کھانے سے لطف اندوز ہو رہا تھا ندرت بیگم کی بات سن کر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔اس کے ذہن میں اس رات کا منظر گھوم گیا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اس شہر میں کوئی بھی دوست عزیز کا نہیں ہے۔رئیس اسلم کو یہ بات سمجھنے کے لیے ایک لمحہ بھی نہیں لگا تھا کہ اس رات عزیز کہاں تھا۔۔۔

****

شام ہونے والی تھی۔لاریب کو بوریت محسوس ہو رہی تھی۔

"میں نازوں کے گھر جا رہی ہوں دیر سے واپس آؤں گی۔بہت ساری باتیں کریں گے ہم آج۔کھانا نوری بنا دے گی۔"لاریب نے عزیز کے سامنے اعلان کیا اور چل پڑی۔عزیز نے موبائل سے نظر ہٹا کر ایک پل کے لئے اس کو دیکھا پھر سے موبائل میں مگن ہو گیا۔

لاریب نازو کے گھر گی مگر وہ گھر پر نہیں تھی۔مایوس ہو کر واپس آ گئی۔(کھانا تو نوری بنا رہی ہے کیوں نہ چھت پر تھوڑی چہل قدمی کر لوں).اس نے دل میں سوچا اور چھت کی طرف بڑھنے لگی۔شام کے اندھیرے پھیلنے کو تھے۔دور تک

پھیلے ہوئے کھیت اندھیرے میں ڈوبنے لگے تھے۔لاریب ایک کونے میں جا کر کھڑی ہوگئی۔اور ڈوبتے سورج کا نظارہ کرنے لگی۔یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔

عزیز اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ کسی نے ایک دم سے دروازہ کھولا۔اس نے دیکھا سامنے رئیس کھڑا تھا۔

":ارے رئیس تم کب آئے؟.بتایا ہی نہیں کہ آرہے ہو.آج ویکنڈ تو نہیں ہے.."عزیز نے اسے دیکھ کر کہا۔لیکن اگلے ہی پل اس نے نوٹ کیا کہ رئیس کا چہرہ کچھ عجیب سا ہو رہا تھا۔

"لاریب کہاں ہے؟."رئیس نے سلام دعا کے بغیر سیدھا لاریب کا پوچھا تو عزیز کو حیرت ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"وہ نازو کے گھر گئی ہے۔کہہ رہی تھی دیر سے آئے گی۔"عزیز لیٹا ہوا تھا اب اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"چھت پر آؤ مجھے کام ہے۔" رئیس کہتا ہوا باہر نکل گیا۔ عزیز بھی اُسکے پیچھے ہو لیا۔

دونوں سیڑھیاں چڑھ کر چھت پر آ گئے۔

" گھٹیا انسان۔۔۔ شرم نہیں آئی تجھے ایسی حرکت کرتے ہوئے ؟" رئیس نے اُسکے کاندھے پر زور سے مکا مارتے ہوئے کہا۔ عزیز ایک پل کو پیچھے کی طرف ہوا ۔اُسنے چہرہ موڑ کر کاندھے کو دیکھا اور پھر سوالیہ نظروں سے رئیس کو۔

"کیا کہہ رہے ہو ؟ اور یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو ؟" عزیز نے بے یقینی سے پوچھا۔

"اور کس لہجے میں بات کروں تجھ سے ؟ اپنی بیوی کو آزماتا ہے ؟ شرم نہیں آئی ایسی حرکت کرتے ہوئے ؟ جانتے ہو کتنی پریشان رہی وہ بیچاری تیری اس حرکت کی وجہ سے ؟ کرنا برا وقت دیکھا اُسنے ؟" رئیس غصے سے بولے جا رہا تھا۔ اُسکا چہرہ سرخ تھا غصے کی وجہ سے۔

"کونسی حرکت کی بات کر رہے ہو؟"عزیز جان گیا تھا لیکن پھر بھی پوچھا۔

"آدھی رات کو اپنی ہی بیوی کو غیر مرد بن اور ڈراتے ہو۔۔۔اسے آزماتے ہو۔۔۔افسوس ہے تم اور۔۔۔۔رئیس بولے جارہا تھا کہ پیچھے سے لاریب کی آواز آئی۔وہ جو وہاں پہلے ہی موجود تھی اور سب سن چکی تھی۔

"عزیز"دکھ سے بھری بوجھل آواز میں وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔دونوں نے چہرہ موڑ کر دیکھا پیچھے لاریب کھڑی تھی۔

"عزیز کیا وہ آپ تھے؟بتائیں جواب دیں۔۔کیا کہہ رہا ہے رئیس۔۔کہہ دیں یہ جھوٹ بول رہا ہے۔"لاریب اُسکا گریبان پکڑ کر اسکو جھنجھوڑنے لگی۔عزیز کسی بے جان مورت کی طرح کھڑا ہل رہا تھا لاریب کے جھنجھوڑنے پر۔اُسکی خاموشی لاریب کو مار رہی تھی۔

رئیس نہیں چاہتا تھا کہ لاریب یہ سب سن لے۔ لیکن شاید اُسکی قسمت میں سننا لکھا تھا۔لاریب کو لگا اس میں کھڑا ہونے کی سخت نہیں رہی وہ چار پائی کا سہارا لیکے بیٹھ ہے ایک کونے میں۔

"یہ کیا بولے گا اس کے پاس بولنے کو کچھ ہے ہی نہیں تو نے ایک پل کو تو سوچا ہوتا کہ اگر اس رات لاریب مجھے آکر بتا دیتی۔ تو میں تجھے پہنچانے بغیر ایک پل سوچے بنا تجھے گولی مار سکتا تھا تو میرے ہاتھوں قتل ہو جاتا باقی پیچھے کیا رہ جاتا میرے لیے میرا اپنا بھائی جیسا دوست میرے ہاتھوں قتل ہو جاتا۔ میں اتنا عرصہ یہ سوچ سوچ کر پریشان تھا کہ میری موجودگی میں کون ہو سکتا ہے وہ شخص جو میرے گھر کی دیوار پھلانگ کر آگیا۔ گاؤں میں کسی کی بھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ میری موجودگی میں یہ حرکت کرے۔ اور میرے حساب سے تو اس وقت گاؤں میں تھا ہی نہیں۔ میں تو یہی سمجھتا نا کہ کوئی چور ہے ہے اور میں تجھے مار دیتا۔ عزیز میں تجھے مار دیتا۔ کیسے

زندہ رہتا پھر میں تیرے بغیر بتا۔؟" رئیس غصّے اور دکھ سے کہتا جارہا تھا اور روتا بھی جارہا تھا۔

عزیز بولیں نا کہیں نہ کہہ دیں یہ جھوٹ بول رہا ہے مجھے یقین نہیں آرہا آپ تو شہر گئے تھے نہ اس رات۔" لاریب ایک بار پھر سے بے یقینی سے کہہ رہی تھی۔ ایسے جیسے اسے اندھا اعتماد ہو عزیز پر۔ وہ دل سے چاہتی تھی کہ آج عزیز سچا ثابت ہو اور رئیس جھوٹا۔

"مجھے معاف کردو لاریب۔" عزیز نے جھکے ہوئے سر کے ساتھ کہا تو لاریب نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ مجھے آزمانے کے لیے؟ یاں مجھے ڈرانے کے لیے؟ کیا سوچا آپ نے کے میں اس انسان کی محبت قبول کرلونگی؟ جو اس رات آیا؟ کیا اتنی بے اعتبار ہوں میں؟

اتنی ارزاں ہے میری ذات آپ کے لیے ؟"اس کے دماغ میں بہت سارے سوال تھے جن کے جواب وہ عزیز جسے چاہتی تھی۔

"معاف کردوں ؟کیسے معاف کردوں ؟نہیں ہے میرے پاس کوئی معافی آپ کے لئے۔۔عزیز جب انسان رشتوں کو آزماتا ہے نہ تو انسان امتحان تو پاس کرلیتا ہے لیکن رشتا ہار جاتا ہے۔"لاریب کہتی ہوئی تیزی سے سیڑھیاں نیچے اتر گئی۔

"تو ہمیشہ کہتا تھا نہ کہ تو لاریب کے لائق نہیں ہے۔۔۔آج میں کہتا ہوں عزیز کے تو واقعی لاریب کے لائق نہیں تھا۔"رئیس نے اپنی شہادت کی انگلی اس کے سینے پر دستک کے انداز میں مارتے ہوئے کہا۔

"مر گیا آج تو میرے لیے اور میں تیرے لیے۔"رئیس نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

عزیز اب اندھیرے میں وہاں تنہا کھڑا تھا۔

ooooooooooooooooooooooo

"اعتراف"

ہاں میں احساس کمتری میں مبتلا تھا۔ہاں واقعی مجھے لگتا تھا کہ میں اس کے لائق نہیں ہوں۔ صرف یہی نہیں ہر پل مجھے یہ دھڑکا لگا رہتا تھا کہ وہ ایک نہ ایک دن مجھے چھوڑ کر مجھ سے بہتر کسی انسان کے ساتھ چلی جائے گی۔اس کی ہر بات سے مجھے یہی محسوس ہوتا تھا۔جب میں نے اسے پہلی بار دیکھا تھا تو دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔اور اسی دن میں نے سوچا کہ یہ لڑکی کیسے میرے ساتھ رہے گی۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ آج تک اس لڑکی کو کسی سے محبت نہ ہوئی ہو یا کسی کو اس لڑکی سے محبت نہ ہوئی ہو۔اتنی حسین اتنی خوبصورت لڑکی کیسے کسی کی نظروں سے بچ سکتی تھی۔آج کے دور میں جہاں بے حیائی عام ہو چکی تھی موبائل فون عام تھے۔اس دور میں بھلا اتنی خوبصورت لڑکی کیسے ان چیزوں سے بچ سکتی تھی یا اب تک بچی ہوئی تھی۔شادی سے پہلے ہی مجھے یہ بات پتہ چلی کہ وہ مجھ سے شادی کرنے کے لئے راضی نہیں

ہے صرف اس لئے کہ میں اس کے لائق نہیں ہو اس کے مقابلے میں کم صورت ہو اس کے مقابلے میں کم پڑھا لکھا ہوں۔ شادی کے بعد جب وہ بار بار میرے پاس آکر بات کرنے کی کوشش کرتی تو مجھے یہ بس رشتہ نبھانے والی زبردستی کی شادی لگی۔ مجھے لگا ضرور اس کی ماں نے اس سے کہا ہو گا کہ شوہر کے ساتھ ہر حال میں نباہ کرو۔ اس نے مجھ سے محبت کا اظہار تو کیا تھا لیکن مجھے یقین نہیں آیا۔ ولا تین دن میں ایک لڑکی کو کیسے اس شخص سے محبت ہو سکتی ہے جس شخص کو کچھ دن پہلے وہ اپنے لائق ہی نہیں سمجھ رہی تھی۔ مجھے لگا وہ صرف یہ شادی بچانے کے لئے محبت کا ڈرامہ کر رہی ہے۔ میں بار بار اس کا موبائل چیک کرتا تھا۔ کہ کہیں کسی لڑکے کا اس کے کسی محبوب کا پیغام تو نہیں۔۔ مگر مجھے ایسا کچھ بھی نہیں ملا۔ میرے سونے کے بعد میں نے کئی بار دیکھا کہ وہ نیند سے بیدار ہو کر باہر چلی جاتی ہے موبائل اٹھا کر۔ اس وقت میرے دل میں شک پیدا ہو جاتا تھا۔ کہ ضرور کسی سے اپنے کسی محبوب سے فون پر باتیں کرنے کے لئے آدھی رات کو باہر جاتی ہے۔ میں نے کئی

www.novelsclubb.com

بار اس کا تعاقب کیا۔ بو بس باہر برآمدے میں بیٹھی رہتی تھی۔ موبائل اس کے سامنے پڑا رہتا تھا مگر وہ اسے استعمال نہیں کرتی تھی۔ وہ جب تک بیٹھی رہتی تھی میں اس کو دیکھتا تھا اور اس کی حرکات و سکنات کو نوٹ کرتا تھا۔ پھر مجھے لگا کہ وہ شاید شاید ایسے ہی باہر جاتی ہے۔ پھر رئیس واپس آگیا اپنی پڑھائی مکمل کر کے۔ اس نے مجھ سے رئیس کی شکایت کی۔ میں نے اسے سمجھایا کہ وہ بہت اچھا ہے۔ لیکن اس وقت پھر میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ کہیں وہ رئیس میں تو دلچسپی نہیں رکھتی ہے۔ وہ بار بار مجھ سے رئیس کی شکایت کرتی تھی۔ پتا نہیں کیوں مجھے لگتا تھا کہ وہ بہانے سے اس کا ذکر کرتی ہے۔ رئیس ہر طرح سے اس کے لائق تھا تعلیم میں شکل و صورت میں۔ مجھے لگا شاید اسے رئیس میں دلچسپی ہے۔ پھر ایک دن پتہ نہیں مجھے کیا ہوا۔ میں نے اسے آزمانے کا ارادہ کیا۔ اپنے ذہن میں ساری پلاننگ ترتیب دی۔ میں یہ کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن شیطان نے مجھے بھٹکا دیا۔ اف یہ شیطان بھی ہم سے کیا کیا نہیں کرواتا۔ اور ہم بہت آرام سے اس کے اشاروں پر ناچتے

ہوئے اس کی خوشی کا باعث بنتے ہیں۔میں اس رات نقاب پہن کر اس کے پاس
گیا۔مجھے کسی قسم کا خوف نہیں تھا۔مجھے معلوم تھا کہ وہ وہ کسی سے کچھ نہیں کہے
گی۔اور اس نے ایسا ہی کیا کسی سے کچھ نہیں کہا۔لیکن جب اس رات میں نے اس
کے موبائل پر رئیس کا پیغام دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ اس نے اس بات کا ذکر رئیس
سے کیا ہے۔میں اس وقت واقعی پریشان ہو گیا۔میں نے رئیس کو بھی دیکھا وہ بھی
پریشان لگ رہا تھا ان دنوں۔اگلے ہی دن رئیس ایک نئ رائفل بھی لیکے آیا۔میں
سمجھ گیا کے وہ اپنے گھر گھسنے والے کو مارنا چاہتا ہے۔میں ڈر بھی گیا کے کہیں وہ شک
کی بنیاد پر کسی اور کو نہ مار دے۔مجھے رئیس کی فکر ستانے لگی۔اس دوران مجھے
لاریب سے شکایت تھی کہ اُسنے مجھے اس رات والا واقعہ نہیں بتایا۔اصولاً اُسے بتانا
چاہیے تھا۔لیکن جب اُسنے مجھے شہر جانے سے روکا تو مجھے خوشی ہوئی کے وہ میرے
جانے سے خوش نہیں۔ورنہ کوئی بری عورت ہوتی تو چاہتی کہ اُسکا شوہر جائے تو
اسے آزادی ملے۔اُسکے بعد میں خوش ہو گیا اور اُسکا پہلے سے زیادہ خیال رکھنے

www.novelsclubb.com

لگا۔ مگر وہ ناجانے کن سوچوں میں گم تھی۔ میں سمجھ گیا کہ وہ اس رات کی وجہ سے پریشان ہے۔ پھر ایک دن اچانک رئیس آگیا۔ رئیس کے جانے کے بعد وہ خوش رہنے لگی۔ میں سمجھ گیا کے رئیس نے اسکو کوئی سمجھایا ہو گا۔ پھر سب صحیح ہو گیا۔ مجھے لگا میں غلط نہیں کر رہا ہوں۔ میرا حق ہے کہ جو لڑکی میرے نکاح میں ہے اسے آزمانے میں حرج نہیں۔ ہاں شاید میرا اسے آزمانے کا طریقہ غلط تھا۔ مجھے رئیس پر شک نہیں تھا کیوں کہ میں اسے بچپن سے جانتا تھا۔ میں لاریب کو نہیں جانتا تھا۔ اُسکی ہر بات مجھے اس بات کا احساس دلاتی تھی کہ وہ مجھ سے خوش نہیں ہے۔ بار بار شہر جانے کی بات۔۔ نوکری کی بات۔۔ میرے کم تعلیم یافتہ ہونے کا indirectly ذکر کرنا۔۔۔ مجھے اُسکے سامنے اپنا آپ چھوٹا لگتا تھا۔ میں نے کیا غلط کیا جو اسے آزمایا۔ کیا بیویاں نہیں آزماتی اپنے شوہروں کو؟۔ کیا وہ ان پر شک نہیں کرتیں؟

oooooooooooooooooooooo

یار پچھلے ایک ہفتے سے صدمے میں تھی۔اس نے عزیز سے بول چال بند کر لی تھی۔اس کا دل نہیں کر رہا تھا عزیز سے بات کرنے کو۔عزیز آتا تو وہ کمرے سے باہر چلی جاتی۔اسے دیکھ کر منہ پھیر لیتی۔رئیس بھی واپس چلا گیا۔عزیز بار بار اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ موقع ہی نہیں دے رہی تھی۔ایک دن وہ اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک سے عزیز آگیا اور اس کے پاؤں میں پڑ گیا۔یار ایک دم سے چونک گئی اور اپنے پاؤں پیچھے کر لیے۔ہاتھ جوڑے اس کے پیروں میں پڑا ہوا تھا۔

"مجھے معاف کر دو لاریب مجھ سے غلطی ہو گئی میں بہت شرمندہ ہوں۔میں کیا کروں میں تم سے محبت ہی اتنی کرتا تھا۔میرے دل میں شیطان وسوسہ ڈال دیا کہ میں تمہیں آزماؤں۔میں شیطان کے بہکاوے میں آگیا۔شاید اس سے میری اور تمہاری بیچ کی محبت برداشت نہیں ہوئی تو اس نے دوریاں ڈالنے کی کوشش کی۔لیکن یقین کرو میں اپنے اس فعل پر بہت شرمندہ ہوں۔اب میں گزرا ہوا

www.novelsclubb.com

وقت واپس نہیں لا سکتا اور نہ ہی اپنی غلطی سدھار سکتا ہوں۔۔۔بس اتنا کر سکتا ہوں کہ تم سے معافی مانگوں۔مجھے یقین ہے تم مجھے معاف کردو گی کیونکہ تم بہت اچھی ہو اور میں بہت برا ہوں۔میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ نے اس غلطی کے ازالے پہلے کے طور پر میں تمہیں شہر لے جاؤں گا۔اور تمہارے ساتھ ہی رہوں گا۔میں یہ سب اپنے بچے کے لئے نہیں کروں گا ابھی میں یہ سب صرف اور صرف تمہاری خوشی اور تمہاری آسانی کے لیے کروں گا۔ صحیح کہا تھا اس نے کہا مجھے اپنے بچے کی تو فکر ہے لیکن لاریب تو کسی کی بچی ہے۔۔۔میں نے یہ سب کرنے سے پہلے اس کا انجام نہیں سوچا تھا۔میں بہہ گیا تھا۔رئیس واقعی صحیح کہتا ہے وہ اس رات مجھے چور سمجھ کر مار بھی سکتا تھا۔اس کے ہاتھوں میرا ہی قتل ہو جاتا۔میرا رب مجھ سے واقعی بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔اگر تم نے مجھے معاف نہیں کیا تو میں جیتے جی مر جاؤں گا یقین کرو میں اپنے آپ سے نظریں نہی ملا پا

www.novelsclubb.com

رہا۔میں کل تک خود کو صحیح سمجھتا تھا لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں غلط تھا۔"عزیز اس کے قدموں میں پڑا بولتا جا رہا تھا۔

"عزیز اگر میں اس آزمائش میں فیل ہو جاتی۔اگر میں آپ کے معیار پر پوری نہ ہوتی تو آپ کیا کرتے؟آپ مجھے گھر سے نکال دیتے اور یہ رشتہ ختم کر لیتے۔سارے زمانے کو یہ بتاتے کہ شہر کی لڑکیاں اچھی نہیں ہوتی ہیں۔پڑھی لکھی لڑکی اچھی نہیں ہوتی ہیں۔سب کو یہ بتاتے کہ آپ نے مجھ سے شادی کر کے بہت بڑی غلطی کی تھی۔میرے ماں باپ نے مجھے آپ کے سر تھوپ دیا۔آپ سارے زمانے کے سامنے پورے دھڑلے سے مجھے بدنام کرتے۔اور اپنی کامیابی پر خوش ہوتے۔اور پھر گاؤں کی کسی لڑکی سے شادی کر لیتے۔وہ لڑکی پوری بھی ہوتی تو آپ اس کو نہیں آزماتی کیونکہ وہ آپ کے ذہن کے مطابق ہوتی۔وہ گاؤں کی ہوتی اس لیے آپ کو اس پر بھروسہ ہوتا۔میں شہر کی تھی اس لیے آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں۔گاؤں کی کسی لڑکی کو آپ کبھی بھی نہیں آزماتے۔آپ کو معلوم ہے کہ میں

نے وہ رات کس طرح سے تکلیف میں جاگ کر بیٹھ کر گزاری۔اس رات کی اذیت ابھی بھی میرے اندر سے نہیں جا رہی۔وہ جسمانی تکلیف نہیں جا رہی جو میں نے بیٹھ کر صحیح نیچے فرش پر۔وہ ذہنی اذیت نہیں جا رہی جس نے مجھے اتنے عرصے سے خوف زدہ کرر کھا تھا۔جب مرد سے غلطی ہوتی ہے وہ معافی مانگ لیتا ہے اور عورت اسے بہت آسانی سے معاف کر دیتی ہے اور زمانہ کچھ نہیں کہتا۔یہی کہتا ہے کہ اسے معاف کر دینا چاہیئے شوہر کو اب وہ شر مندہ ہے۔لیکن جب عورت سے غلطی ہوتی ہے تو نہ شوہر اسے معاف کرنے کو تیار ہوتا ہے اور نہ زمانہ۔ایک دم سے زمانہ بول پڑتا ہے کہ شادی شدہ عورت ہے اس کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔اور وہی شادی شدہ مرد چار چار بیویوں کے ہوتے ہوئے بھی باہر چکر چلاتا ہے اور کوئی کچھ نہیں بولتا۔میں تنگ آگئی ہوں زمانے کے اس مرد اور عورت کے فرق سے۔میں تو آپ کو معاف کر رہی تو گی کیونکہ آپ کو معاف کرنا میری مجبوری ہے۔میں نے آپ کے ساتھ رہنا ہے اور آپ ہی کے ساتھ زندگی گزارنی ہے۔کبھی کبھی ہم نہ

www.novelsclubb.com

چاہتے ہوئے بھی معاف کر دیتے ہیں۔ لیکن میرا دل ٹوٹ گیا ہے۔" لاریب کہہ کر اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○

رئیس شام کو اپنے آفس سے لوٹ کر بہت تھک چکا تھا وہ سونا چاہتا تھا۔ اس نے سونے کے لئے آنکھیں بند کی کی ڈور بیل بجی۔ وہ آیا اور دروازہ کھولا۔ سامنے عزیز کھڑا تھا۔ رئیس نے بنا کچھ پوچھے دروازہ زور سے بند کرنا چاہا لیکن عزیز دروازے کو دھکیل کر اندر آ گیا۔

"ابھی تک ناراض ہو؟" عزیز نے پوچھا۔ اور سامنے پڑے سوفی پر بیٹھ گیا۔

"میں لعنت بھیجتا ہوں تجھ پر اور تیری دوستی پر۔ بہتر ہو گا کہ یہاں سے نکل جا اس سے پہلے کہ میں دھکا دے کر تجھے باہر نکالنا اور فلیٹ میں تماشا ہو۔" رئیس بیٹا نہیں تھا وہاں کھڑا تھا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے باہر جانے کو کہہ رہا تھا۔

"میں جانتا ہوں تم مجھ سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتے۔"عزیز میں پورے یقین سے کہا۔

"جو بھی تک شرمندہ نہیں ہے۔شرم نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں تیرے اندر۔ تجھے احساس ہی نہیں ہے کہ تو نے کیا کیا ہے۔"کی اس نے غصے سے کہا اس کی آواز دھیمی تھی مگر غصہ جاتا تھا۔

"میں نے لاریب سے معافی مانگ لی ہے اب دل سے معافی مانگنے آیا ہوں۔"'عزیز میں مطمئن سا ہو کر کہا.

"معاف کر دیا نہ لاریب نے؟"رئیس نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں ابھی تک کیا تو نہیں ہے لیکن کر دے گی معاف کتنی دیر نہ رہ گیا پھر مجھ سے۔میں نے سوچا کہ اس کے لیے شہر میں گھر خرید لوں۔ تھوڑی سی زمین بیچی ہے پیسے بھی لے کر آیا ہوں ساتھ۔وہ خوش ہو جائے گی اور خود ہی صحیح ہو جائے گی۔"عزیز نے کہا ہاں تو رئیس کے چہرے پر تمسخر اڑانا مسکراہٹ پھیل گئی بھی۔

"تجھے کیا لگتا ہے کہ وہ ان چیزوں سے خوش ہو جائے گی اور تجھے معاف کر دے گی؟ افسوس کی بات ہے عزیز تو ابھی بھی عورت ذات کو سمجھ نہیں پایا۔ تمہیں لگتا ہے کہ عورت ذات چیزوں سے خوش ہو جاتی ہے۔ تم اسے شہر میں لے کے آؤ گے اس کو گھر لے کے دو گے اور وہ بھول جائے گی کہ تم نے اس کے ساتھ کیا کیا۔؟ تم ابھی بھی اسے نہیں سمجھ پائے۔ ابھی تو میں لگ رہا ہے کہ وہ لالچی ہے اور تمہارے گھر اور شہر کے لالچ میں آکر سب بھول جائے گی۔ تم آج بھی اس کی قیمت لگا رہے ہو۔ افسوس ہو رہا ہے تم پر۔" رئیس نے افسوس سے کہا اور بیٹھ گیا صوفے پر۔

"ہاں تو یہی تو وہ چاہتی ہے کہ وہ شہر میں رہے میں اس کے ساتھ رہو اور اس کو شہر میں گھر ملے اس کو آسائشیں ملیں۔" عزیز نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تو اس میں کونسی غلط بات ہے مجھے بتاؤ۔ ہر لڑکی یہ چاہتی ہے کہ وہ اس آسائشوں کے ساتھ رہے۔ ہر لڑکی ہے چاہتی ہے کہ اس کا شہر میں گھر ہو اس کا شوہر اس کے ساتھ ہو۔ اس خواہش میں آخر کون سی ایسی برائی ہے؟ جو تم ہمیشہ اس کی اس

خواہش کو بیچ میں لے آتے ہو. تم یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہارے لئے کتنی قربانیاں دی ہیں. کتنے عرصے سے وہ چپ چاپ گاؤں میں رہ رہی ہیں وہاں کا کام کرتی ہے. جب اس بچہ ضائع ہو گیا تو اتنے مشکل وقت میں اسے تمہاری ضرورت تھی مگر تم نے اس کا ساتھ نہیں دیا اور اس پر الزام لگایا اولاد کے قتل کرنے کا. کتنے دکھ کی بات ہے عزیز ایسے حالات میں ہر عورت اپنے شوہر کا ساتھ چاہتی. وہ پہلے سے اتنی دکھی تھی اور تم نے اسے مزید دکھی کر دیا۔ اگر ڈاکٹر دو سال کا نہیں کہتے تو شاید وہ خوش ہو جاتی اور جلدی اسے اولاد مل جاتی۔ لیکن دو سال کے انتظار نے اسے مزید ذہنی مریض بنا دیا تھا۔ اس بیچاری نے تو زندگی کے ہر معاملے میں تمہارا ساتھ دیا اور قربانیاں دیں مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ تم نے کسی بھی معاملے میں نہ تو اس کا ساتھ دیا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی قربانی دی۔ اس نے تمہارے لیے شہر کی قربانی دیں مگر تم اس کے لیے گاؤں کی قربانی دینے کو تیار نہیں

www.novelsclubb.com

تھے۔اولاد کی تکلیف بھی اس نے سہی جسمانی اور ذہنی۔ایسے وقت میں بھی تم نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔"رئیس نے اسے آئینہ دکھایا۔

"تو اب کہہ تو رہا ہوں میں شرمندہ ہوں اس سے معافی بھی مانگ لی ہے۔اور تم سے بھی معافی مانگ رہا ہوں۔"عزیز نے ڈیڈ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم اسے کل کو شہر میں لے آؤ گے اور پھر تمہارے دماغ میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہیں شہر میں تو اس کا کسی کے ساتھ کوئی چکر نہیں ہے اور پھر تم اسے آزمانے کے لیے آؤ گے۔۔۔کوئی گرنٹی دے سکتے ہو تم اس بات کی کہ اگلی دفعہ تم ایسی کوئی گری ہوئی حرکت نہیں کرو گے؟"

رئیس نے کہا تو عزیز مزید شرمندہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں پہلی دفعہ سب کچھ نہیں کروں گا۔"عزیز نے پورے یقین سے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔لیکن اگلی بار تم نے اسے آزمانے کی کوشش کی عزیز سکندر۔۔۔تو میں اس سے کہوں گا کہ تمہیں چھوڑ دے اور کسی اور

شخص سے شادی کر لے جو اس کے لائق ہو۔اگلی بار میں اسے تمہیں معاف کرنے کے لئے نہیں کہوں گا۔اب تم جا سکتے ہو۔" رئیس اٹھا اور دروازہ کھولا اسے جانے کے لئے کہہ رہا تھا۔

"مطلب کے تم نے مجھے معاف نہیں کیا۔؟" رئیس نے پوچھا۔

"تم گھر لے لو شہر میں اچھا سا۔اور یہ اچھا سا کوئی کاروبار شروع کرو۔لاریب کو اور چچا چاچی کو یہاں لے آؤ۔تم ایسا کرو گے تو پھر میں تمہیں معاف کردوں گا آپ جاؤ یہاں سے۔" رئیس نے کہا تو عزیز اس کی شکل کی طرف دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے ایسا کرنے کے بعد میں دوبارہ آؤں گا تمہارے پاس۔" عزیز نے کہا اور وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"دوبارہ میرے پاس آنے کی زحمت مت کرنا۔" رئیس نے کہا اور اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گیا۔

oooooooooooooooooooooooo

وہ واپس گاؤں آیا لاریب کو خوشخبری سنانے کے لیے۔ مگر لاریب کا موڈ ویسا کا ویسا تھا۔

"چلو اب سامان باندھو ہم شہر جا رہے ہیں۔" "وہ آیا اور اس نے لاریب سے.

"مجھے کہیں نہیں جانا۔" "؛لارب نے منہ پھیرتے ہوئے کہا.

"کیوں؟" "عزیز نے پوچھا۔

"میرا دل گاؤں میں لگ گیا ہے میں ابھی یہاں سے نہیں جانا چاہتی۔" "لاریب نے کہا۔

"تو تم نے مجھے معاف نہیں کیا۔" "عزیز نے دکھ سے پوچھا۔

"ایک شرط پر معاف کروں گی۔" "لاریب نے کہا۔

"کونسی شرط؟" "عزیز نے پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں گاؤں میں لڑکیوں کے لیے ایک اسکول کھولنا چاہتی ہوں۔گاؤں کے لڑکے تو اسکول میں جاکے پڑھتے ہیں لیکن کوئی اپنی لڑکیوں کو اسکول بھیجنے کو تیار نہیں ہے صرف اس لئے کہ وہاں استاد مرد ہیں۔میں ان کو پڑھ آؤں گی اور اپنے ساتھ کچھ اور لیڈیز ٹیچرز کو بھی لے آؤ گی۔تاکہ کسی کو اپنی بیٹیاں بھیجنے میں مسئلہ نہ ہو۔میں گاؤں کی عورتوں کو بھی پڑھا ہو گی تاکہ وہ تھوڑا بہت لکھنا پڑھنا سیکھ سکیں۔اور جو خرچہ آپ شہر میں گھر لینے کے لئے کر رہے ہیں وہ مت کریں وہ میرے اسکول پر خرچ کریں۔شہر میں گھر لینا اب مجھے خود غرضی لگ رہا ہے۔میں خود وہاں جاکر مزے سے آرام سے رہو اور یہاں کی لڑکیاں بے چاریاں ایسے ہی بنا پڑھائی کے بیٹھی رہی یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو گا۔جو والدین اپنی بچیوں کو پڑھانے کے لئے راضی نہیں میں ان کو بھی راضی کروں گی۔ان لوگوں کے بیچ رہ کر ان سے بات کر کے مجھے احساس ہوا کہ مجھے ان کے لیے کچھ کرنا چاہیے۔اگر آپ اس معاملے میں میرا ساتھ دیں گے تو میں نے دل سے آپ کو معاف کیا۔آپ بھی خوش ہو

جائیں کہ آپ کو شہر نہیں جانا پڑے گا۔اور میں بھی خوش ہوں میں اب نہیں جانا چاہتی۔میں اب اپنے لئے نہیں دوسروں کے لئے جینا چاہتی ہوں۔مجھے اس کام کے لیے پوری آزادی چاہیے."لاریب نے کہا تو عزیز حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"بس اتنی سی بات۔۔"عزیز نے مسکرا کر کہا۔

"مطلب آپ میرا ساتھ دیں گے ؟"لاریب نے پوچھا۔

"ہاں بالکل دونگا۔"عزیز نے جواب دیا۔تو لہریں خوش ہو کر اس کے سینے سے لگ گئی۔لاریب کے آنسوؤں کی نمی عزیز اپنے قمیض پر محسوس کر رہا تھا۔

oooooooooooooooooooooooooo

وہ دونوں ڈیرے پر بیٹھے ہوئے تھے۔سامنے اسکول کا کام چل رہا۔

"چلو تم خوش ہو جاؤ۔۔۔ تمہیں گاؤں کی قربانی نہیں دینی پڑی۔"پریس نے کہا۔

"ہاں شکر ہے اب میں واقعی خوش ہوں۔ذہن سے ایک بوجھ اتر گیا ہے. لاریب نے بھی معاف کر دیا تم بھی صحیح ہو گئے. لیکن ایک سرپرائزا بھی بھی ہے لاریب کے لیے۔میں نے شہر میں چھوٹا سا گھر لے لیا ہے۔میں اسے اگلے مہینے وہاں لے جاؤں گا۔جہاں تک اسکول کی بات ہے تو اس نے لیڈیز ٹیچرز کا بندوبست کر لیا ہے۔کچھ اسٹوڈنٹ ہیں۔جو عوام کی خدمت کی خاطر بچیوں کو پڑھانا چاہتی ہیں بنا کسی معاوضے کے۔العربی آتی جاتی رہے گی یہ اسکول کی دیکھ بھال کرے گی۔"

عزیز نے بتایا۔

"چلو شکر عقل آگئی تمہیں۔"رئیس نے مطمئن ہو کر کہا۔

oooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

کچھ سال بعد۔۔۔

"عزیز پلیز چھوٹو کو ٹ ہیں دیکھیں کب سے رو رہا ہے میں اور کتنے کام کروں؟ کچن کا کام الگ ہے میرے لیے۔گھر کا کام الگ۔آپ کے کام اور پھر چھوٹو کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کام۔۔اور مجھے اگلے ہفتے گاؤں بھی جانا ہے اسکول کا چکر لگانا ہے۔کیا کچھ سنبھالوں میں آخر؟":لاریب نے کیچن سے آواز لگائی۔

"کیا سنبھالو گے تم میرے دل کو خود سے آنچل سنبھلتا نہیں ہے۔۔۔":اس کا جواب دینے کی بجائے عزیز چھوٹوں کو اٹھاتا ہوا کچن تک آیا۔اور گانا گانے لگا.

"اب میں اچھا لگتا ہوں عورتوں کی طرح بچہ سنبھالتے ہوئے؟عزیز نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں تو کس نے کہا تھا پڑھائی چھوڑنے کو۔ورنہ آج بھی آپ آفس جاتے۔آپ آفس نہیں جاتے ہیں تو بچہ سنبھالیں۔"لاریب برتن دھوتی ہوئی کہتی جارہی تھی۔

"ویسے رئیس بتا رہا تھا کہ آفس کے کام سے زیادہ آسان بچہ سنبھالنا ہے۔وہ کہتا ہے میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے آسان کام ملا ہے۔"عزیز نے کہا۔

"اچھا اس کی کال آئی تھی کیا؟"لاریب نے پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں ویڈیو کال پر بات ہوئی تھی۔ کہہ رہا تھا لندن میں بہت سردی ہے۔ اسے گاؤں بہت یاد آتا ہے۔"" عزیز نے بتایا۔

"تو اسے ضرورت کیا تھی ملک سے باہر جانے کی؟": بندہ اپنے ملک میں رہ کر بھی بہت کچھ کر سکتا ہے. جیسے کہ میں کر رہی ہو. "لاریب اب برتنوں کو کپڑے سے خشک کر رہی تھی۔۔

" کمپنی والوں نے بھیجا ہے اسے خود شوق سے نہیں گیا۔" عزیز چھوٹوں کو چپ کراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

وہ دونوں باتوں میں لگے ہوئے تھے۔ لاریب جانتی تھی کہ اسے کمپنی والوں نے نہیں بھیجا ہے وہ خود جان بوجھ کر ملک چھوڑ کر گیا ہے۔ آخری پیغام جو جاتے وقت رئیس نے لاریب کے موبائل پر بھیجا تھا۔

"ان ساحرہ آنکھوں سے دور جا رہا ہوں ہمیشہ کے لئے۔ واپس تب آؤں گا جب ان میں جھریاں پڑ چکی ہو نگی۔"

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooo

ختم شد۔

www.novelsclubb.com